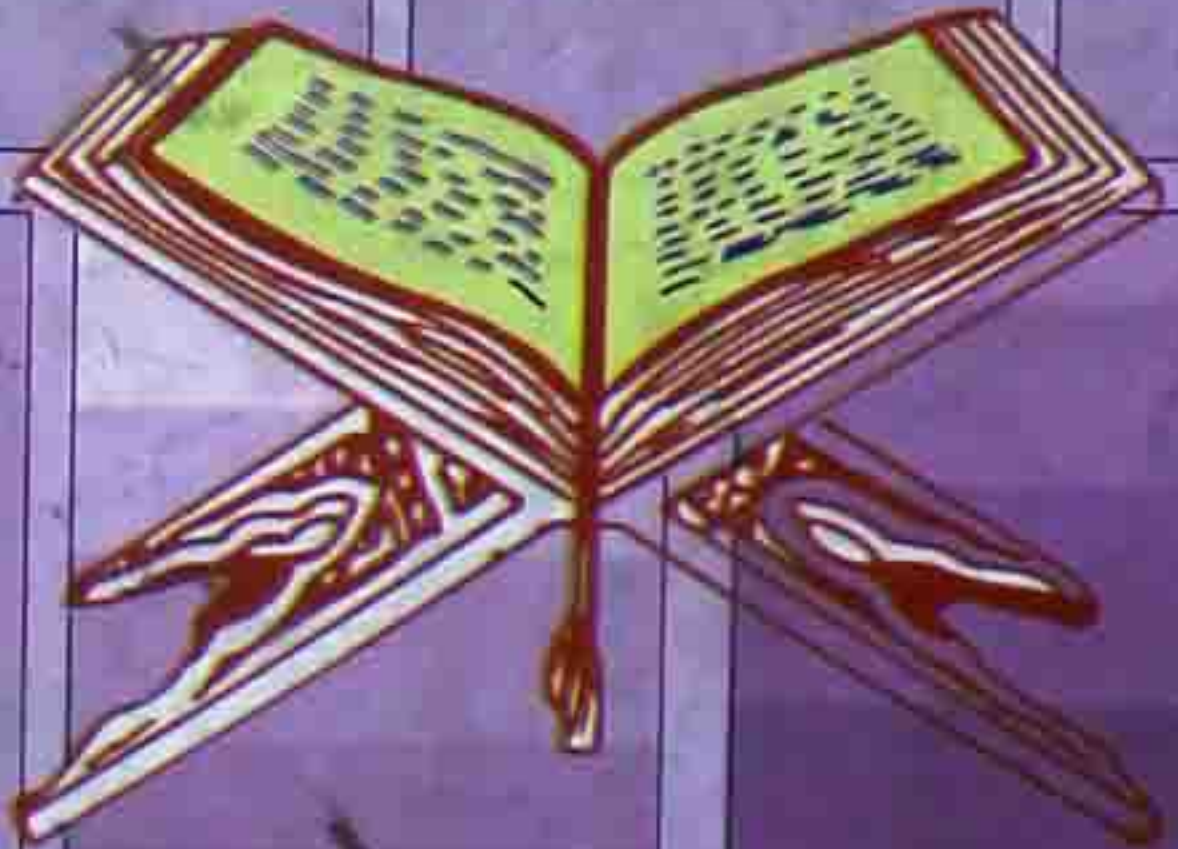


قرآن مجید کے عمومی اور سورتوں کے خصوصی فضائل  
احادیث کی روشنی میں

# فضائل قرآن



مولانا افتخار احمد قادری مصباحی  
رکن المجمع الاسلامی مبارکپور

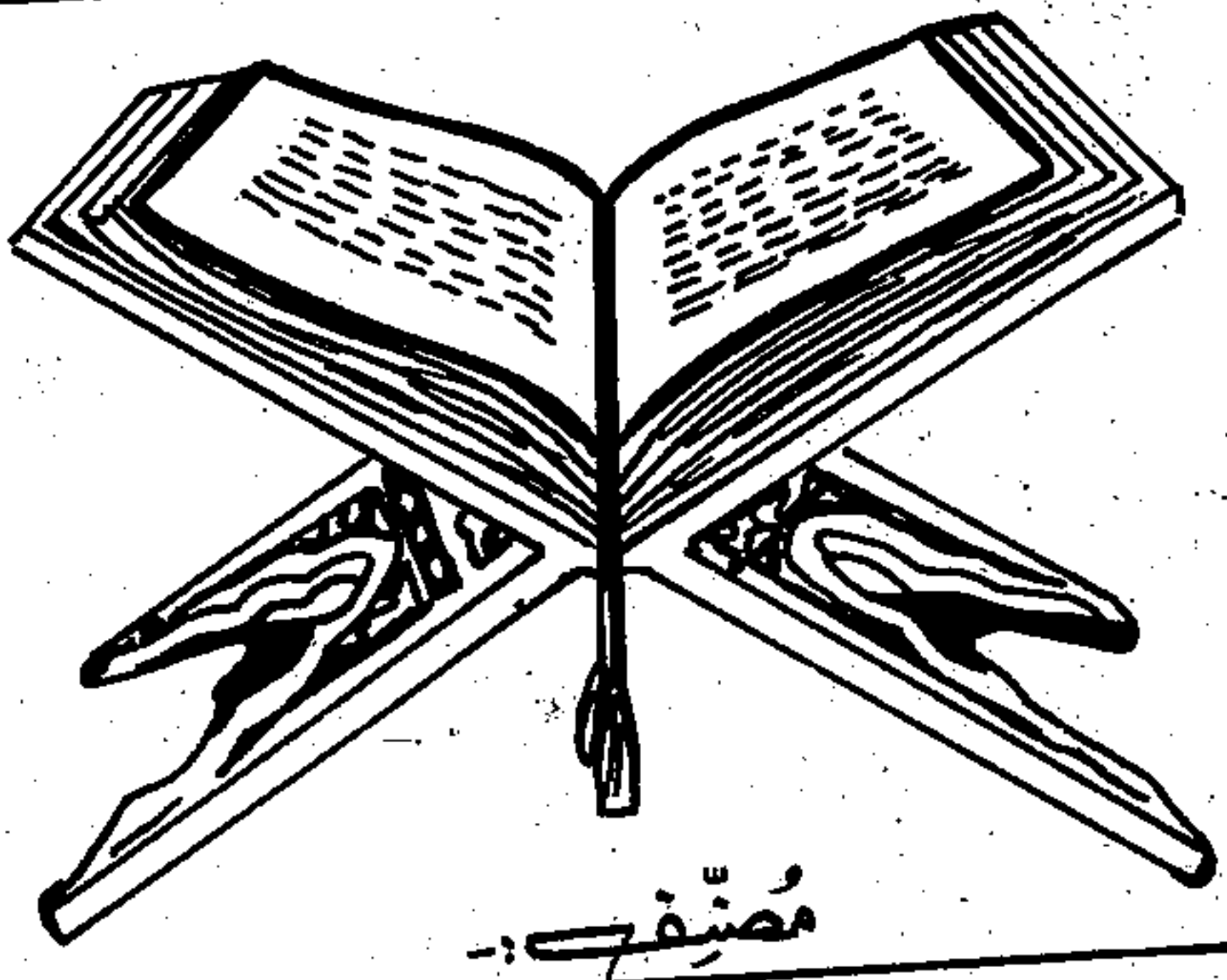
ناشر: خدیو الدین پبلیکیشنز

نزد شہید مسجد کھارادر کراچی۔



# فضائل قرآن

— قرآن مجید کے عمومی اور —  
— سورتوں کے خصوصیت فضائل —  
— احادیث کے روشنی میں —



مولانا افتخار احمد قادری مصباحی  
رکن الجمع الاسلامیہ مبارکپور

ناشر:-

ضیاء الدین بیلی کیشنز  
نزد مسجد مسجد  
کھارادر کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

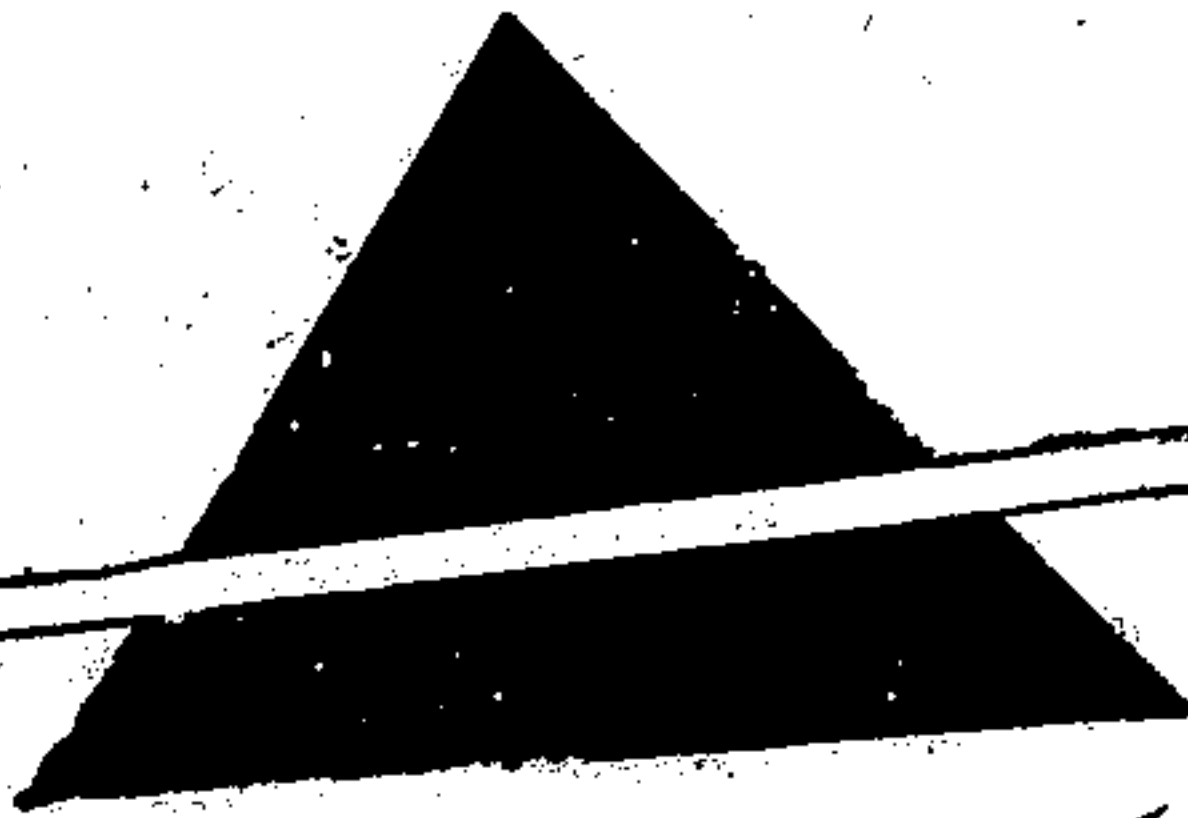
# جُمْلۂ حَقُوقِ مَحْفُوظِہیں

نام کتاب \_\_\_\_\_ فضائلِ قرآن

مُصَنَّف \_\_\_\_\_ مولانا افتخار احمد قادری مصباحی

ناشر \_\_\_\_\_

قیمت \_\_\_\_\_



مننے کا پتہ :-

## ضیاء الدین پبلیکیشنز

جے۔ ۲۷/۱۷، نزد شہید مسجد کھارادر  
کراچی۔



## تہذیب

اسلام کی جلیل القدر شخصیت حافظ ملت جلالتہ العلم  
علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مبارکی پوری قدس سترہ متوفی  
۱۳۹۶ھ مؤسس الجامعۃ الاشرفیہ کی خدمت میں جنہوں نے  
تعلیمات قرآن کی ترویج و اشاعت، اسلامی قدروں کی بقا  
و تحفظ اور دین حق کے فروغ و استحکام کے لئے اپنی زندگی کا لمحہ  
وقف کر رکھا تھا۔ نہیں بلکہ اسی راہ میں اپنی جان بھی جان آفریں  
کے حوالہ کی پھر بھی یہ احساس باقی رہا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی  
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

افتخار احمد قادری مصباحی  
جامعۃ الاشرفیہ  
مبارکی پور اعظم گڑھ



# فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر	۷
۲	ابتدائیہ	۹
۳	مقدمہ	۱۸
۴	پہلا باب	۳۸ تا ۳۸
۵	آداب تلاوت	۳۸
۶	آداب ظاہری	۴۰
۷	آداب باطنی	۴۷
۸	دوسرا باب فضائل	۵۲ تا ۵۲
۹	تلاوت قرآن سب سے افضل عبادت ہے	۵۷
۱۰	معلم قرآن سب سے افضل ہے	۵۸
۱۱	تلاوت قرآن کا ہر حرف دس تیکیوں کے برابر ہے	۶۰
۱۲	قرآن ہر قسم سے نجات کا سامان ہے	۶۲
۱۳	تلاوت قرآن کا ثواب کم سمجھنے والے کو تنبیہ	۶۲
۱۴	قرآن کی مشغولیت ذکر و دعا سے افضل ہے	۶۵
۱۵	صاحب قرآن کا اعجاز	۶۶
۱۶	تحلیم قرآن مرغوب ترین مال سے بہتر ہے۔	۶۹
۱۷	مومن اور منافق کی تلاوت کا فرق ایک اچھی مثال سے	۷۲
۱۸	قرآن کی حامل امت کو فرشتوں کی بشارت	۷۷
۱۹	قرآن پڑھنے والے کے والدین کو نہایت روشن تاج پہنایا جائے گا	۷۵
۲۰	ماہر قرآن کے لئے ملائکہ کی رفاقت اور انکے کرپڑھنے والے کے لئے دو گنا اجر	۷۷
۲۱	قرآن بہتوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو نیچا کر دیکھاتا ہے	۸۰
۲۲	قرآن والی کھال میں آگ اثر نہ کرے گی	۸۶



نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۳	قیامت کے دن تین اہم چیزیں قرآن، امانت اور رشتہ داری	۸۳
۲۴	قرآن اور روزہ کی شفاعت قبول ہوگی	۸۶
۲۵	تلاوت قرآن زمین کا نور اور آخرت کا سرمایہ ہے	۸۷
۲۶	اندرون نماز تلاوت قرآن سب سے افضل ہے	۹۰
۲۷	قرآن دیکھ کر تلاوت کرنا افضل ہے	۹۲
۲۸	تلاوت قرآن اور یاد موت دلوں کے زنگ کا علاج ہے	۹۳
۲۹	قرآن کی شفاعت قبول ہوگی	۹۶
۳۰	ما فظ قرآن اپنے گھر کے دس افراد کی شفاعت کرے گا	۹۷
۳۱	تلاوت قرآن اور اس کا اہتمام کرنے والا مشک کی طرح ہے	۹۷
۳۲	قابل شک صرف دو شخص قرآن سے شغف رکھنے والا اور راہ خدا میں خرچ کر نیوالا	۱۰۰
۳۳	قرآن کی تلاوت کرنے والا فرارِ اکبر سے محفوظ ہوگا	۱۰۲
۳۴	قرآن پڑھنے پڑھانے والوں پر سکینت و رحمت نازل ہوتی ہے	۱۰۴
۳۵	تلاوت قرآن سے سکینت نازل ہوتی ہے	۱۰۶
۳۶	قرآن پڑھنے سے فرشتے نازل ہوتے ہیں	۱۰۹
۳۷	خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہوتی ہے	۱۱۰
۳۸	خوش آوازی کا معیار	۱۱۳
۳۹	خوش آوازی کی غیر معمولی اہمیت	۱۱۶
۴۰	اچھی آواز قرآن کی آرائش ہے	۱۱۸
۴۱	تلاوت کرنے والے پر غم کا اثر ہونا چاہیئے۔	۱۲۱
۴۲	قرأت قرآن سن کر آبدیدہ ہونا سنت ہے	۱۲۴
۴۳	جس سینے میں قرآن نہیں وہ دیران گھر کی طرح ہے	۱۲۶
۴۴	غفلت سے قرآن جلد فراموش ہو سکتا ہے	۱۲۹
۴۵	کس کو یہ نہ کہنا چاہیئے کہ میں قرآن بھول گیا	۱۳۲
۴۶	قرآن بھول جانا سب سے بڑا گناہ ہے	۱۳۳
۴۷	بیس باب، سورتوں کے فضائل	۱۳۴



بہر شمار	مضمون	صفحہ	بہر شمار	مضمون
۴۸	قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے	۱۳۹	۷۳	فضائل جسم و خان
۴۹	فضائل بسم اللہ	۱۴۳	۷۴	فضائل فتح
۵۰	فضائل سورۃ فاتحہ	۱۵۱	۷۵	فضائل سورۃ انفصل
۵۱	فضائل سورۃ بقرہ	۱۶۹	۷۶	فضائل سورۃ ق
۵۲	فضائل آیتہ الکرسی	۱۷۸	۷۷	فضائل قمر
۵۳	فضائل خواتیم بقرہ	۱۸۸	۷۸	فضائل رحمن
۵۴	فضائل بقرہ و آل عمران	۱۹۰	۷۹	فضائل واقعہ
۵۵	فضائل آل عمران	۱۹۴	۸۰	فضائل مدینہ
۵۶	فضائل سبع طوال	۱۹۵	۸۱	فضائل حشر
۵۷	فضائل مائدہ	۱۹۷	۸۲	فضائل طلاق
۵۸	فضائل انعام	۱۹۹	۸۳	فضائل ملک
۵۹	فضائل ہود	۲۰۱	۸۴	فضائل صبحی
۶۰	فضائل یوسف	۲۰۲	۸۵	فضائل قدر
۶۱	فضیلت رعد	۲۰۳	۸۶	فضائل لم یکن
۶۲	فضائل بنی اسرائیل	۲۰۴	۸۷	فضائل زلزال
۶۳	فضائل کہف	۲۰۴	۸۸	فضائل عادیات
۶۴	فضیلت مریم	۲۰۸	۸۹	فضائل نکاثہ
۶۵	فضائل طہ	۲۰۹	۹۰	فضائل عصر
۶۶	فضائل انبیاء	۲۰۹	۹۱	فضائل کافرون
۶۷	فضائل مومنون	۲۱۰	۹۲	فضائل نصر
۶۸	فضائل نور	۲۱۲	۹۳	فضائل اخلاص
۶۹	فضائل سجدہ	۲۱۲	۹۴	فضائل سورۃ ناس و فلق
۷۰	فضائل یونس	۲۱۴	۹۵	عملیات قرآن
۷۱	فضائل صافات	۲۲۱	۹۶	مآخذ
۷۲	فضائل زمر	۲۲۲		



# عرض ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي جعلنا من عباده المؤمنين

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کو قائم ہوتے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں ادارے نے مندرجہ ذیل کتب شائع کیں۔

- ۱۔ سیاہ خضاب حرام ہے از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ دعوتِ فکرمہ از محمد منشا آتش قصوری
- ۳۔ شریعت و طریقت از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ ارشادات اعلیٰ حضرت از عبد الباقی نعمانی
- ۵۔ میلاد النبی از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۶۔ فتاویٰ مصطفویہ (حصہ اول) از مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ فضائل قرآن از مولانا افتخار احمد قادری
- ۸۔ یسین شریف از ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۹۔ تدوین قرآن از مولانا محمد احمد اعظمی
- ۱۰۔ معانی فقہیہ از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۱۔ اسلامی پردہ از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۲۔ فقیہہ اسلام از ڈاکٹر حسن رضا اعظمی
- ۱۳۔ کنز الایمان الحدیث کی نظریں از محمد سعید الحدیث
- ۱۴۔ فصائل دعاء از مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۵۔ معراج النبی علامہ ظفر الدین بہاری



## ۱۶۔ فضائل شبِ برأت از مولانا محبوب علی خان

دراصل ان کتابوں کو منظر عام پر لانے کا مقصد یہ ہے کہ امام احمد رضا کو علمی و جدید حلقوں میں روشناس کرایا جائے۔ اور ان کی غیر مطبوعہ و نایاب کتب کو زیادہ سے زیادہ شائع کر کے عوام میں پھیلا دیا جائے تاکہ امام احمد رضا کی ہمہ گیر شخصیت اور ان کے دینی اور علمی کارناموں سے لوگ استفادہ کر سکیں۔ ہماری پہلے بھی یہی کوشش تھی اور اب بھی ہے کہ امام احمد رضا کی ان کتابوں کو خصوصاً جو عرصے سے نایاب ہیں دوبارہ شائع کیا جائے۔ ادارے کے مالی وسائل انتہائی محدود ہیں مگر جذبہ کی کمی نہیں۔ اگر اسی طرح کام ہوتا رہا تو انشاء اللہ العزیز ہم مستقبل میں ان کتابوں کو منظر عام پر لائیں گے جو اس وقت سرمایہ کی کمی کے باعث پیش نہ کر سکے۔ ہماری اس کاوش میں جن کرم فرماؤں نے ہمارا ساتھ دیا اور خلوص و عمل سے ہمارے شریک کار رہے۔ ہم ان کے تہہ دل مشکور ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ تعاون فرماتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اس نیک کام کو جاری رکھنے کی ہمت و توفیق عنایت فرمائے (آمین)

قرآن کے آداب اور فضائل و برکات کے موضوع پر اداسے کی طرف سے پیش نظر کتاب "فضائل قرآن حاضر خدمت ہے۔"

محمد الطاف ضیائی، محمد ریاض ضیائی  
ادارہ تصنیفات امام احمد رضا  
کراچی



# ابتدائیہ

از: فرید القلم علامہ محمد اعظم سیدری

اس دنیا کے بہت ولود میں انسان اول اور نبی اول حضرت آدم علیہ السلام ہیں جب کہ آخری نبی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آقائے نامدار کی نبوت و رسالت قطعاً آخری ہے۔ بالکل اسی طرح آپ پر نازل شدہ وحی الہی بھی قطعاً آخری ہے جس طرح نبوت کو دوام حاصل ہے اسی طرح منزل وحی الہی کو بھی دوام حاصل ہے۔ یہ وحی الہی کائنات کی معزز و مستند ترین کتاب قرآن مجید ہے۔ جس کا آغاز غارِ حبر سے ہوا۔ بابِ رحمت و اہواء نورِ ہدایت کی کرنِ اولِ صوفیانی کرنے لگی۔ نورِ ایزدی کی روشنی کا سمندر یہیں سے رواں دواں ہوا۔ جاری رہا۔ جاری ہے۔ اور جاری رہے گا جس سے کائناتِ عالم سیراب ہوگی۔ کوئی خطہ تشنہ نہ رہے گا۔

پھر رفتہ رفتہ زائد از عشرين برس کے عرصہ میں اس وحی کی تکمیل ہوئی گویا کتابِ رشد و ہدایت پائیہ تکمیل کو پہنچی۔ اس دستورِ حیات پر مہرِ ختمیت ثبت ہو گئی۔

حالات بدلے اور آپ مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے۔ اسلام کو فروغ ملا قرآنی اصولوں کے تحت تہذیب و تمدن اور معاشرہ کی تشکیل ہوئی۔ آپ کے پردہ فرمانے سے قبل نزول وحی کا سلسلہ اختتام پذیر ہو چکا تھا قرآن کیا ہے؟ قرآن میں کیا ہے؟ مقصدِ نزول کیا ہے؟ قرآن سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ قرآن سے کیا ملتا ہے؟ قرآن کی تعلیمات کیا



ہیں؟ اس سب کی فہم کے لئے اس مختصر سے چارٹ کو پڑھ لیں۔  
قرآن منبع نور ہے۔۔۔ منور و مستنیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مقبوضہ رشتی  
ہے۔۔۔ ڈھال اور سامانِ نجات ہے۔۔۔ بحرِ بیط ہے۔۔۔  
علومِ اولین و آخرین کو محیط ہے۔۔۔ یا حکمت ذکر ہے۔۔۔ سراپا شفا  
و سراپہ رحمت ہے۔۔۔ ہادی و رہبر ہے۔۔۔ غرائب و عجائبات  
عالمِ کامرکز ہے۔۔۔ اپنے قاری کا محافظ ہے۔۔۔ ازدیادِ ایمان کا  
باعث ہے۔۔۔ دخولِ جنت کا ضامن ہے۔۔۔ ائم سابقہ کا تفصیلی جائزہ  
اور اجمالی خاکہ ہے۔۔۔ معجزہ ہے۔۔۔ ایک معتبر کتاب ہے۔۔۔ کتاب  
متین و سنجیدہ ہے۔۔۔ منبعِ رشد و ہدایت ہے۔۔۔ صحیفہٴ پند و  
نصیحت ہے۔۔۔ سراپہ حق ہے۔۔۔ حملہٴ خیرات کا جامع ہے۔۔۔ اول  
تا آخر تعلیماتِ الہی سے لبریز ہے۔۔۔ انسانی جذبات و خواہشات اور قومی و ملی  
امتیازات کا قاطع ہے۔۔۔ حلقہٴ حقائق و معارف اور اصولی ہدایات کا جامع ہے۔۔۔  
کلامِ باری تعالیٰ ہے۔۔۔ نطقِ مصطفیٰ ہے۔۔۔ قانونِ الہی ہے جسے نہ توڑا جاسکتا  
ہے اور نہ بدلا جاسکتا ہے۔۔۔ جس طرح اترا تھا اسی طرح محفوظ ہے۔۔۔  
دقیق معانی اور عمیق اسرار کا حامل ہے۔۔۔ وہ منفرد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے  
زیادہ پڑھی جاتی ہے۔۔۔ جبریل علیہ السلام کے ذریعے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو پڑھایا گیا جب کہ دیگر کتب یا تو لکھی لکھائی تھیں یا پھر بشری پر مبنی تھیں۔۔۔  
ہر زمانے اور ہر ملک و ملت کی رہنمائی کے لئے زندہ و جاوید الہامی کتاب ہے۔۔۔  
تمام دنیا کے لٹریچر میں اپنے طرز کی منفرد کتاب ہے۔۔۔ اپنے موضوع، متن اور  
باعتبار ترتیب اثری کتاب ہے۔۔۔ انسان کو صحیح رویہ کی دعوت دیتا ہے۔۔۔

اپنے مدعا اور مرکزی مضمون سے نہیں ہٹتا۔ کتابِ انقلاب ہے۔۔۔ تشنہ  
لبوں کو ہمیشہ سیراب کرتا ہے۔۔۔ گھوس حقائق اور محکم معاملات پر بحث کرتا ہے۔۔۔



مکمل نظام اور کامل دستور پیش کرتا ہے۔ دنیاوی اور اخروی فلاح کا ضامن ہے۔  
ابداً آباد ملک قائم رہنے والی کتاب ہے۔ فتنہ انگیزوں کے دور میں رلیج  
نجات ہے۔ حملہ تنازعات کے لئے قول فیصل ہے۔ حکمتوں سے معمور یاد دہانی  
ہے۔ انسان کو خواہشات کا ایسہ نہیں ہونے دیتا۔ فارق حق و باطل ہے۔  
رحمت ہے اور رحمت اللعالمین پر نازل ہوا۔ کامل اور منظم کتاب ہے۔ تمام صحف کی بنیاد  
تعلیم کا جامع ہے۔ کتب سابقہ کا مسندِ یاد لہ قاطع اور حقائق و اضمح کا مجموعہ ہے۔  
مبارک و مکرم اور بلند و محترم ہے۔ حملہ بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ نوع  
انسانیت کے لئے باعث عبرت و موعظت ہے۔ رستی دنیا تک چراغ راہ ہے۔  
مومنین کے لئے ذکر و نصیحت ہے۔ پڑھنے والے کے لئے شفیع ہے۔  
بشارت ہے۔ افضل الکتاب ہے۔ دیگر کتب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

## قرآن میں

حال کی رہنمائی اور مستقبل کی پیشین گوئی ہے۔ بوطیل کی گنجائش نہیں ہے۔  
پناہ اخرا انگیزی کی قوت ہے۔ سابقہ لوگوں کے حالات و قصص ہیں۔ حملہ  
خشک و تر اشیاء کا ذکر ہے۔ حملہ احکام واضح اور اٹل ہے۔ مسلمانوں  
کے لئے خوشخبری ہے۔ مشرکین کے لئے وعیدات ہیں۔ روش اور اسالیب  
حیات کے نتائج و اسگات کیا گیا ہے۔ محکم فیصلے ہیں۔ نوع انسانیت کے  
لئے اسباق ہی اسباق ہیں۔ انبیاء کی تعظیم و توقیر کا ذکر ہے۔ کتب سماوی  
اور صحف کا ذکر ہے۔ صالح اور طالحہ عورتوں کا ذکر ہے۔ ایک صحابی  
حضرت زید کا ذکر ہے۔ ترغیب و ترہیب ہے۔ تخریض کی مذمت ہے۔  
لومن و منافق کی تمیز ہے۔ شک ہے۔ حسد کا قلع قمع ہے۔  
قرآن نے حیات انسانی کے تاریک گوشوں کو مستنیر کیا ہے۔ انسان کو  
افسانوی بھول بھلیوں سے نکال کر حقیقی زندگی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ حیات  
انسانی کے جملہ مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ انسان کو اس کی غیر معمولی اہمیت کا احسا



دلیا ہے۔ انسان کو جنت کی نعمتوں کی سیر سنائی ہے اور جہنم کی آگ سے ڈرایا ہے  
شیطان کو انسان کا دشمن بتایا ہے۔ انسان کو غفلت سے بچنے کی تربیب دی  
ہے، انسان کی حیثیت کا تعین کیا ہے۔ واضح کیا کہ انسان کے اپنے نظریات تباہ  
کن ہیں۔

**قرآن** کے پیغام پر عمل پیرا ہو کر مسلمان اوج ثریا کے اس پار پہنچ سکتا ہے  
جہاں سیارے اس کی گرد راہ کو بھی نہ پاسکیں۔ دامن میں رحمت و بشارت  
کے بادل ہیں۔ معافی زندگی کی طرح سخت اور اسالیب قوس و قزح کی طرح  
متنوع ہیں۔ احکام غیر محدود ہیں۔ نزول کی بناء علم ہے۔ نزول کا  
اسلوب خطابت ہے۔ اصول مستحکم ہیں۔

**قرآن** کی تعلیمات ابدی و آخری اور قابل عمل ہیں۔ انسانی ذہن کو اپیل  
کرتی ہیں۔ حوادث و گردش زمانہ کو مغلوب کر چکی ہیں۔ حیات انسانی کی  
شیرازہ بندی کرتی ہیں۔ کی مشغولیت ذکر و دعا سے افضل ہے۔  
حاصل امت کے لئے ملائکہ کی بشارت ہے۔ شفاعت قبول ہوگی۔  
تلاوت کرنے والا فرع اکبر سے محفوظ و مامون ہوگا۔ تلاوت کرنے والے پر  
غم کا اثر ہونا چاہیئے۔ تلاوت اور اس کا اہتمام کرنے والا مثل عنبر ہے۔  
تلاوت سے خشیت الہی پیدا ہوتی ہے۔ عبارت میں قدرت ہے۔  
تلاوت میں ہر بار نئی لذت ملتی ہے۔ تعلیم پوری انسانیت کے لئے ہیں  
کی تعلیمات اہل ہیں۔ غایت ہدایت ہے۔ ہر آیت نور  
بصیرت ہے۔ ہر بات دو لوک ہے۔ تعلیمات جادوان و عالمگیر ہیں  
**قرآن** کا پڑھنے والا در حقیقت اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہے۔  
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ انداز مخاطب مؤدب ہے۔ اسلوب  
دلنشین ہے۔

اب ذرا دور بجاہلیت کے عربوں کا تصور ذہن میں رکھیں، خطابت اور شاعری

میں یہ طوطی رکھتے تھے شعر و ادب، قصیدہ و ترہات کافطری ذوق ان میں نمایاں تھا فصاحت و بلاغت ان کی جاگیر تھی، محافل کی رعنائی ان کے ایامِ لہو و لعب یعنی میلوں کی رنگینی، فخر و تعلیٰ کا سرمایہ صرف اور صرف ثقیل ادب نیز استعارات سے مملو شعر و ادب تھا، اس پر ان کو اتنا فخر تھا کہ وہ اپنے سوا باقی سب کو گونگا سمجھتے تھے۔ ایسے ماحول میں ایک امی لقب ”سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم“ نے ایک ایسا کلام پیش فرمایا کہ جس میں ادب و شعر کی ہو کر قوم کے لئے چیلنج تھا کہ جملہ جن و انس باہم مل کر اگر ایسا کلام تخلیق کرنا چاہیں تو بھی نہیں کر سکتے۔ یہ اعلان ایک غیر معمولی اعلان تھا پھر ایک ایسے فرد کی طرف سے تھا جس نے اپنی حیات کی چالیس بہاروں میں کبھی کسی استادِ شعر و ادب کے آگے نہ ٹوڑا لوئے تلمذ نہ کیا تھا اور نہ ہی اصلاح لی تھی، نہ مشاعروں میں شرکت کی نہ کبھی کاہنوں کی محفل میں بیٹھے پھر یہ چیلنج اس فرد کی طرف سے تھا جس نے میدان فصاحت کے سورِ ماؤ کے دین باطل کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی تھیں۔

ایسی ترہات میں گرفتہ قوم سے اس بات کا تصور ہی ناممکن ہے کہ وہ قرآن مجید کے مکرر و چہار مکرر چیلنج پر بھی خاموش بیٹھ رہے اور دم مارنے کی جرأت و ہمت نہ کر سکتی ہو۔

مگر بجز اس کے اس بات کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ وہ لوگ قرآن حکیم کے مقابل چیلنج چلے لانے سے بھی بالکل عاجز آچکے تھے جس کی نظیر حاکم میں ولید بن مغیرہ کے یہ الفاظ ہیں واللہ ان تقول الذی يقول حلاوة وان علیہ رطلادۃ وانه ليعلو و ما یعلیٰ قسم بخدا ان کی زبان سے نکلے ہوئے کلام میں وہ چاشنی اور مٹھاس ہے اور اس میں ایسی رعنائی ہے کہ کوئی کلام اس پر غالب نہیں آ سکتا۔

### قرآن کے الفاظ کا اعجاز

قرآن مجید میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس کی فصاحت و بلاغت پر سر توڑ کوشش کے باوجود بھی کوئی نکتہ چینی کر سکے یا انگشت نہائی کر سکے بلکہ اہل عرب تو ہمیشہ اعتراض کی تلاش میں سرگرداں رہے مگر ناکام رہے۔ ہزار بان و نعت میں بعض ایسے الفاظ



ہوئے ہیں جو کہ ثقیل اور کریہہ الصوت ہوتے ہیں جن کا کوئی مترادف بھی نہیں ہوتا۔  
تو ادیب و شعراء انہیں مجبوراً استعمال کرتے ہیں۔ مگر قرآن ایسے مواقع پر ایسا اسلوب  
اختیار کرتا ہے کہ عقل و نگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً قرآن نے السموات کے ساتھ  
ارض کا لفظ استعمال کیا ہے، لفظ ارض کی جمع "ارضین" اور "ارضی" دونوں ثقیل  
ہیں۔ اگر زمینوں کے لئے جمع استعمال کریں تو یہی جمع کے الفاظ لانے پڑیں گے جو کہ  
ثقیل ہیں مگر قرآن نے سموات کے ساتھ الارض کا استعمال فرمایا ہے اور جہاں  
زمین کی جمع لانے کی ضرورت پیش ہوئی تو فرمایا سبع سموات ومن الارض  
مشدھن کہ یہاں الارض کی جمع لانے کی حاجت ہی نہیں رہی۔

### اسلوب کا اعجاز

(۱) علمائے بلاغت نے اسلوب کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں (۱) خطاب (۲) علمی  
(۳) ادبی۔ ان ہر سہ اقسام کے دائرہ کار جدا جدا ہیں، ان کے خصائص و محل وقوع  
الگ الگ ہیں۔ ان تینوں سالیب کا ایک ہی عبارت میں استعمال ناممکن ہے خطابت  
میں اسلوب الگ ہوتا ہے، نثر میں اسلوب تحریر الگ ہے اس طرح علمی موضوعات  
کا اسلوب بھی بالکل متضاد اختیار کیا جاتا ہے لیکن قرآن مجید نے اپنا اعجاز یہاں پر  
بھی برقرار رکھا کہ ان میں اسالیب کو باہم لے کر چلتا ہے اس میں خطابت کا ذور بھی  
ہے تو ادب کی شگفتگی بھی اور علم کی متانت بھی ہے

(۲) ادب و انشاء میں اتھارٹی ادیب اگر ایک ہی بات کو متعدد بار لکھے تو پڑھنے والا  
بالآخر ایک سرے پر اس کو پڑھنے سے اکتا جائے گا تو اس کے کلام و تحریر میں موجود سحر  
کا ذور بھی ٹوٹ جائے گا مگر قرآن حکیم نے جو ایک بات کو بار بار دہرایا ہے تو اس میں  
تائید اور زیادہ حکم نظر آتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ۲۷ مقامات پر آیا ہے  
جنت و دوزخ، عبادت، نوحی و رسالت کا اثبات ہر سورۃ میں متعدد بار آیا ہے لیکن  
اس میں ہر دفعہ نئی لذت، نئی چاشنی و علاوت، نیا کیف و سرور اور نئی تاثیر محسوس ہوتی ہے،  
(۳) کلام کی تراکت و علاوت اور شوکت و متضاد اصناف ہیں دونوں کے استعمال میں

جدید اسلوب اختیار کرنے ہوتے ہیں، انسانی قوت کے بس سے یہ باہر ہے کہ وہ ان ہر دو صفات کو ایک ہی عبارت میں یکجا کر سکے مگر یہ اسلوب بھی قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ ایک ہی عبارت میں یہ دونوں صفات جمع ہیں، اس آیت کو پڑھ کر دیکھیں۔ فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس انه لبقول رسول کیم کس معجزانہ انداز میں شوکت اور نزاکت کو اس عبارت میں یکجا کیا گیا ہے، ذوق سلیم رکھنے والے اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

(۵) دنیا کے ہر شاعر و ادیب کی فصاحت و بلاغت کا میدان مخصوص ہوتا ہے جس سے وہ ہٹ جائے تو اس کے کلام کی خوبی ختم ہو جاتی ہے، عربی میں اسرار القیس نسیب و غزل کا شاعر و امام ہے، نابغہ خوف و جلیلت کا، اعشیٰ عین طلب اور وصف کا، زمبیر زغبت و امید کا امام ہے اگر یہ دوسرے موضوعات پر لب کشائی کریں تو ناکام رہیں گے مگر قرآن نے تو مختلف الاصناف کو اس طرح جمع کیا ہے کہ اسکا احاطہ بھی دشوار ہے ترغیب ہو یا ترہیب، وعدہ ہو یا وعید، پسند و نصیحت ہو یا امثال و قصص، عقائد ہوں یا احکام، ہر جگہ اور ہر مقام پر قرآن کا انداز بیاں فصاحت و بلاغت کے بلند ترین معیار کو پہنچا ہوا ہے

قرآن مجید کے اسلوب کا امتیازی اعلیٰ اس کا طریق ایجاز و اختصار بھی ہے اور اس طریق استعمال میں اس کا اعجاز خصوصیت کا حامل ہے، قرآن قیامت کیلئے صحیفہ رشود ہے ایت ہے اس لئے اس کے وسیع مضامین کو مختصر جملوں میں سمیٹ دیا گیا ہے تاکہ ہر دور میں اس سے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ صدیوں کے سرور پر بھی اس کے مضامین میں کہنگی نہیں آتی، صدیوں پر محیط اس طویل عرصے میں انسانیت نے کتنے رنگ بدلے، کتنے اور کیسے کیسے انقلاب آئے مگر قرآن مجید میں وہی رنگینی و بہار آفرینی ہے، قرآن مجید اگرچہ کوئی تاریخی کتاب نہیں مگر تاریخ و قدرت کا مستند ترین ماخذ ہے اس طرح قرآن مجید کوئی سیاست و قوانین سیاست کی کتاب نہیں مگر اس کے چند مختصر جملوں نے سیاست و قوانین سیاست اور نظم مملکت کے وہ رہنما اصول مرحمت فرمائے جو تا قیام قیامت نوع انسان کی رہنمائی کریں گے۔



قرآن مجید فلسفہ و سائنس کی کتاب نہیں مگر اس نے فلسفہ و سائنس کے کثیر پیچیدہ مسائل کی گہری کھول دی ہیں، قرآن مجید کوئی معاشیات و عمرانیات کی کتاب نہیں مگر ان موضوعات پر ایسی جامع معاشی و عمرانی ہدایات دی ہیں کہ معاشیات و عمرانیات کے بزرگ ہر در بدر کی ٹھوکریں کھا کر آج پھر اسی طرف رجوع ہو رہے ہیں۔

## نظم قرآن

آیات کے درمیان باہمی ربط و تعلق اور نظم و ترتیب قرآن مجید کا ایک انوکھا اور دقیق اعجاز ہے، اگر سطحی نظر سے قرآن کی تلاوت کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ہر آیت جدا مضمون لئے ہوئے ہے اور ان کے مابین کوئی ربط نہیں یہی وجہ کہ مفسرین کے اس سلسلے میں دو گروہ ہو چکے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآنی آیات میں باہم دگر نہایت حسین و لطیف ربط موجود ہے ان کے درمیان سیاق و سباق کے اتصال سے انکار ناممکن ہے، اگر ترتیب مد نظر نہ ہوتی تو ترتیب نزول اور ترتیب کتابت میں امتیاز کی چنداں حاجت نہ تھی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت میں جو الگ الگ ترتیب فرمائی ہے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ قرآنی آیات میں باہمی ربط و تعلق موجود ہے، ہاں اس ربط و تعلق کی گہرائی تک رسائی شدید فکر و غواہی اور علم و عقل کی ضرورت ضرور ہے اس لئے کہ یہ ربط قدرے دقیق ہے۔

غرضیکہ قرآن مجید نے اپنے نظم میں جو اسلوب اختیار فرمایا ہے وہ اس کا دقیق ترین اعجاز ہے جس کی تقلید بشریت کے لئے ناممکن ہے بیشتر علماء و محققین اور مفسرین نے نظم قرآن کی توضیح کے لئے مستقل تصانیف مرتب کی ہیں اور اس کی تشریح کا خاص اہتمام کیا ہے اور یہ تشریحات و تفاسیر بڑی قیمتی ہیں بقول امام شہرانی بعض مفسرین نے تو ہزار ہزار جلدوں میں تفسیریں لکھی ہیں، حدائق حنیفہ میں ہے کہ غلام آزاد ہستونی ۱۱۰۰ جلدی الاخر ۵۴۰ جلد کی تفسیر ایک ہزار سے زائد جلدوں پر مشتمل ہے، اسی طرح تفسیر طبری کی تیس جلدیں ہیں تفسیر سمری کی بیس ہیں ابوالمنظور تیس الہدین یوسف متونی

۱۵۲ھ کی تفسیر کی انتیس جلدیں ہیں بزدوی کی تفسیر قرآن ایک سو بیس جلدوں پر محیط ہے امام حجت الاسلام کی تفسیر یا قوت التاویل کی چالیس جلدیں ہیں ابو عبد اللہ جمال الدین ابن نقیب کی تفسیر کی ایک سو جلدیں ہیں، تفسیر ادنوی ایک سو بیس جلدوں پر مشتمل ہے ابو بکر بن عبد اللہ کی تفسیر جو کہ صرف سورۃ الفاتحہ اور بقرہ کی ابتدائی پچاس آیتوں کی تفسیر ہے ایک سو چالیس جلدوں میں ہے، ابو الحسن اشعری کی تفسیر جو سو جلدوں پر محیط ہے جو کہ امام سیوطی کے دور تک مصر کے علمی خزانہ میں موجود تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی شرح و بسط کے ساتھ تفسیر کسی کے بس کی بات نہیں وہ قرآن جو کہ منبع علوم و فنون ہے، امام شعرانی نے جس کے علوم نو ہزار نو سو نیاٹوئے گنوائے ہیں۔ علامہ بیجوری نے بقول صاحب فیوضات ملک یہ آیت کے ساتھ ہزار علوم کا ذکر کیا ہے اسی میں ہے کہ علی خواص فرماتے ہیں کہ صرف سورۃ فاتحہ کھانی کے ضمن میں چھ پیر ایک لاکھ چالیس ہزار نو سو نو علوم منکشف ہوئے، نیز جلال الدین سیوطی قاضی ابو بکر بن عربی کا قول نقل کرتے ہیں کہ قرآن کے علوم ۵۴۷۷۷ ہیں شیخ عبد العزیز پرہاروی کو قرآن کے اتنی علوم پر کامل دسترس حاصل تھی۔

مذکورہ خصوصیات کے علاوہ اس کے معنوی فضائل انقلاب آفرینی، پیشنگوئی اور علمی و تاریخی انکشاف وغیرہ سے متعلق قرآن کے اعجاز کی دیگر بہت سی وجوہ ہیں لیکن اظہر من الشمس ہے کہ ان اوراق میں ان کا احاطہ ناممکن ہے، پس حقیقت یہ ہے کہ پورا قرآن از الحمد لنا والعجز ہی اعجاز ہے۔

احقر

محمد اعظم سعیدی



## مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل على عبده أفضل كتاب وأودع فيه  
من العلوم والمعارف ما لا يعد ولا يحصى له أولو العلم واللباب  
وجعل تلاوته الذخيرة والثواب لا وفي الصدق والصفاء في يوم المآب  
والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد بن الذي أحيى قلوب  
دوى الالباب بتعاليمه ذات الحكمة والصواب وعلى آل وصحابه  
الانجاء وعلى من تبعهم باحسان إلى يوم الحساب۔

رب العالمین کا فضل عظیم اور بے پایاں کرم ہے، جس نے اس کتاب کی تکمیل  
کی مجھے توفیق بخشی اور اس کا شکر بیکراں جس نے اپنی کتاب کے فضائل پیش کرنے کا مجھے  
شرف بخشا۔

قرآن مجید روشنی ہے، نور ہے، سامان نجات ہے، دلوں کے زنگ کا علاج ہے، وہ اللہ  
کی مضبوط رسی ہے، نور مبین ہے، ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے، مضبوط بندھن ہے، کم زیادہ چھوٹی  
بڑی ہر چیز کو مادی اور محیط ہے، اولین و آخرین کا رہنما اور راہبر ہے۔ اس کے عجائب ختم نہیں ہو  
سکتے، اور اس کے غرائب کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ اس کی تلاوت  
کا اجر و ثواب بے حد و بے حساب ہے۔

تلاوت قرآن کی نسبت رب تعالیٰ نے خود اپنی طرف اور انبیاء کی طرف فرمائی ہے۔

یہ اللہ کی آیتیں ہیں انہیں ہم آپ پر حق  
کے ساتھ پڑھتے ہیں اور آپ بلاشبہ رسولوں  
میں ہیں۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَتْلُوَهَا عَلَيْهِمْ بِالْحَقِّ  
وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ  
(البقرة آیت ۲۵۲)

اگلی سورت میں ارشاد ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَتْلُوهَا  
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ -

(آل عمران آیت ۸-۱۰)

دوسری جگہ فرماتا ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَتْلُوهَا  
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ -

(جاثیہ آیت ۶)

یہ اللہ کی آیتیں ہیں انہیں ہم آپ  
پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

یہ اللہ کی آیتیں ہیں انہیں ہم آپ پر  
حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کرتے کرتے  
جہاں اور دعائیں کیں وہیں یہ بھی عرض کیا اے ہمارے پروردگار ان میں ایک ایسا  
رسول مبعوث فرما جو تیری آیتوں کی تلاوت کرے۔

اے ہمارے رب ان میں ان ہی  
میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان  
پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور  
انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے  
اور انہیں ستم فرما دے بیشک تو ہی غالب  
حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا وَالْعَشَاءُ فِيهِمْ رَسُولًا  
مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ  
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ  
يُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ -

(لقہ آیت ۱۲۹)

رب کریم اپنی ذات کا تعارف کراتا ہے تو فرماتا ہے۔

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں  
انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر  
اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں  
ستم کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت  
کی تعلیم دیتے ہیں۔ بیشک وہ (لوگ) اس  
سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ  
رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ  
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ  
الْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ  
لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ -

(جمہ آیت ۲)

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں، نماز قائم رکھنے والوں اور راہ خدا میں خرچ  
کرنے والوں کا نفع اور فائدہ بیان کرتا ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ  
اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً  
يُجْرُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ .

(فاطر آیت ۲۹)

بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب کی  
تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں  
اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں پیش  
اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت  
کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز کساد و خسارہ نہیں  
اہل کتاب میں جو لوگ کتاب کی تلاوت کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ ان کی مدد

یوں فرماتا ہے۔

الَّذِينَ اتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ  
يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ  
يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ  
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ .

(بقرہ آیت ۱۲۱)

جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جیسی  
چاہئے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہ اس  
پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر  
ہوں بس وہی خسارہ میں ہیں۔

اہل ایمان جب خدائے تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں ان میں خشیت الہی پیدا ہوتی ہے  
اور جب ان کے سامنے آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے ان کا ایمان طاقتور اور مضبوط و  
مستحکم ہو جاتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا  
ذُكِرَ اللَّهُ وَرُحِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا  
تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ  
إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ .

(القال ۲)

ایمان والے وہی ہیں کہ جب (ان  
کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے  
دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان پر اس کی  
آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے ان کا ایمان  
ترقی پا جاتا ہے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ  
کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاوت کا حکم دیا گیا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ أَتْلُوا الْقُرْآنَ .

(النمل آیت ۹۱، ۹۲)

اور مجھے حکم ہوا کہ فرمانبردار  
میں ہوں اور یہ کہ قرآن کی تلاوت  
کروں۔

یہ تلاوت قرآن کی اس اہمیت و فضیلت کا ذکر تھا جو خود قرآن نے بیان کی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن عظیم کا تعارف اور فضائل دنیا کے سامنے جس مؤثر انداز میں پیش کیا ہے وہ صرف زبان نبوت ہی کا حصہ ہے۔ کہیں یہ تعارف و فضائل تفصیلی بھی ہوتے ہیں اور کہیں اجمالی بھی۔ مگر اسلوب اتنا دلنشیں اور جانگزیں ہوتا ہے کہ پڑھنے والا پڑھتا ہے اور سننے والا سنتا ہے تو کہہ اٹھتا ہے کہ قرآن بھی معجزہ ہے اور صاحب قرآن بھی معجزہ ہے۔

اس تعارف و فضائل کی ایک جھلک ملاحظہ ہو گو زبان بدل جانے سے اس کا وہ اعجاز تو جاتا رہتا تاہم حقائق وہی ہیں۔ ارشاد ہے۔

اللہ کی کتاب میں پہلے زمانے کی خبریں بھی ہیں اور آنے والے وقت کی پیشگوئیاں بھی، اور حال کے لئے مکمل رہنمائی بھی، یہ ایک فیصلہ کن، سنجیدہ اور باوقار کتاب ہے جو جابر اور مغرور اسے نظر انداز کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پارہ پارہ تر بتر کر دیتا ہے۔ اور جو اس سے ہٹ کر کہیں اور رشد و ہدایت چاہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ صحیح راستہ سے ہٹا دیتا ہے (پھر وہ گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکتا ہی رہتا ہے) یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور دانشمندانہ بند و لقیحت ہے اور یہی وہ سیدھا راستہ ہے جس کے صیب خواہشات کو غلط رخوں پر لگنے سے روکا جاسکتا ہے (اور ان پر مکمل قابو پایا جاسکتا ہے) نہ یہ کتاب اپنی انتہائی فصاحت و بلاغت اور اعجاز کے باعث دوسرے کسی کلام سے گھل مل سکتی ہے اور نہ اس سے علماء آسودہ ہو سکتے ہیں (خواہ اس کا اور اس کے علوم کا کتنا ہی مطالعہ کر ڈالیں اس پر ہزاروں جلدیں لکھ ڈالیں مگر اس سے آسودگی ممکن نہیں) اور بار بار پڑھنے اور بے شمار مرتبہ سننے سے اس میں کہنگی نہیں آسکتی اور اس کے عجائب اور معارف و معانی ختم نہیں ہو سکتے یہ وہ قرآن ہے کہ جب جنوں نے اسے سنا تو وہ بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے "یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو رشد و صلاح کی راہ ہری کرتا ہے اس لئے ہم تو ایمان لائے۔" جو قرآن کے مطابق کہے گا وہ سچ کہے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اجر و ثواب پائے گا اور جو اس سے فیصلہ کرے گا وہ انصاف کا فیصلہ کرے گا اور جو قرآن کی طرف بلائے گا وہ سیدھے راستے کی رہنمائی کرے گا۔



اس حدیث میں قرآن حکیم کا ایک گراں قدر تعارف بھی ہے اور اس کے کچھ اہم فضائل بھی اس کی شرح اپنے مقام پر آئے گی یہاں صرف حدیث کے اس ٹکڑے "قرآن کے عجائب ختم نہیں ہو سکتے" کی حقوڑی سی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

قرآن حکیم کے عجائب اور علوم و معارف لا محدود اور غیر متناہی ہیں خود اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

مَا قَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ  
وَالْأَنفَامِ ۚ (آیت ۱۰۷)۔  
ہم نے کتاب میں کوئی چیز چھوڑ  
نہیں رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے۔  
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بَيَانًا  
لِّكُلِّ شَيْءٍ۔  
ہم نے تم پر کتاب ہر چیز کا روشن  
بیان بنا کر اتاری۔

(النحل آیت ۸۸)

ابن جریر اور ابن ابو حاتم نے اپنی اپنی تفسیروں میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب ہر چیز کے واضح بیان کی شکل میں نازل فرمائی اور میں بعض انہیں چیزوں کا علم حاصل ہوا جو قرآن میں بیان کی گئیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بَيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔ سنن سعید ابن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، زوائد کتاب الزہد از عبداللہ بن امام احمد، فضائل قرآن ابن ضریس، کتاب ابن نصر مروندی، معجم کبیر طبرانی اور شعب الایمان بیہقی میں آپ ہی سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو علم چاہتا ہے وہ قرآن کے معانی پر غور و فکر کرے اس لئے کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا۔ اگر میں سورہ فاتحہ کی تفسیر سے چاہتا تو ستر اونٹوں کو بوجھل کر دیتا۔ امام سیوطی اس کی توجیہ فرماتے ہیں وہ اس طرح کہ الحمد للہ رب العالمین کی تفسیر میں معنی حمد، اسم جلالت "اللہ" کے متعلقات اور اس کے شایان شان مفاہیم بیان کرنے کی ضرورت ہوگی پھر عالم اور اس کی کیفیت اس کی

لو الفیوضات المملکیۃ۔



تمام اقسام اور شمار کے ساتھ اس کی تفصیلات آئیں گی۔ عالم کل ایک ہزار میں چار سو خشکی پر اور چھ سو سمندر میں اس طرح ان سب کے بیان کی ضرورت ہوگی اسی طرح فاتحہ کے اور اجزاء کا ذکر کر کے ان کی تفصیلات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور فرمایا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ارشاد کا یہی مفہوم ہے گویا ان کی تفسیر فاتحہ ہوتی تو ان تفصیلات کو حاوی ہوتی اور اس طرح ستر اونٹوں کا بوجھ تیار ہو جاتا۔

امام رازی نے بھی "مفاتیح الغیب" کے شروع میں انہیں تفصیلات کی طرف اشارہ کیا ہے مگر ان کی گفتگو ان کے مزاج کے مطابق کچھ زیادہ ہی بسط و تفصیل کے ساتھ ہے۔

امام ابن حجر مکی نے "شرح ہمزہ" میں تحریر فرمایا، وہ علوم و معارف جو قرآن سے نکلتے ہیں ان کی حد اور انتہا نہیں اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے اگر میں سورۃ الفتنہ کی تفسیر سے ایک اونٹ کو بوجھل کرنا چاہتا تو یقیناً کر دیتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ  
تَقَاعَدَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ  
قرآن میں تمام علوم ہیں لیکن لوگوں کی سمجھ کی ان تک رسائی نہیں  
ابن ابوالفضل مرسی اپنی تفسیر میں آپ ہی کا ایک اور ارشاد نقل کرتے ہیں۔  
لَوْ ضَاعَ لِي عِقَالُ بَعِيرٍ  
لَوْ جَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ  
اگر میرے لئے کسی اونٹ کی رسی (بھی) گم ہو جائے تو میں اسے کتاب اللہ میں پا لوں گا۔  
(الاتقان ص ۱۶۶)

علامہ بوسیری نے نظم فرمایا۔  
لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ  
وَفَوْقَ جَوْهَرٍ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيمِ  
آیات کے معانی اپنی کثرت و فراوانی میں سمندر کی موجوں کی طرح ہیں اور حسن و قیمت میں سمندر کے موتیوں سے اونچے ہیں۔

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا  
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْكَثَرِ بِاتِّسَامِ



ان کے عجائب کا نہ شمار ہے نہ حد و حصر ہے اسے بار بار پڑھنے کے باوجود اس سے  
اکتاہٹ نہیں ہوتی۔

علامہ جلال الدین سیوطی «الاتقان» میں لکھتے ہیں۔ ابن ابوالدنیائے فرمایا علوم  
قرآن اور وہ علوم جو اس سے نکلے ہیں وہ ناپید الکنار سمندر کی طرح ہیں یہ  
اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ۔  
لکھنؤ (بخاری) ۴  
ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔  
(بخاری)

علامہ بیجوری نے قصیدہ بردہ کی شرح میں فرمایا۔  
ہر آیت کے ساٹھ ہزار مطالب ہیں اور اس کے مقابلہ میں جو ابھی رہ گئے ہیں وہ اس  
سے بھی زیادہ ہیں یہ

علی خواص قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سورہ فاتحہ کے معانی پر مطلع  
فرمایا تو اس سے میرے لئے ایک لاکھ چالیس ہزار نو سو نو علوم ظاہر ہو گئے، علامہ زرقاتی  
شرح مواہب میں لکھتے ہیں امام غزالی نے اپنی کتاب کے علم لدنی کی بحث میں حضرت علی  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا یہ ارشاد ذکر کیا ہے۔

اگر مجھے موقع دیا جاتا تو میں بسم اللہ کی بار سے ستر اونٹوں کو بھر دیتا۔  
ابن سراقہ نے «کتاب الامجاز» میں امام ابو بکر بن مجاہد سے روایت کی ہے انھوں  
نے فرمایا۔

مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْعَالَمِ الْاٰهْوٰ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالٰی۔  
دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ  
کی کتاب میں موجود نہ ہو۔

«طبقات کبریٰ» میں سید ابراہیم دسوقی قدس سرہ کے حالات میں مرقوم ہے وہ  
(ابراہیم دسوقی) فرماتے تھے اگر حق تعالیٰ تمہارے دلوں کے قفل کھول دے تو تم قرآن کے  
عجائب، حکمتیں، معانی اور اس کے علوم سے واقف ہو جاؤ اور اس کے علاوہ کسی اور پر

۴۹ ایضاً

۴۹ ایضاً

۴۹ ایضاً

۴۹ ایضاً

غور و فکر کرنے سے بے نیاز ہو جاؤ اس لئے کہ صفحہ وجود پر جو کچھ ہے وہ سب اس میں لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ  
ہم نے کتاب میں کوئی چیز چھوڑ نہیں رکھی ہے۔  
امام شعرانی نے "میزان الشریعۃ الکبریٰ" میں فرمایا میں نے علوم قرآن پر ایک کتاب لکھی اس کا نام "الْجَوْهَرُ الْمَصُونُ فِي عُلُومِ كِتَابِ اللَّهِ الْمَكْنُونِ" رکھا۔ اس میں میں نے تقریباً تین ہزار علوم قرآنیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی قاضی ابوبکر بن عربی کا قول نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے "قانون التاویل" میں تحریر فرمایا۔ "قرآن کے علوم ستر ہزار چار سو پچاس ہیں"۔  
یہ ہے ایک جھلک قرآن کے عجائب اور علوم و معارف کی۔ تو کھلا علماء کیونکر ان کا شمار و احاطہ کر سکتے ہیں اور انہیں قرآن سے کیسے آسودگی ہو سکتی ہے یہی حقیقت حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ اس سے علماء آسودہ نہیں ہو سکتے، علماء امت نے تفسیر قرآن سے لاکھوں صفحات بھر دیئے ایسے مفسرین بھی گذرے ہیں جنہوں نے قرآن حکیم کی تفسیر ہزار ہزار جلدوں میں لکھیں۔

ابو عبد اللہ علامہ الدین محمد بن عبد الرحمن معروف بہ علامہ زاہد متوفی ۱۲۰۲ھ جمادی الآخرہ ۵۳۶ھ کی تفسیر ایک ہزار سے زائد جلدوں میں ہے۔

اور ایسے مفسرین کا تو شمار ہی نہیں جنہوں نے تیس تیس جلدوں پر مشتمل تفسیریں لکھیں تفسیر طبری (۲-۳۱۰ھ) تیس جلدیں تفسیر کبیر از امام رازی متوفی ۴۰۶ھ تیس جلدیں تفسیر ابوالمنظرف شمس الدین یوسف بن فرغی بن عبد اللہ بغدادی متوفی ۶۵۲ھ انتیس جلدیں وغیرہ وغیرہ۔

علی بن محمد بن حسین بن عبد الکریم بن موسیٰ معروف بن زید متوفی ۴۸۲ھ کی تفسیر قرآن جیسی ایک سو تیس جلدوں کو حاوی ہے۔ امام حجۃ الاسلام کی "یا قوت التاویل"

- ۱۔ الفیوضات ص ۳
- ۲۔ الاتقان ص ۱۲۶
- ۳۔ حقائق حقیقہ ص ۲۷۳ از جلیلی
- ۴۔ ایضاً ص ۲۵۲
- ۵۔ حقائق حقیقہ ص ۲۰۲ از فقیر محمد جلیلی



چالیس جلدوں میں ہے۔ تفسیر ابن تقیب کی سو جلدیں ہیں تفسیر ادنوی ایک سو بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ ابو بکر بن عبد اللہ کی تفسیر جو صرف سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی ابتدائی پچاس آیتوں کی تفسیر ہے یہ ایک سو چالیس جلدوں میں ہے اور امام ابو الحسن اشعری کی تفسیر چھ سو جلدوں پر مشتمل ہے یہ تفسیر امام جلال الدین سیوطی کے زمانہ تک مہر کے خزانہ میں موجود تھی۔

متاخرین میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے والد گرامی مولانا نقی علی علیہا الرحمۃ (م ۱۲۹۷ھ) نے صرف سورہ الم نشرح جیسی مختصر سورہ کی تفسیر تقریباً پانچ سو صفحات پر تحریر فرمائی ہے۔ اب ایک اور تعارف اور فضائل کی حدیث پڑھئے جو اس کتاب کا ایک صحیح تعارف بھی ہوگا اور جامع مقدمہ بھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "قرآن اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے افضل ہے قرآن کو دیگر کلام پر اسی طرح برتری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو مخلوق پر جو شخص قرآن کی تعظیم کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتا ہے اور جو قرآن کی تعظیم نہیں کرتا وہ یقیناً حق اللہ کو کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کی عزت و توقیر اولاد کے لئے والد کی عزت و توقیر کی طرح ہے۔ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی اور ایسا مخالف جس کی مخالفت سنی جائے گی جو شخص قرآن کو اپنے آگے کرے گا قرآن اسے جنت میں لے جائے گا۔ اور جو اسے پس پشت ڈالے گا قرآن اسے جہنم میں پہنچا دے گا۔ حاملین قرآن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت گہرے ہوئے ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں اور کلام الہی کی تعلیم حاصل کرنے والوں سے جو عداوت و دشمنی کرتا ہے۔ وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے عداوت رکھتا ہے اور

۱۔ اس تفسیر کا نام "التحذیر والتجہیر لاقتوال ائمة التفسیر فی معانی کلام السبع البصائر" ہے اور مصنف کا پورا نام یہ ہے ابو عبد اللہ جمال الدین محمد بن سلیمان بن حسن بن حسین بلخی معروف بابن تقیب متوفی ۷۸۸ھ حدائق حقیقہ ص ۱۵۰



جو ان سے دوستی کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے کتاب اللہ کو اپنے ساتھ رکھنے والو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی کتاب کی تعظیم کے لئے دعوت دے رہا ہے۔ تم اس کی دعوت پر لبیک کہو وہ تم سے مزید محبت فرمائے گا اور تم کو اپنی مخلوق میں مقبول و محبوب بنادے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن سننے والے سے دنیا کی برائی دور فرماتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے سے آخرت کی مصیبت دفع فرماتا ہے اور یقیناً کتاب اللہ کی ایک آیت سننے والے کی جزا ایک پہاڑ سونے سے بھی بہتر ہے اور کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کرنے والے کا اجر زیبا آسمان کی ہر چیز سے بہتر ہے اور بلاشبہ قرآن میں ایک سورت ہے جسے اللہ تعالیٰ کے یہاں "عظیم" کہا جاتا ہے۔ صاحب سورت داس کا حافظ اس کی نگہداشت اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کو "شریعت" کہا جاتا ہے یہ سورت قیامت کے دن صاحب سورت کے لئے قبیلہ ربیعہ و مضر کے افراد سے زیادہ لوگوں کے حق میں شفاعت کرے گی اور یہ سورہ لیسین ہے۔

حدیث ابوہریرہؓ نے "الابیاتہ" میں یہ حدیث تحریر فرمائی ہے اس کے بارے میں اپنی رائے بھی پیش کی ہے کہ یہ بہترین اور عمدہ ترین حدیث ہے اور اس سند میں بھی راوی مقبول اور ثقہ ہیں۔ محدث حکیم نے بھی محمد بن علی سے اور محدث حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث لکھی ہے اس حدیث میں قرآن کریم کے حسب ذیل فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) جتنی چیزیں پیدا ہوئیں اور ہو سکتی ہیں قرآن ان سب پر فائق اور سب سے افضل ہے۔

(۲) اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔

(۳) جو اس کی تعظیم نہیں کرتا وہ حقاً اللہ کی تحقیر کرتا ہے۔

(۴) قرآن شافع ہے اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔



- (۵) جو قرآن کو اپنا پیشوا بنائے گا وہ اسے جنت میں لیجائیگا۔
- (۶) جو اسے پس پشت ڈالے گا وہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔
- (۷) حاملین قرآن خواہ حافظ ہوں یا لکھا ہوا قرآن اپنے ساتھ رکھنے والے، ان سے شغف رکھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں ان سب کو اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔ ان سے دشمنی اللہ تعالیٰ سے دشمنی ان سے دوستی اللہ تعالیٰ سے دوستی ہوتی ہے۔
- (۸) قرآن کی توقیر و تعظیم سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں میں بھی اس کو مقبول و محبوب بنا دیتا ہے۔
- (۹) قرآن کی تلاوت سے آخرت کی مصیبت دور ہوتی ہے۔
- (۱۰) خلوص دل سے ایک آیت کا سنتا ایک سونے کے پہاڑ برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔
- (۱۱) ایک آیت کی تلاوت کرنا آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے افضل ہے۔
- (۱۲) سورۃ یس کو اللہ تعالیٰ کے یہاں عظیم اور صاحب سورت کو شریف کہا جاتا ہے صرف یہ ایک سورت عرب کے دو عظیم قبیلے ربیعہ و مضر کے لوگوں سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گی۔

اس حدیث میں جہاں قرآن حکیم کے ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کی تلقین کی گئی ہے وہیں اس کے عمومی اور خصوصی فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اس طرح جامع ہدایت و فضیلت کی بہت سی احادیث ہیں۔ اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں قرآن کے عمومی فضائل وارد ہوئے ہیں اور بہت سی ایسی حدیثیں بھی ہیں جن میں سورہوں کے خصوصی فضائل ملتے ہیں۔ وہ فضائل بہت عظیم بھی ہیں اور ایمان افروز بھی ایک بندہ مومن جب ان سے واقف ہوگا ایمان کے تقاضے سے قرآن حکیم کی طرف اس کا دل راغب ہوگا اور وہ اسے اپنا حرز جان بنائے گا اور اپنے در و کا در ماں بھی، اسی نیک مقصد سے اسلاف کرام نے اس موضوع پر خاصی توجہ کی ہے اور فضائل قرآن کو کتب احادیث کا ایک مستقل باب ہی نہیں بنایا ہے بلکہ اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔

ملاکاتب چلیپی متوفی ۶۷۰ھ رقمطراز ہیں۔

سب سے پہلے امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ نے فضائل قرآن کے موضوع

پر کتاب لکھی، ان کے بعد حسب ذیل حضرات نے کتابیں لکھیں۔  
ابوالعباس جعفر بن محمد مستعقری متوفی ۳۲۲ھ، داؤد بن موسیٰ اودنی، ابوالعطاء  
لیثی، ابوالفضل عبدالرحمان بن احمد رازی، ابن ابی شیبہ، ابوعبید قاسم بن سلام  
حجی متوفی ۲۲۲ھ، ابن خریس، ابوالحسن بن صخر ازہدی، ابودرداء، ضیاء مقدسی، ابوالحسن  
علی بن احمد واحدی متوفی ۲۲۸ھ، امام نسائی نے بھی "فضائل القرآن" نامی کتاب  
لکھی ہے۔ امام سیوطی نے تو صرف سورتوں کے فضائل پر ایک مستقل کتاب بنام "خصائل  
الزہر فی فضائل السور" تصنیف فرمائی ہے۔ یہی نہیں بلکہ صرف آداب تلاوت کے موضوع  
پر بھی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، امام نووی نے "التبیان" تصنیف کی آپ کے علاوہ اور  
حضرات نے بھی تصنیفات کی ہیں۔

مگر یہ سب کتابیں عربی میں ہیں اور وہ بھی نایاب، ان سے نہ تو اردو داں طبقہ  
استفادہ کر سکتا تھا اور نہ ہی عربی داں طبقہ، ہمیں بھی نہ فضائل قرآن کی کتابوں میں  
کوئی کتاب مل سکی اور نہ فضائل سورہ (از امام سیوطی) دستیاب ہوئی اور نہ ہی آداب  
تلاوت پر کوئی کتاب نظر سے گزر سکی جس کے باعث ہمیں نہ تو قدیم کتابوں سے کوئی  
رہنمائی مل سکی۔ اور نہ ہی یکجا مواد ملنے کا سوال پیدا ہوا۔ اس لئے ہم نے جو کچھ بھی  
اس کتاب میں پیش کیا ہے وہ سب اصل مآخذ حدیث و شروح اور تفسیر و اصول تفسیر  
اور دیگر کتابوں سے لے کر پیش کیا ہے۔ پہلے باب میں عموماً شروح کے حوالہ سے احادیث  
کی ضروری شرحیں کر دی گئیں ہیں ہاں دوسرے باب میں ضخامت بڑھ جانے کے  
سبب نشریات کم آ سکی ہیں۔

جن بزرگوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی تھیں ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ  
جس امت کو یہ عظیم اور مقدس قرآن دیا گیا ہے وہ ہرگز ہرگز اس سے غفلت نہ برتے  
اس سے پوری وابستگی اور گہرا تعلق اور غیر معمولی شغف رکھے اس کی تلاوت کے  
بے حساب اجر کا ذخیرہ بھی جمع کرتی رہے اور اس کی تعلیمات و ہدایات پر عمل پیرا ہو کر

۱۔ کشف الظنون ص ۲ ج ۲ - ۲۔ الاتقان ص ۱۵۱ ج ۲، امام سیوطی متوفی ۹۱۱ھ  
۳۔ مفتاح السعادة ص ۵۵۵ ج ۲ از طائش کبری زادہ رومی متوفی ۹۲۲ھ۔



دارین کی فلاح و بہبود سے بھی ہمکنار ہو۔ اسی نیک مقصد سے ان حضرات کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مولف یہ کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔  
اس کتاب کی تالیف کا خاص داعیہ یہ ہوا کہ ۱۹۷۲ء میں جب میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور (اعظم گڑھ) میں تدریسی خدمات کے لئے مامور کیا گیا۔ ترجمہ قرآن مجید بھی تدریس میں آیا۔ طلبہ کبھی کبھی سورہوں کے فضائل دریافت کرتے تھے۔ میں چونکہ مختلف تفسیر کی کتابیں مطالعہ میں رکھتا تھا اس لئے انہیں بعض فضائل بتا دیتا اسی وقت خیال ہوا کہ کیوں نہ سورہوں کے فضائل یکجا کتابی شکل میں جمع کر دیئے جائیں تاکہ اس سے سب کو فائدہ پہنچ سکے۔ اس ارادہ کی تکمیل کے لئے میں صرف سورہوں کے فضائل جمع کرتا رہا۔ پھر یہ خیال ہوا کہ قرآن مجید کے عمومی فضائل بھی شامل کر دیئے جائیں۔ تو اس کی افادیت اور بڑھ جائے گی اس طرح کتاب کے دو باب ہو گئے پھر آداب تلاوت کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ تو اس کا بھی ایک ابتدائی باب تیار ہو گیا۔ باب اول کے خاص آخذ "احیاء علوم الدین" (از امام غزالی متوفی ۵۰۵ھ) اور "الاتقان" (از امام سیوطی متوفی ۹۱۱ھ) ہیں۔ باب دوم و سوم کے آخذ کثیر ہیں۔ ان کی الگ سے ایک تفصیلی فہرست پیش کر دی گئی ہے۔ مزید افادیت کے لئے اسمائے مصنفین اور ان کے سنہ وفات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔

یہ کتاب المجمع الاسلامی مبارکپور (اعظم گڑھ) کی آٹھویں پیش کش ہے یہ ادارہ تصنیف و ترجمہ اور اشاعت کی ایک عظیم تحریک ہے۔

تحریر کی اہمیت و افادیت ہر زمانہ میں گونا گوں رہی ہے۔ قلم کی توانائی آج کی ترقی یافتہ دنیا ہی محض تسلیم نہیں کرتی بلکہ ہمیشہ ہی اس کی طاقت کا اعتراف کیا جاتا رہا ہے اور اس کی قوت کا استحصال بھی ہوتا رہا ہے۔ خود قرآن حکیم اس کی عظمت کی قسم یاد کرتا ہے۔

قلم اور اس کی تحریک کی قسم

وَالْقَلَمُ وَمَا يَسْطُرُونَ

(قلم - آیت ۱)

رب کا کائنات انسانوں پر اپنا فضل و کرم جتاتے ہوئے فرماتا ہے۔

اور تمہارا رب ہی سب سے زیادہ

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الْكَدِيُّ



عَلَّمَ بِالْقَلَمِ  
(علق آیت ۱۴۱۳)  
کرم والا ہے۔ جس نے قلم سے تحریر سکھائی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم فضل اور یہ پایاں کرم ہے کہ اس نے تحریر جیسی بے مثال نعمت انسان کو مرحمت فرمائی۔ اسی سے علوم محفوظ ہوتے ہیں۔ گزشتہ اقوام کی خبریں ان کی سرگزشتیں، ان کے واقعات اور ان کے کلام یہ سب کچھ قلم کی کرشمہ سازیوں ہی سے ضبط میں آئے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
قَدْ وَالْعِلْمُ بِالْكِتَابَةِ  
(العقد الفريد ص ۲۰۶)  
تم تحریر کے ذریعہ علم محفوظ کرو۔

یعنی تمہیں اگر علم محفوظ کرنا اور دوسروں تک پہنچانا ہے تو تمہیں ذریعہ تحریر اختیار کرنا ہوگا۔ آپ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْقَائِمُ  
(بخاری ص ۲۴۲ باب الخطبة ایام منی ۱۴)  
حاضرین غائبین تک میرا پیغام پہنچائیں۔

ذرائع تبلیغ میں تحریر کے علاوہ کونسا ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال پہنچے ہیں۔ اسی تحریر کے ذریعہ قرآن بھی ہم تک پہنچا اور حدیث بھی اور سیرت و تاریخ کی سبھی کتابیں بھی جن سے ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادات کریمہ، خصال حمیدہ اور خصال حق جلیلہ سے واقف ہوئے بلکہ آپ کی زندگی کا ایک ایک ادا سے ہمیں آشنائی ملی۔

اگر تحریر نہ ہوتی تو تفسیر، فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی کون سی کتاب ہمیں پہنچ سکتی۔ یہ سب کچھ تحریر کا احسان دہلیہ ہے اور اس راہ میں اسلاف کرام کی مسلسل کدو کاوشیں پیہم جانفشانی اور عظیم جہاد کا نتیجہ ہے انہوں نے میدان تحریر میں کتنا زبردست جہاد کیا ہے اس کا کسی قدر اندازہ ان کی عظیم تصانیف سے کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ذرائع تبلیغ میں انہوں نے تحریر کو اپنا کراہی اہم ذمہ داری ادا کر دی اور اپنے تحریری کارناموں کی وجہ سے وہ زندہ جاوید بھی ہو گئے اور آنے والی نسلوں کو یہ سبق بھی دے گئے کہ اسلام کی ٹھوس مستحکم اور تاریخی خدمات انجام دینے کے لئے ذریعہ تحریر ہی سب سے اہم اور مستحکم ذریعہ ہے اس سے خدمات بھی پائیدار اور دائمی ہوں گی اور ان خدمات کو انجام دینے والے بھی لافعال زندگیاں



پاسکیں گے۔ پھر حال وہ جعفرات بہت کچھ کر گئے اور امت کو اپنی امانتیں عطا کر گئے۔ اب ہم کہاں تک اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہیں۔ اس کا محاسبہ امت کے ہر صاحب علم کو کرنا چاہیے۔ تحریر ہی وہ ذریعہ ہے جس نے ہزاروں سال پہلے کا پیغام، بخشیں اور گفتگوں ہم تک پہنچائی کیا کوئی اور ذریعہ بھی یہ رول ادا کر سکتا ہے۔

پھر اس حیثیت سے بھی دیکھئے کہ یہی وہ انداز تبلیغ ہے جو نہ صرف اپنے محدود ماحول اور اوقات میں اپنا کام کرتا ہوتا ہے بلکہ آدمی جب کام کر چکا تو اب کچھ بھی کر رہا ہے چل رہا ہے۔ پھر رہا ہے۔ سو رہا ہے۔ جاگ رہا ہے جس حال میں بھی ہے اس کا تبلیغی کام جاری ہے زندہ ہے جب بھی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے جب بھی اس کی تبلیغ جاری ہی رہتی ہے اس طرح یہ ذریعہ تبلیغ متعدی بھی ہے۔

پھر اس پہلو سے بھی غور کیجئے کہ اسی ذریعہ تبلیغ سے ایک انسان اپنی جگہ رہ کر اپنی آواز دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا سکتا ہے نہ اسے سفر کی صعوبتیں جھیلنی پڑتی اور نہ اس کے لوازم کی زحمتیں برداشت کرنی ہوتی ہیں اور نہ دوران سفر کے اوقات و ایام راگنا جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی دیکھئے کہ آج باطل جماعتیں خاص طور سے قلم ہی کی توانائی سے پوری دنیا میں ہاتھ پیرارتے کی کوشش کر رہی ہیں باطل طاقتوں کے جب یہ عزائم ہو سکتے ہیں اور وہ اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے ہر طرح کی تگ و دو کر سکتی ہیں اور اپنے زعم میں خود کو ایک حد تک کامیاب بھی بتا رہی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حق جس کی فطرت ہی میں سر بلندی ہے اسے اگر دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا جائے تو وہ کیوں نہ پہنچے گا وہ یقیناً پہنچے گا اور باطل قوتوں پر غالب آئے گا کیونکہ قرآن کہتا ہے۔

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ

کہ نبی اس دین برحق کو متنام

ادیان (باطلہ) پر غالب کر دیں

كُلِّهِ - (فتح)

اور اسی کو یقیناً سر بلندی ملے گی۔

الْحَقُّ يَكْلِبُهُمْ وَلَا يَكْلِبُهُ

حق سر بلند ہوتا ہے سزاگوں نہیں ہوتا۔

اسی آواز حق کو قلم کی توانائی سے دور دور تک پہنچانے کے لئے ہم نے ایک مجمع

بنایا ہے جو "المجمع الاسلامی" کے نام سے اپنا تعارف حاصل کر چکا ہے یہ مجمع



اپنی ڈھائی سال کی محقر سی عمر میں دوزبانوں (اردو - عربی) میں اپنا کام منظر عام پر لاچکا ہے اللہ شاعر الرحمن دنیا کو اور زبانوں میں بھی یہ کام کرے گا۔ اردو - عربی میں اس کی شائع کردہ کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ میں اس نے اپنی پہلی کتاب "نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمن" ترجمہ کی شکل میں پیش کی تھی۔ اس کتاب میں زیارت قبور کا حکم، اس کے اوقات و آداب اور اس کے لئے سفر، استعانت بالرسول تعظیم آثار و نقوش نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، زیارت روضہ منورہ جنت البقیع اور اس کے گرد و نواح کی قبروں کی زیارت، مسجد قبا کی زیارت، کوہ احد، اس کے شہداء اور اس کی مسجدوں کی زیارت، مدینہ منورہ کے قریب و حواری کی متبرک مساجد، میارک کنوئیں، حرمین شریفین کے درمیان کی مساجد، اور فضائل حرمین شریفین سے متعلق کھوس اور علمی دلائل پر مشتمل سنجیدہ اور محققانہ بحثیں کی گئی ہیں۔ یہ کتاب علامہ عبدالحلیم فرنکی محلی متوفی ۱۲۸۵ھ نے مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر تصنیف فرمائی۔ اس طرح اب سے لگ بھگ سو اسو سال پہلے یہ کتاب لکھی گئی۔ شائع ہوتے ہی یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی کہ ایک سال کے اندر اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اپنی اشاعت کے چند ماہ بعد ہی یہ کتاب سرزمین پاکستان پر مکتبہ فریدیہ ساہیوال سے طبع ہوئی اور وہاں بھی اس کی اشاعت کچھ اور تیز رفتاری سے ہوئی۔ بنگلہ دیش پہنچی تو اس کا بنگالی میں ترجمہ کیا گیا۔ بنگلہ میں ترجمہ کا کام محترمی مولانا عبدالکریم نے انجام دیا۔ رب قدیر مولانا موصوف کو بھرپور صلہ رحمت فرمائے۔

اس طرح یہ کتاب ہندوپاک اور بنگلہ دیش تینوں ممالک میں بیک وقت مقبول ہوئی اور اسے غیر معمولی اہمیت دی گئی۔ ہندوپاک اور لندن تک کے اخبار و رسائل نے اس پر گراں قدر تبصرے شائع کئے۔

"امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں" (از مولانا لیس اختر اعظمی) اس کے شروع میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ قدس سرہا متوفی ۱۳۴۲ھ کا ایک



واقعہ، جاندار اور سائنسٹک انداز میں تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد امام موصوف کے بارے میں وزنی اور اہم شخصیتوں کے تاثرات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ شخصیتیں ایک ہی مکتبہ فکر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ مختلف مکاتب فکر سے وابستہ وہ شخصیتیں ہیں۔ ساتھ ہی ان میں عرب و عجم دونوں ہی کے ارباب علم و دانش ہیں۔ اس طرح یہ کتاب گرانقدر آثار و تاثرات کا ایک حسین گلدستہ بن گئی ہے اس کا پہلا ایڈیشن ہندوستان اور دوسرا ایڈیشن پاکستان المجدد احمد رضا اکیڈمی کراچی سے پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا ہے۔

۳۔ الفصل الموضعی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذہبی (عربی)

یہ امام احمد رضا قدس سرہ کا محقق گراہم اور واقع رسالہ ہے اس میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول "اذا صح الحدیث فهو مذہبی" کا صحیح محمل اور مفہوم پیش کیا گیا ہے اور فقہ حدیث کے چار اہم مراحل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا عربی ترجمہ میرے قلم سے ہے۔ اصل رسالہ سے پہلے حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا محقق تعارف عربی میں پیش کر دیا گیا ہے۔ جس سے قاری کے ذہن پر اچھا اثر مرتب ہو سکتا ہے یہ کتاب مرکزی مجلس رضا لاہور

۴۔ مرکزی مجلس رضا لاہور ایک فعال اور متحرک مجلس ہے مختلف زبانوں انگریزی عربی۔ اردو۔ پنجابی میں اپنی کتابیں شائع کر کے اندرون و بیرون پاک میں ہفت تقسیم کر رہی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ امام احمد قدس سرہ کی شخصیت پر اس کی جانب سے بیسوں کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ماضی قریب میں باہر کی دنیا میں امام احمد رضا کے تعارف کے سلسلے میں اس نے جو کردار ادا کیا اور کر رہی ہے وہ بس اسی کا حصہ ہے۔ رب قدر ارکان مجلس اس کے ارباب قلم اور مخلصین و معاونین کو دارین کے برکات سے نوازے اور اپنی شایان شان صلہ رحمت فرمائے اور مزید دین متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔



سے شائع ہو کر ہندوپاک اور عالم عرب میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی دو ہزار کی تعداد میں مجلس سے شائع ہو چکا ہے جو اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

ارشادات اعلیٰ حضرت (از مولانا عبدالمبین نعمانی) اس کتاب میں فاضل مرتب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی مختلف کتابوں سے آپ کے ارشادات و فرامین جمع کئے ہیں بہت سے فقہ مسائل جن کی عوام و خواص کو ضرورت تھی اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اس طرح تبلیغ احکام کی یہ ایک کامیاب کوشش ہے۔

۵۔ جلد الممتار علی رد المحتار (از امام احمد رضا قدس سرہ)

فقہ کی مشہور کتاب رد المحتار معروف لبشاحی کا یہ ایک عظیم حاشیہ ہے جو فقہ اسلامی میں ایک گراں قدر اضافہ ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد امام احمد رضا کے فقہ کا صحیح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ جب مصنف اس میں بحث کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فقہ کے کلیات و جزئیات مصنف کے سامنے منظر کشی میں اور حرکت قلم سے صفحات قوٹاں پر اترتے چلے آتے ہیں اس میں علامہ شامی جہاں المحتار کے تسامحات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

ارباب "المجمع الاسلامی" نے اس کتاب کا انتہی صفحات پر مشتمل عربی میں مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں علامہ شامی، امام احمد رضا اور جہاں الممتار کا تعارف و تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

۶۔ مقالات امجدی (از علامہ مفتی شریف الحق امجدی)

یہ سات مقالوں کا مجموعہ ہے ان کے موضوعات یہ ہیں۔

- (۱) پیغمبر خدا قانون ساز بھی ہیں۔ (۲) خلافت معاویہ و زید پر ایک نظر
- (۳) تقلید شخصی کی شرعی حیثیت، (۴) اسلامی فکر کی تعمیر نو
- (۵) ارض مقدس اور یہودی تغلب، (۶) یہود کے بارے میں ایک آیت کی تشریح
- (۷) خلائی سفر اور قرآن حکیم — ان تمام موضوعات پر نہایت تحقیق کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے جس موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے اس کے ضروری شوشے گوشے پیش کر دیئے گئے ہیں اور ان میں کوئی تشنگی چھوڑ نہیں رکھی گئی ہے۔



زبان سہل اور رواں ہے اور برجستگی بھی بھرپور ہے جیسے قلم کو جنبش دی گئی ہو اور وہ اپنی پوری توانائی کے ساتھ آگے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہو اور باب علم و تحقیق نے انہیں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

۷۔ تداوین قرآن (از مولانا محمد احمد بھیروی مصباحی)

قرآن کریم کے جمع و ترتیب اور قرآن کی قطعیت و تواتر سے متعلق منکرین اسلام نے بہت سے بے جا شکوک و ادایام پھیلا رکھے ہیں۔ اور انہیں زبردست اعتراضات کی شکل میں پیش کر کے اقوام عالم کو قرآن اور اسلام سے متنفر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضرورت تھی کہ بھرپور تحقیق اور انتہائی متانت و سنجیدگی کے ساتھ ان کا رد و دادر کر کے مشتبہ اور متزلزل اذہان کو مطمئن کیا جائے۔ مولانا مصباحی بھیروی نے ”تداوین قرآن“ لکھ کر یہ اہم ضرورت پوری کی ہے۔ اور بہت سی تاریخی اور تحقیقی معلومات بھی فراہم کر دی ہیں۔ جن کا مطالعہ اہل ذوق کے لئے یقیناً دلچسپی اور علمی فائدے کا سبب ہوگا۔

۸۔ ان کتابوں کے بعد اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس سے ہمارا صرف مقصد

یہ ہے کہ اہل ایمان قرآن عظیم کی طرف متوجہ ہوں اس کی تلاوت کریں اس کا مطالعہ کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، اور یہاں بھی ایک باوقار انسان کی زندگی گزار سکیں اور آخرت میں بھی ایک عظیم منصب اور اعزاز سے سرفراز ہو سکیں۔

اخیر میں میں ارباب المجمع الاسلامی اور دیگر احباب و مخلصین کا شکریہ

ادا کرتا ہوں جو مجھے بار بار اس کام کے لئے متوجہ کرتے رہے گرامی قدر محترم ڈاکٹر

پروفیسر مسعود احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج سکرنہ ضلع نواب شاہ (پاکستان)

اور شیخ جلیل حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب مجددی صدر شعبہ افتاء الجامعة الاشرفیہ

منار کپور۔ اعظم گڑھ کا ممنون ہوں جنہوں نے اس کام میں میری رہنمائی بھی فرمائی اور ہمت

افزائی بھی۔ محب مکرم مولانا محمد نشاۃ البش قصوری (پاکستان) کا بھی شکر گزار ہوں جو بار

بار اس کی تکمیل کی یاد دہانی کرتے رہے۔ اپنے طلبہ کا بھی جو نقل و تبیین وغیرہ بہت سے کاموں

میں میرے معاون و مددگار ہوئے۔

محب مکرم جناب حافظ عبد المعید صاحب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے یہ کتاب شائع

کرنے کا انتظام کیا۔ رب قدیر اپنے حبیب گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طویل  
میری یہ خدمت قبول فرمائے۔ اس کی افادیت عام فرمائے اور مزید اپنے دین کی خدمت  
کی توفیق بخشے۔ وما ذلک علیہ بعزیز۔

اللَّهُمَّ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِأَسَاتِدَتِنَا  
وَلِأَحْيَانِنَا وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ بِجَاهِ حَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآلِهِمَا وَاتَّبَاعِهِمْ أَجْمَعِينَ .

افتخار احمد قادری

المجمع الاسلامی

مبارکپور، اعظم گڑھ

کریم الدین پور، گھوسی، اعظم گڑھ یوپی (ہند)

۱۳۹۹ھ

۱۲ شعبان المعظم (شب بارات)

۱۰ جولائی ۱۹۷۹ء





## آداب تلاوت

آغاز فضائل ایسی حدیث سے کیا جا رہا ہے جس میں تلاوت قرآن حکیم کے آداب بھی ہیں اور تلاوت کا حکم بھی، قرآن کے تقاضے بھی ہیں اور اس کے فضائل بھی

حضرت عبیدہ بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے (ان کو حضور کی صحبت کا

شرف حاصل رہا ہے) وہ کہتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن

قرآن کو تکبیر نہ بناؤ اور اس کی تلاوت کا صیا

حق ہے اس طرح شب و روز کے اوقات میں

اس کی تلاوت کرو اور اس کو کھپلاؤ اور اس

میں جو (معانی اور احکام و قصص) ہیں ان پر

غور و فکر کرو۔ اس امید سے کہ تم کو فلاح و کامیابی

نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو

(کہ دنیا ہی میں اس کا حصول چاہو) اس لئے

کہ اس کا ثواب (بہر حال دنیا آخرت میں) ملے گا۔

اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل قرآن تم قرآن کو تکبیر نہ بناؤ، علامہ

ملا علی قاری لکھتے ہیں: اہل قرآن سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن سے غیر معمولی شغف اور دلچسپی

رکھتے ہیں۔ ان کو خاص طور سے اس لئے خطاب کیا گیا ہے کہ حقوق قرآن کی ادائیگی کی ذمہ داری

ان پر اوروں سے کہیں زیادہ عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن کی رگ و خون میں گھل مل چکا ہے

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل قرآن سے تمام اہل ایمان مراد ہوں۔ کیونکہ قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ

(عموماً) سبھی کے پاس ہوتا ہے یا اہل قرآن سے مراد (مطلقاً) وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمَلِكِيِّ (وكانت

له محبة) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ

الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ

وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ أَمَاءِ

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَلَعَنُوا

وَتَدَابَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفَاحِشُونَ

وَلَا تَعْمَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ

ثَوَابًا يَكْبَرُ

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....



رکھتے ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل بقرہ! اس سے مراد اپنی امت لی ہے جس کو سورہ بقرہ ملی ہے) اہل قرآن ہونا اتنا عظیم شرف اور اعزاز ہے کہ آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے فرشتوں نے امت محمدیہ کو اسی قرآن کی حامل ہونے کی وجہ سے مبارکباد پیش کی تھی۔ امام غزالی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَرَأَ طَبْعَهُ  
دَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ بِأَنْفَعِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتْ  
الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى  
لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ هَذَا طُوبَى  
لِأَحْوَابِ تَحْمِلُ هَذَا طُوبَى  
لِأَلْسِنَةٍ تَنْطِقُ بِهَذَا ۝

بیشک اللہ عزوجل نے سورہ طہ  
ولیس آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے  
ایک ہزار سال پہلے ظاہر فرمائی جب فرشتوں  
نے قرآن سنا انہوں نے کہا اس امت کو  
مبارکباد ہو جس پر یہ قرآن نازل ہوگا اور  
ان سینوں کو حشر وہ ہو جو اس کے حامل ہونگے  
اور ان زبانوں کے لئے بشارت ہو جن سے یہ  
قرآن ادا ہوگا۔

گویا فرشتوں نے امت محمدیہ کو عمومی مبارکباد دی اور جن سینوں میں قرآن حفظ ہوتا ہے اور جو لوگ اُسے پڑھتے ہیں اور قرآن کے الفاظ ان کی زبانوں سے ادا ہوتے ہیں ان کو خصوصی مبارکباد اور بشارت بھی دی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اس قرآن کی حامل امت سے فرماتے ہیں: تم قرآن کو تکیہ نہ بناؤ۔ اس کا دو مفہوم ہے۔ پہلا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو تکیہ بنا کر اس پر سرنہ رکھو یہ خلاف ادب ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کے تحت قرآن سے متعلق بہت سے فقہی جزئیات نقل کئے ہیں۔ مثلاً قرآن کو تکیہ بنانا۔ اس کی طرف پاؤں پھیلانا، اس کے اوپر کسی چیز کا رکھنا۔ اس کی طرف پیٹھ کرنا وغیرہ حرام ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن سے غفلت اور سستی نہ برتو بلکہ اس کے الفاظ ومعانی اور علم و عمل کے تمامی حقوق پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرو اور اس کی تلاوت کا جیسا حق ہے اس طرح شب و روز کے اوقات میں تم اس کی تلاوت کرو۔

مرقاہ ص ۴۱۸ ج ۲ - احیاء العلوم ص ۲۸ ج ۱ - الدار  
مرقاہ ص ۴۱۹ ج ۲



اہل کتاب میں جو کتاب کی تلاوت کرتے تھے قرآن ان کی مدح فرماتا ہے۔  
الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْكِتَابَ  
يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَةٍ أُولَٰئِكَ  
يُؤْمِنُونَ بِهِ .  
(لقمہ ۱۲۱) رکھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آداب تلاوت، احترام و توقیر اور اخلاص و  
محبت ساتھ شب و روز کے اوقات میں قرآن کی تلاوت کا حکم فرمایا ہے اس سے یہاں  
آداب تلاوت کا ذکر یقیناً مناسب ہوگا۔ تلاوت کے آداب ظاہری بھی ہیں اور باطنی  
بھی، آداب تلاوت کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔  
امام نووی نے اس موضوع پر "القیان"، تصنیف فرمائی ہے اور شرح المہذب  
اور "الاذکار" کے اندر بھی شرح و بسط کے ساتھ آداب تلاوت قلمبند کئے ہیں۔  
امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں تفصیل اور بڑی جامعیت کے ساتھ دس  
ظاہری اور دس باطنی آداب تلاوت تحریر فرمائے ہیں۔ ہم اختصار کے ساتھ انہیں پیش  
کر رہے ہیں۔

(۱) تلاوت کرنے والا قبلہ رو سر جھکائے ہوئے ادب و  
وقار کے ساتھ استاد کے سامنے بیٹھنے کی طرح بیٹھ کر تلاوت  
کرے۔ مسجد میں نماز کے اندر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے میں سب سے زیادہ ثواب ہے۔ بلا  
وضو لیٹر پلٹ کر حفظ سے قرآن پڑھنے میں بھی ثواب ہے مگر کم۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا  
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ ذَٰلِكُمْ  
فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِن  
رَّآلِ عَمْرٰن (۱۹۱)  
دہ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے  
اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے یاد کرتے ہیں  
اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر  
کرتے ہیں۔

اس میں اللہ تعالیٰ تینوں حالتوں میں ذکر کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے  
مگر کھڑے ہو کر ذکر کرنے والوں کو سب پر مقدم کیا ہے پھر بیٹھے اور سو کر ذکر کرنے



والوں کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتا ہے۔ اس کے لئے ہر حرف پر ستر نیکیاں ہیں۔ اور جو شخص نماز میں بیٹھ کر پڑھتا ہے اس کے لئے ہر حرف پر پچاس نیکیاں ہیں اور جو شخص نماز کے باہر یا وضو پڑھتا ہے اس کے لئے پچیس نیکیاں اور جو شخص بغیر وضو پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں قرآن دیکھ کر تلاوت کرنا حفظ سے تلاوت کرنے سے افضل ہے اس لئے کہ قرآن کا اٹھانا جھوٹا اور اس کا دیکھنا یہ سب عبادت ہے قرآن دیکھ کر پڑھنے کے فضائل اپنے مقام پر آئیں گے یہاں صرف دو روایتوں پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

طبرانی نے "معجم" میں اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن حفظ سے پڑھنا ایک ہزار درجہ (ثواب) رکھتا ہے اور قرآن دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ رکھتا ہے" ایک اور حدیث میں ہے "قرآن دیکھ کر پڑھنا بن دیکھ کر پڑھنے پر وہی فضیلت رکھتا ہے جو فضیلت فرض کو نفل پر حاصل ہے"۔

(۲) تلاوت کس مقدار میں کرنی چاہئے، صحابہ کرام اور اسلاف عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ اس میں مختلف رہا ہے، بعض حضرات رات دن میں ایک ختم تلاوت کرتے، بعض دو ختم اور بعض تین ختم تک تلاوت کرتے اور بعض ایک ماہ میں ایک ختم کرتے۔ لیکن عام لوگوں کے لئے تین دن سے کم میں ختم کرنا خلاف اولیٰ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَمَّا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ ۖ

جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے اس کو سمجھا نہیں۔  
اس حدیث کا محمل یہی ہے کہ عام طور پر ذہن کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ تین دن سے کم میں پڑھنے والا قرآن سمجھ نہ سکیگا اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا گویا اس میں عام حال کی خبر دی گئی ہے لیکن اگر کوئی تین دن سے کم میں

۱۔ الاتقان ص ۱۷۱ حاشیہ احیاء العلوم ص ۲۸۲ ج ۱ ابن ماجہ ص ۹۷  
ابوداؤد ۱۹۶ ج ۱ ترمذی ص ۱۱۹ ج ۲ نسائی۔



پڑھے تو کوئی حرج نہیں اور وہ بلاشبہ تلاوتِ قرآن کا ثواب پائے گا جیسا کہ مردی  
ہے کہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات ایک ختم قرآن مجید پڑھتے یہ بعض  
حضرات دس دن میں ختم کرتے اور بعض سات دن میں اکثر صحابہ اور اسلاف کا اسی پر  
عمل رہا ہے، بخاری و مسلم کی روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

اقْرَأْ كَأَنِّي سَبْعٌ وَلَا تَزِدْ  
عَلَى ذَلِكَ ۖ

تم قرآن سات دن میں پڑھو اس  
سے زیادہ نہ کرتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ہر جمعہ کو قرآن ختم کرتی ان میں حضرت  
عثمان، حضرت زید بن ثابت، ابن مسعود اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
شامل ہیں۔ علامہ نووی نے ذکر کیا ہے کہ سپہ جلیل بن کاتب صوفی دن میں چار ختم اور  
رات میں بھی چار ختم فرماتے۔ علامہ عینی تحریر فرماتے ہیں حضرت اسود مجہد دن میں اور  
حضرت علقمہ پانچ دن میں ختم کرتے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ ایک گروہ پورا قرآن ایک رات میں یا ایک رکعت میں ختم کرتا۔ علامہ ملا علی قلی  
نے بھی لکھا ہے ایک رکعت میں قرآن ختم کرنے والوں کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ  
عینی مزید لکھتے ہیں سلیم ایک شب میں تین ختم کرتے ابو عبید نے بھی اس کا ذکر کیا ہے صاحب  
"توضیح" نے فرمایا ہے شب و روز کے زیادہ سے زیادہ آٹھ ختم کی ہم کو اطلاع ملی  
ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ مختار مذہب یہ ہے کہ مقدار تلاوت جیسے لوگ ہوں انہیں  
کے لحاظ سے ہوگی جو شخص گہری نظر سے تلاوت کرتا ہے جس سے قرآن کی باریکیاں اور  
معارف کھلتے ہیں ایسے شخص کو اتنی ہی تلاوت کرنی چاہئے کہ جسے وہ پڑھ رہا ہے اسے  
خوب سمجھ سکے اور جو تعلیم یا مسلمانوں کے اہم مسائل اور مقدمات کے فیصلوں میں مصروف

۱۔ انتصار الحق ص ۵۰، ۴۹۔ ۲۔ البدایہ والنہایہ ج ۱۹ ص ۱۹۵ و مرقاۃ ص ۲۷۱۵

۳۔ احیاء العلوم ص ۲۸۳ ج ۱۔ ۴۔ مرقاۃ ص ۴۱۶ ج ۲۔

۵۔ مرقاۃ ص ۴۱۵ ج ۲۔ ۶۔ عمدۃ القاری ص ۶۰ ج ۲۔



ہو۔ اتنی ہی تلاوت کرے کہ ان مسائل اور مقدمات میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور جو اس طرح کے لوگ نہ ہوں ان کو جتنا ممکن ہو تلاوت کریں۔ ہاں ادب جانے اور جلد بازی کی تلاوت کی حد میں وہ داخل نہ ہوں یہ ان سب کا حاصل یہ نکلا کہ بغیر کتاب و کتابت حضور قلب کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کم سے کم جتنا بھی قرآن مجید پڑھا جائے وہ بہر حال باعث ثواب ہے۔ علامہ ابن حجر نے فرمایا جو قرآن سمجھ کر پڑھے اسے بھی ثواب ملے گا اور جو بے سمجھے پڑھے اسے بھی ثواب ملے گا یہ

(۳) حصوں میں بانٹ کر تلاوت کرنا۔

جو ہفتہ میں ایک بار ختم کر سکے وہ قرآن سات حصوں میں تقسیم کرے یہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔ مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی شب میں سورہ بقرہ سے شروع کر کے سورہ مائدہ تک پڑھتے اور سنیچر کی شب میں سورہ انعام سے سورہ ہود تک اور اتوار کی شب میں سورہ یوسف سے سورہ مریم تک اور پیر کی شب میں سورہ طہ سے طسم موسیٰ و فرعون (قصص) تک اور منگل کی شب میں سورہ عنکبوت سے سورہ ص تک اور بدھ کی شب میں سورہ تنزیل سے سورہ حین تک اور جمعرات کو ختم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرآن حصوں میں تقسیم فرماتے مگر اس ترتیب سے نہیں اسی طرح دوسرے صحابہ بھی قرآن حصوں میں تقسیم کرتے ان حصوں کو احزاب قرآن (قرآن کی منزلیں) کہا جاتا ہے یہ

(۴) کتابت قرآن

حسین اور دافح انداز میں قرآن لکھنا مستحب ہے اس زمانہ میں قلمی نسخوں کی بہتات اور فراوانی کی وجہ سے یہ عمل نادر ہے۔

(۵) ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا۔

امام غزالی نے ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے کو مستحب بتایا ہے، احناف کے

۱۔ مرقاة ص ۶۱۶ ۲۶۔ ۲۔ انقصار الحق ص ۵۔

۳۔ احیاء العلوم ص ۲۸۳ ۱۶۔



نزدیک واجب ہے۔ قرآن پڑھنے سے مقصود غور و خوض ہے۔ اور ترتیل اس کے لئے معاون ہے اسی لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرز قرارت بیان کرتیں تو فرماتیں کہ حضور کی قرارت میں ہر حرف الگ الگ اور واضح ہوتا ہے

(۶) دوران تلاوت رونا۔

تلاوت کے ساتھ رونا مستحب ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم قرآن کی تلاوت کرو اور اس کے ساتھ رویا کرو اور اگر نہ رو سکو تو رونے کا سا انداز ہی اختیار کرو گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُونَ (نبی اسرائیل ۱۰۹) وہ (اہل ایمان) روتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قرارت کر رہے تھے اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکیار تھیں ۳۱ (۷) حقوق آیات کا لحاظ رکھنا۔

سجدہ کی آیت آئے تو تلاوت کرنے والا سجدہ کرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور ہائے ہلاکت کہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتا ہے ہائے میری ہلاکت ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ ریز ہو گیا۔ اور اس کو جنت مل گئی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اس لئے میرے حصہ میں جہنم ہے ۳۲ حسب ذیل قرآنی سورتوں میں کل چودہ سجدے ہیں۔

۱۵ احیاء العلوم ص ۴۸ ج ۱ ۵۲ احیاء العلوم ص ۲۸ ج ۱ - ابن ماجہ۔  
۱۶ الاتقان ص ۱۰۷ ج ۱ ۵۳ الترغیب والترہیب ص ۳۱ ج ۳ - مسلم  
ابن ماجہ۔ بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

- ۸ (۱) اعراف (۲) زعد (۳) نمل (۴) بنی اسرائیل (۵) مریم (۶) حج  
(۷) فترقان (۸) نمل (۹) الم تنزیل (۱۰) ص (۱۱) حتم سجده (۱۲) نجم  
(۱۳) اذا السماء انشقت - (۱۴) اقرأ (علق)

آیت سجدہ آئے تو تلاوت کرنے والے اور آواز سے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ حدیث میں ہے تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ ہے۔ شرائط سجدہ شرائط نماز ہی کی طرح ہیں ستر عورت، استقبال قبلہ۔ بدن اور کپڑے کا نجاست اور حدت سے پاک ہونا بیت کرنا۔ کھڑے ہو کر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جانا اور تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا مستحب ہے۔

۸۔ تلاوت کی ابتداء اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ سے کرے اس کے بعد بسم اللہ پڑھنا بھی مستنون ہے۔ تلاوت سے فارغ ہونے کے وقت یہ کلمات کہتے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تبلیغ فرمائی اے اللہ ہمیں اس سے نفع دے اور ہمارے لئے اس میں برکت دے تمام حمد و ستائش اللہ کیلئے جو سارے عالم کا رب ہے میں اللہ ہی قہوم سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں

صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
اَللّٰهُمَّ اِنْعَمَ عَلَیْہِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْہِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔

دوران تلاوت جب آیت تسبیح آئے تو تسبیح و تکبیر کہے اور جب آیت دعا و استغفار آئے تو دعا و استغفار کرے اور جب امید و توقع کی آیت آئے تو مانگے۔

اور جب خوف کی آیت آئے تو پناہ مانگے یہ سب کچھ چاہے زبان سے کہے یا دل ہی میں کہے۔ سبحان اللہ، نفوذ بادلہ، اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنَا، یہ کلمات حسب موقع کہہ لیا کرے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضور نے سورہ بقرہ شروع فرمائی جب بھی رحمت کی آیت آئی حضور نے سوال کیا اور جب بھی آیت عذاب آئی حضور نے پناہ



مانگی اور جب بھی آیت تسبیح و تقدیس آئی حضور نے تسبیح پڑھی۔  
۹۔ آواز کے ساتھ تلاوت کرنا۔

اتنی آواز سے پڑھنا کہ خود سن سکے واجب ہے۔ سب سے تازوں میں بھی اس طرح پڑھنا واجب ہے کہ خود سن سکے اور اگر اس طرح نہ پڑھے گا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

اتنی بلند آواز سے قرآن پڑھنا کہ دوسرا سن سکے ایک صورت میں پسندیدہ اور دوسری صورت میں ناپسندیدہ ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "آیت پڑھنا زور سے پڑھنے پر وہی فضیلت رکھتا ہے جو خفیہ صدقہ کو علانیہ صدقہ پر حاصل ہے، دوسری حدیث ہے: "بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے والا کھلے طور سے صدقہ دینے والے کی مانند ہے؛ ایک اور حدیث میں حضور نے فرمایا: "خفیہ عمل علانیہ عمل پر ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے یہ"

آواز کے ساتھ پڑھنا بھی مستحب ہے، مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت سے آواز کے ساتھ قرآن پڑھتے سنا اور اسے صحیح قرار دیا۔ دوسری حدیث میں حضور نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات میں نماز پڑھنے کے لئے اٹھے تو اسے آواز کے ساتھ قرآن پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ فرشتے اور گھر آباد کرنے والے اس کی قراءت سنتے اور اس کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اگر وہی غرض روایتیں دونوں طرح سے قرآن پڑھنے کے حق میں ہیں، ہاں موقع اور محل الگ الگ ہے، بلا آواز پڑھنے میں ریا اور تصنع کا امکان بہت کم ہوتا ہے جس شخص کو آواز کے ساتھ پڑھنے میں ریا کا اندیشہ ہو اس کے لئے بلا آواز پڑھنا افضل ہے۔ اور جس کو اس کا اندیشہ نہ ہو اور آواز سے پڑھنے میں کسی نمازی کو اذیت نہ ہو تو آواز سے پڑھنا افضل ہے۔ اس لئے کہ اس میں محنت اور عمل زیادہ ہوتا ہے اور اس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچ سکتا ہے اس لئے کہ ایسا کار خیر جس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اس کا خیر سے افضل ہوتا ہے جس کا نفع دوسروں کو نہیں پہنچتا۔  
۱۰۔ خوش آوازی سے تلاوت کرنا۔

۱۔ احیاء العلوم ص ۲۸۵ ج ۱۔

۲۔ ایضاً

۳۔ احیاء العلوم ص ۲۸۶ ج ۱۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

تَرْتَبُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔  
تم اپنی (اچھی) آوازوں سے  
قرآن کو مزین کرو۔

مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتظار فرما رہے تھے حضرت عائشہ تاخیر سے حاضر ہوئیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے تاخیر ہو گئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک شخص کی قرأت سن رہی تھی۔ میں نے اس سے اچھی آواز سنی نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اکٹھے کر تشریف لے گئے اور (اس شخص سے) بہت دیر تک سنتے رہے پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا: یہ ابو حذیفہ کے مولیٰ سالم ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش جس نے میری امت میں ایسے شخص کو بھی بنایا ہے۔

اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرأت سنی تو فرمایا ان کو آل داؤد کی خوش آوازی کا ایک حصہ ملا ہے یہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور کے یہ تعریفی کلمات پہونچے تو انہوں نے (حاضر ہو کر) عرض کیا اگر مجھے معلوم رہا ہوتا کہ حضور سن رہے ہیں تو اور حسین و جمیل انداز میں پڑھتا۔

## آدابِ باطنی (۱) دل سے قرآن کی تعظیم و توقیر۔

کلام کی عظمت اور اس کی رفعت کا خیال جمانا اور اس بات کا تصور رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا عظیم فضل و کرم فرمایا ہے کہ اپنے عرشِ جلال سے اپنی مخلوق کے دلوں میں اپنا جلوہ نازل فرمادیا ہے اور اس پر نظر و فکر کرنا کہ اس نے کس قدر مہربانی فرمائی ہے کہ اپنے اس کلام کے معانی کو جو قائم بذاتہ اور اس کی قدیم صفت ہے اپنی مخلوق کے دماغوں میں جگہ دی ہے۔

۲۔ متکلم کی تعظیم

قرآن کی تلاوت کا آغاز کرتے وقت تلاوت کرنے والے کو اپنے دل میں متکلم اللہ تعالیٰ کی عظمت جمائے رکھنا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ جسے وہ پڑھ رہا ہے وہ انسان کا کلام نہیں۔



۳۔ حضور قلب، دل کا حاضر رہنا اور سخن نفس کا ترک کرنا  
یَسْبِيحُ خُذْ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (مریم ۱۲) کی تفسیر یہ بتائی گئی ہے کہ محنت  
اور کوشش کے ساتھ کتاب کو پڑھاؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت  
اسی کے ہو کر رہ جاؤ کسی اور طرف بالکل توجہ نہ ہو۔  
۴۔ قرآن کے معانی پر غور و فکر کرنا۔

تلاوت کرنے والے کو قرآن کے معانی و مفہم پر غور و توجہ کرنا چاہئے۔ حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ اس عبادت میں کوئی خوبی نہیں جس کو سمجھنا نہ جائے اور  
اس تلاوت میں کوئی خوبی نہیں جس میں قرآن پر غور و فکر نہ کیا جائے۔  
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
سلم نے ایک رات ہمارے ساتھ قیام فرمایا اس قیام میں ایک ہی آیت پڑھتے اور  
دہراتے رہے۔

آیت کریمہ یہ تھی۔  
إِنْ تَعِدْنَا بِهُمْ فَإِنَّهُمْ  
عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ  
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
(مائدہ ۱۱۷)

(اے رب) اگر تو ان کو عذاب  
دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان  
کو بخش دے گا تو تو ہی غالب حکمت والا  
ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ پوری رات یہ آیت پڑھتے رہ گئے۔  
وَأَمَّا زُورُ الْيَوْمِ آيَئُهَا  
الْمُجْرِمُونَ (نیس ۵۹)  
۵۔ سمجھ کر تلاوت کرنا۔

اے مجرمو آج (قیامت کے دن)  
تم الگ ہو جاؤ۔

ہر آیت کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ اس لئے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی صفات، اس کے  
اقوال انبیاء علیہم السلام کے واقعات و قصص، ان کی تکذیب کرنے والوں کی مذمت  
ان کی ہلاکت و تباہی اور جنت و دوزخ کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس طرح سمجھ کر پڑھنے  
میں ایمان و عمل میں استحکام پیدا ہوگا۔

۶۔ قرآن فہمی کی رکاوٹوں سے بچنا۔



اکثر لوگ قرآن کے معانی سمجھنے سے محروم رہ جاتے ہیں اس کی وجہ وہ پردے  
ہوتے ہیں جنہیں شیطان ان کے دلوں پر لٹکا دیتا ہے۔ اس طرح ان پر قرآن کے  
عجیب و غریب اسرار و رموز کھل نہیں پاتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
لَوْلَا اَنَّ الشَّيَاطِينَ  
يَحُومُونَ عَلَى قُلُوبِ بَنِي آدَمَ  
لَنَظَرُوا إِلَى الْمَلَائِكَةِ  
اگر شیطان انسانوں کے دلوں  
پر گھیرے نہ ڈالتا تو وہ ملکوت  
دیکھ لیتے۔

ملکوت کی تفسیر میں امام غزالی لکھتے ہیں: جو جو اس (دیکھنے سننے وغیرہ) سے  
اوجھل ہو اور نور بصیرت سے جس کا ادراک نہ ہو سکے وہ ملکوت سے ہے۔  
۷۔ قرآن کے مضامین کو اپنے لئے سمجھنا۔

تلاوت کرنے والا یہ خیال رکھے کہ قرآن کے ہر خطاب سے وہی مراد لیا گیا ہے  
اگر وہ امر و نہی سننے تو خیال کرے کہ اسے ہی حکم دیا گیا یا منع کیا گیا ہے۔ اگر وعدہ و وعید  
سنے تو اس وقت بھی اس کا اعتقاد یہی ہو کہ اسی سے وعدہ و وعید کی گئی ہے۔ اگر وہ  
گذشتہ اقوام اور انبیاء علیہم السلام کے واقعات پڑھے تو یقین رکھے کہ واقعات  
مقصود نہیں ہیں بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اس سے سبق اور عبرت حاصل کی جائے بغرض  
اس طرح کے ہر خطاب سے تلاوت کرنے والا یہی سمجھے کہ اسے ہی مخاطب کیا گیا ہے  
۸۔ متاثر ہونا

تلاوت کرنے والے کے دل پر اسی طرح کے اثرات مرتب ہونے چاہئیں جس طرح  
کی آیتیں آئیں۔ جس مفہوم کی آیت آئے اس طرح کا اس پر اثر ظاہر ہو اس کے دل پر  
غم و خوف اور امید وغیرہ کی کیفیات پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ  
ذَا ذَكَرُوا اللَّهَ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ  
اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ  
اَدَّوْا نَسُوا اِيْمَانًا وَعَلَىٰ رُءُوسِهِمْ  
يَتَوَكَّلُونَ۔ (الفال ۲)  
ایمان والے وہی ہیں کہ جب ان کے  
سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل  
ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتوں کی  
تلاوت کی جاتی ہے ان کا ایمان ترقی پا جاتا  
ہے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔



قرآن کی معرفت جس قدر کامل ہوگی اسی قدر خشیت اور غم کا دل پر غلبہ ہوگا  
حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم آج جو بندہ بھی قرآن کی تلاوت کرتے  
ہوئے اسی پر ایمان رکھتے ہوئے صحیح کرتا ہے اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کی خوشی  
و مسرت کم ہو جاتی ہے۔ رونا زیادہ ہوتا ہے اور ہنسنا کم ہو جاتا ہے۔ اس کی محنت و  
جانفشانی اور مشقت زیادہ ہوتی ہے اور اس کا آرام و چین اور دلیری و شجاعت  
کم ہو جاتی ہے۔

قرآن کی تلاوت کا حق اس صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ تلاوت میں زبان  
کے ساتھ عقل و دل بھی شریک رہیں۔ زبان کا حصہ حروف کو صحیح طریقے سے ادا کرنا  
عقل کا حصہ معانی کو سمجھنا اور دل کا حصہ نصیحت پذیر ہونا اور اثر قبول کرنا۔ گویا  
زبان صحیح طریقے سے کلمات ادا کرے، عقل ترجمہ کرے، اور دل نصیحت و عبرت  
حاصل کرے۔

#### ۹۔ ترقی کرنا

تلاوت کرنے والا اس حد تک ترقی کرے کہ قرآنی الفاظ جو اس کے کانوں  
سے ٹکرا رہے ہوں انہیں خود سے سنتے کے بجائے گویا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ  
سے سن رہا ہو۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

اِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ  
أَنْ يُعَدَّ ثَرَبُهُ فَلْيَقْرَأْ  
الْقُرْآنَ

جب تم میں کوئی پسند کرے کہ  
اپنے رب سے ہم کلام ہو تو اسے قرآن  
پڑھنا چاہئے۔

گو یا قرآن رب تعالیٰ سے براہ راست ہم کلامی کا ذریعہ ہے۔ حضرت عثمان اور  
حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے اگر دل پاک اور مستحضر ہو۔ تو وہ قرآن  
کی تلاوت سے آسودہ نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل صفائی اور پاکیزگی سے  
اس حد تک ترقی کر جاتے ہیں کہ قرآن میں متکلم یعنی اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے لگتے  
ہیں۔

۱۔ احیاء العلوم ص ۲۹۲ ج ۱  
۲۔ کنز العمال ص ۱۲۸ ج ۱۰  
۳۔ احیاء العلوم ص ۲۹۵ ج ۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



۱۔ خود بینی سے پرہیز کرتا۔

اپنی توانائی و طاقت و غیرہ سے خود کو بیری اور الگ خیال کرنا اس سے مراد یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا اپنی طاقت و قوت اور خود کو پاکیزہ اور ستھرا سمجھنے سے بہت دور رہے اور اس کو اپنی کمزوری کا اعتراف اور احساس رہے۔ جب تنکوں کی تعریف اور وعدہ کی آیتیں پڑھے۔ تو خود کو ان سے کمتر سمجھے۔ اور تضرع اور آرزو کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو انہیں میں شامل کر دے۔ اور جب غضب کی آیات اور گہنگاروں اور کوتاہ کاروں کی مذمت پر مشتمل آیتیں پڑھے تو اپنے اندر خوف و خشیت پیدا کرنے کیلئے خیال کرے کہ کہیں یہ انہیں میں نہ ہو جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُ لظُلْمِي وَكُفْرِي**۔ اے اللہ میں اپنے ظلم اور اپنے کفر (ناشکری) سے معفرت کی درخواست کرتا ہوں۔

ان سے کہا گیا ظلم تو ہو سکتا ہے لیکن کفر کیسے ہو سکتا ہے اس وقت انہوں نے تلاوت کی۔ **إِنَّ الْإِنْسَانَ لظَلُومٌ كَفَّارٌ**۔ بلاشبہ انسان بہت زیادتی کرتے والا بڑا ناشکرا ہے۔ (ابراہیم آیت ۳۲)

**اوقات تلاوت** شب و روز کے سبھی اوقات میں تلاوت کرنا جائز ہے علاوہ نووی نے فرمایا ہے تلاوت کے منتخب اوقات میں سب سے بہتر اندرونِ زمانہ کا وقت ہے۔ پھر رات، اس کے بعد رات کا نصف اخیر اور مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت بھی بہتر ہے۔ دن کا سب سے اچھا وقت صبح کا ہے تلاوت کے منتخب یام یہ ہیں۔ یوم عرفہ، جمعہ، دو شنبہ، جمعرات، رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور مہینوں میں منتخب رمضان المبارک ہے۔ تلاوت قرآن کا آغاز جمعہ کی شب میں اور جمعرات کی شب میں ختم کرنا بہتر ہے۔

ابن ابی داؤد نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کا یہی معمول تھا۔ ختم قرآن رات و دن کے ابتدائی حصے میں افضل ہے۔ دارقطنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جب اول شب میں ختم قرآن کیا جاتا ہے تو ختم کرنے والے کی صبح تک فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور



اگر دن کے ابتدائی حصے میں کیا جاتا ہے تو شام تک فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

امام غزالی نے فرمایا اول دن کا ختم فجر کی دو رکعتوں میں اور اول شب کا سنت مغرب کی دو رکعتوں میں ہونا چاہئے۔ تاکہ اول دن اور اول شب دونوں اس کے لئے ختم میں آجائیں اور اس طرح رات و دن کے تمامی لمحات میں ختم قرآن کی برکتیں پھیل جائیں۔ ابن مبارک سے روایت ہے کہ جاڑے میں اول شب اور گرمیوں میں اول دن میں ختم قرآن مستحب ہے۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے لوگ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے ختم قرآن کے وقت رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی طرح آپ اور حضرت ابن ابوامار سے یہ بھی منقول ہے۔ ختم قرآن کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔

ان حقوق و آداب کی رعایت کے ساتھ جو لوگ تلاوت کریں گے۔ وہی تلاوت کا حق ادا کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی منشا یہی ہے کہ شب و روز کے اوقات میں تلاوت کے حقوق و آداب کی رعایت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی جائے۔ اس حدیث میں مزید فرمایا۔ تم قرآن کو پھیلاؤ۔ شیخ محقق دہلوی اس کی شرح فرماتے ہیں تم اس طرح قرآن پڑھو کہ دوسرے سن سکیں۔ اس کی تعلیم دو۔ درس و تفسیر اور تحریر کے ذریعہ اسے عام کرو۔

علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں۔ ان ذرائع اشاعت کے ساتھ ہی ان کے مطابق عمل کرو۔ تم خود اس کی تعلیم کرو اور دوسروں کے دلوں میں بھی اس کی عظمت بٹھاؤ۔

غرض یہ کہ قرآن کی اشاعت کے جو بھی ذرائع ہوں۔ انہیں استعمال کیا جائے۔ اس کو ہر طرح رواج و فروغ دیا جائے۔ اس کے احکام اس کی تعلیمات اور ہدایات پر خود بھی عمل کیا جائے اور دوسروں کو بھی اس کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور یہ جو قرآن نے ہم پر فرض عائد کیا ہے۔

۱۔ الاتقان ص ۱۲۱۔ ۲۔ احیاء العلوم ص ۱۲۱۔ ۳۔ الاتقان ص ۱۲۱۔  
۴۔ اشعة اللمعات ص ۱۲۱۔ ۵۔ مرقاة ص ۲۱۹۔ ۶۔



کنتم خیرامة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون  
عن المنکر (ال عمران ۳۷ پ ۱۱۰) تم بہترین امت ہو تم لوگوں کے لئے ظاہر کئے  
گئے ہو (تمہاری شان یہ ہے کہ) تم اچھائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہو۔ اس  
فریضہ کی ادائیگی کے لئے اچھی باتوں کا حکم اور غلط چیزوں سے روکنے کی اپنی ذمہ داری  
ادا کی جائے۔ اس کی تعلیم خود بھی حاصل کی جائے اور دوسروں کو بھی دی جائے۔ قرآنی  
علوم میں خود بھی دستگاہ اور مہارت پیدا کی جائے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب  
دی جائے اور یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن  
وعلمہ لے تم میں کا سب سے بہتر وہ ہے کہ جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے۔ اور دوسروں  
کو اس کی تعلیم دے۔

اس کے پیش نظر زبردست افضیلت کا حامل بنا جائے اور اسکے قوانین و  
ضوابط کو اپنے معاشرہ اور اپنے ملک میں نافذ کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے  
آپ خیال کیجئے ہمارے اسلاف نے یہ سب کچھ پوری محنت، جانفشانی، لگن، دلچسپی  
اور ایثار و اخلاص کے ساتھ نہ کیا ہوتا تو کیا آج پوری دنیا میں قرآن کا پھیلاؤ وہی  
ہوتا۔ جو آج ہے دین و دنیا کی کوئی بھی تو ایسی کتاب نہیں جس کو یہ اشاعت یہ مقبولیت  
یہ دوام اور یہ استحکام حاصل ہونکا ہو یا جس کو تحریف و تبدل سے مکمل حفاظت و صیانت  
کی گارنٹی مل سکی ہو۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (حجرات ۱۰۱)  
ہمیں نے قرآن نازل کیا اور ہمیں ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

حضور نے آگے ارشاد فرمایا: تم قرآن کے ساتھ تعقی کر دو اس کا ایک مفہم  
تو وہ ہے جو ترجمہ سے ظاہر ہے۔ یعنی تم خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھو۔ اس کے علاوہ  
علامہ غلام علی قاری نے یہ مفہم بھی لکھے ہیں۔ (۱) تم آواز سے قرآن پڑھو (۲) تم قرآن کے  
کرد و ساری کسی کتاب سے بے نیاز اور مستغنی ہو جاؤ۔ (۳) تم قرآن ہر نم کے ساتھ پڑھو۔  
(۴) تم قرآن کے ساتھ غم و حزن میں مبتلا ہو جاؤ۔ (۵) تم قرآن کے ذریعہ نفس کی بے نیازی  
اور عدم احتیاجی کے خواستگار ہو جاؤ۔ (۶) تم قرآن کے ذریعہ مال و دولت کے امیدوار  
ہو جاؤ۔



ان معانی میں کون رائج اور مختار ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی جنہوں نے مزید فرمایا قرآن میں جو کچھ ہے۔ اس پر تم غور و فکر کرو۔ قرآن کے اندر واضح نشانیاں منع کرنے والی مؤثر آیتیں اور مکمل وعدے و وعید ان سب پر غور و فکر کرو۔ تلاوت قرآن کا مقصد ہی یہ ہے کہ قرآنی مضامین پر غور و فکر اور تدبیر کیا جائے۔ اسی لئے کھڑکھڑ کر قرآن پڑھنا سنت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةِ لَا فِقْهَ فِيهَا وَلَا فِي قِرَاءَةٍ لَا تَدْرِيهَا۔ اس عبادت میں کوئی خوبی نہیں جس کو جانا اور سمجھنا جائے۔ اور اس تلاوت میں کوئی خوبی نہیں جس میں تدبیر نہ ہو۔

امام غزالی فرماتے ہیں کسی آیت کو بار بار پڑھنے ہی سے اگر تدبیر حاصل ہو تو اس آیت کو بار بار دہرانا چاہئے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا۔ اور اس کو پچیس مرتبہ دہرایا۔ جنہوں نے دہرانے کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ بسم اللہ کے وسیع مقام پر تدبیر و فکر فرما رہے تھے یہ ابو سلیمان دارانی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں میں ایک آیت کی تلاوت کرتا ہوں اور چار پانچ رات اسی پر غور کرتا رہ جاتا ہوں اگر میں اس پر تدبیر اور غور و فکر کا سلسلہ نوڑوں تو اس کے آگے بڑھ نہیں سکتا یہ

جنہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ اس طرح قرآن پر غور و فکر اور تدبیر کیا جائے تو توقع ہے فلاح و کامرانی ملے گی۔

آگے جنہوں نے فرمایا تم قرآن کے اجر و ثواب میں جلدی نہ کرو، یعنی دنیا میں قرآن کا معاوضہ نہ لینا۔ دنیا میں قرآن کا معاوضہ اور اس کی اجرت لینا سخت گناہ اور مذمت کا باعث ہے۔ ابو داؤد اور بیہقی کی روایت ہے جنہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بہت سے لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو اس طرح درست کریں گے جیسے تیریدھا کیا جاتا ہے اس کا معاوضہ و اجرت دنیا کے

سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ  
كَأَيِّقَامِ الْقِدْحِ يَتَعَجَّلُونَهُ  
وَلَا يَتَأَخَّلُونَهُ

۱۴ احیاء العلوم ص ۲۸۹ ج ۱  
۱۵ مشکوٰۃ ص ۱۹۱

۱۶ احیاء العلوم ص ۲۸۹ ج ۱  
۱۷ ایضاً



اندر حاصل کرنے کی جلدی کریں گے وقت محدود  
آخرت کے لئے ثواب کی امید نہیں رکھیں گے۔  
قرآن کے الفاظ و کلمات اور حروف کے مخارج و صفات کی رعایت کی بھرپور  
زحمت کریں گے۔ ریا، شہرت اور فخر و مہیابت کی غرض سے فنِ قرارت کا بھرپور مظاہر  
کریں گے یہ

اور وہ دارِ آخرت میں اس کا ثواب پانے کے لئے راضی نہ ہوں گے۔ جلدی کے  
فائدہ کو دیر کے دائمی اور ابدی فائدہ پر ترجیح دیں گے۔ وہ محض دنیاوی فائدہ کے  
لئے اپنے فنِ قرارت کا مظاہرہ کریں گے اور قرآن کے زبردست دائمی اور ابدی ثواب  
کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہ ہوگی۔ نہ آخرت کا ثواب ان کا مقصود ہوگا۔ نہ اس کا خیا  
لے دے کر دنیاوی مفاد و وابستہ ہوگا حضور نے آگاہ فرمادیا کہ لوگو تم اس کا معاوضہ لینے کا  
خیال نہ کرنا۔ قرآن کا بہر حال معاوضہ اور ثواب ہے۔ اگر ان حقوق و آداب کے ساتھ تلاوت  
کی جائے اور اخلاص کے ساتھ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو اس کا اجر مل کر رہے گا  
اس کا کس قدر ثواب اور اس کے فضائل ہیں۔ اس کو انہی حدیثوں میں ملاحظہ کیجئے۔

دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ  
بِهِ النَّاسُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَوَجْهُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ  
لَحْمٌ عَلَيْهِ  
جو قرآن پڑھے اور اس کا عوض  
لوگوں سے کھانا مانگے وہ قیامت کے  
دن اس طرح ہوگا کہ اس کا چہرہ بڑی ہو کر  
رہ جائیگا اس پر گوشت نہ ہوگا۔

رب تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی اجرت و عوض لینے سے سچائے اور اس بھیا تک  
انجام سے محفوظ رکھے۔



# دوسرا باب





## تلاوت قرآن سے افضل عبادت ہے | (۱) حضرت نعمان

بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي  
تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ  
میری امت کی سب سے بہتر عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ عزوجل کی عبادت ہے۔  
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۶)  
میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔

عبادت کی مختلف قسمیں ہیں ان تمام اقسام میں تلاوت قرآن کو افضل بتایا گیا ہے اس طرح جس نے قرآن حکیم کی تلاوت کا حق ادا کیا اس نے اپنی تخلیق کا مقصد پورا کیا۔ ترمذی کی ایک روایت ہے۔

مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ لِيَعْنِيَ الْقُرْآنَ  
اللہ تعالیٰ سے ظاہر ہونے والے قرآن کی طرح کسی اور عبادت کے ذریعہ بندے اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

یعنی قرآن کی تلاوت، اس سے شغف اور اس کے مطابق عمل کے ذریعہ بندے جتنا اللہ تعالیٰ سے قریب ہو سکتے ہیں کسی اور عبادت سے یہ قرب حاصل نہیں کر سکتے اسی مفہوم کی حاکم کی صحیح حدیث ہے ابو داؤد نے بھی اپنی "مراسل" میں اسے روایت کیا ہے۔

إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُونَ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْهَا خَرَجَ مِنْهُ  
بلاشبہ تم اللہ کی جناب میں اس سے ظاہر ہونے والے (قرآن) سے بہتر کسی بھی چیز کے ذریعہ نہیں پہنچ سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں رسائی اور اس سے قرب کا سب سے بہتر ذریعہ اس کا کلام

۱۔ احیاء العلوم ص ۲۸۰ ج ۱ - ابو نعیم فی فضائل القرآن  
۲۔ ترمذی ص ۱۱۵ ج ۲ - الترغیب والترہیب ص ۱۶۰ ج ۱ - اس میں یعنی القرآن کے الفاظ حضرت ابو النضر راوی کا قول ہے۔ ۳۔ الترغیب ص ۱۴۱ ج ۲

ہے اور تمام عبادات و طاعات کا مقصد قرب الہی اور اس کی رضا اور خوشنودی ہے اور یہ بات قرآن سے شفاء اس سے غیر معمولی دلچسپی اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے اس لئے فرمایا گیا تلاوت قرآن سب سے بہتر عبادت ہے اس مفہوم کی اور بھی متعدد روایتیں ہیں۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میری امت کی سب سے بہتر عبادت  
قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ لَہ  
افضل عبادۃ امتی  
قرآن کا پڑھنا ہے۔

دیلی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگوں میں سب سے بڑا عبادت گزار  
تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ لَہ  
اعبد التامین اکثرہ  
وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کریم والا ہے۔

حکیم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میری امت کی سب سے بہتر عبادت  
قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ لَہ  
افضل عبادۃ امتی  
دیکھ کر قرآن پڑھنا ہے۔

اس حدیث میں قرآن دیکھ کر پڑھنا سب سے بہتر عبادت فرمایا گیا ہے اس کی وجہ جیسا کہ آداب تلاوت میں گزری کہ قرآن کا اکھٹانا۔ اس کا چھوٹنا اور اس کا دیکھنا بھی عبادت ہے اس کی مزید تفصیل آگے بھی آئے گی۔

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن  
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ  
کی تعلیم حاصل کی اور دوسروں کو اس کی تعلیم کی  
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ لَہ

۱۔ الاتقان ص ۱۰۴ ج ۱  
۲۔ کنز العمال ص ۱۲۸ ج ۱  
۳۔ البخاری ص ۴۵۲ ج ۱۲، الترغیب والترہیب  
ص ۱۶۳ ج ۳، مسلم، ابوداؤد ص ۲۲۹ ج ۱، ترمذی ص ۱۱۴ ج ۲، نسائی، ابن ماجہ ص ۱۹ ج ۱



قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا کلام سب سے بلند سب سے اونچا اور سب سے بہتر ہے۔ ترمذی۔ دارمی اور بیہقی کی روایت میں ہے۔

وَقَضَىٰ كَلَامَ اللَّهِ عَلَىٰ سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ ۖ

اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلام پر وہی ہے جو خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت و برتری ہے۔

اس لئے قرآن پڑھنا پڑھانا دوسری کسی بھی چیز کے پڑھنے پڑھانے سے افضل ہوگا علامہ ملا علی قاری نے افضل ہونے کی دلیل یہ حدیث بتائی ہے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوحِي إِلَيْهِ

جس نے قرآن پڑھا اس نے گویا اپنے پہلوؤں کے بیچ نبوت رکھ لی ہاں اس کے پاس وحی نہیں آتی

دوسری صحیح حدیث ہے۔

هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ ۖ

وہ قرآن والے اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

جس کا حاصل یہ ہوگا کہ جب سب سے بہتر کلام کلام الہی ہے ٹھیک اسی طرح انبیاء کے بعد سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے پڑھاتے ہیں لیکن پڑھنے پڑھانے میں غلام شرط ہے یہ

علامہ بدر الدین عینی حدیث، خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، کے تحت رقمطراز ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن تمام اعمال صالحہ میں افضل ہے یہ بخاری کی دوسری روایت ہے۔

إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ ۖ

بلاشبہ تم میں سب سے افضل وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی یا دوسرے کو اس کی تعلیم دی

۱۔ ابن ماجہ ص ۱۹۔

۲۔ عمدۃ القاری ص ۳۳ ج ۲۰۔

۳۔ ترمذی ص ۱۱۲ ج ۲

۴۔ مرقاۃ ص ۵۴۳ ج ۲

۵۔ ص ۴۵۲ ج ۲۲۔

اوپر کی روایت اور اس روایت میں دو فرق ہیں ایک تو یہ کہ اس میں تاکید اور  
زور ہے اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اس میں "اَوْ" اور اس میں "وَ" ہے۔ اس روایت  
کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی وہ بھی سب سے بہتر اور جس نے قرآن کی تعلیم  
دی وہ بھی سب سے بہتر۔

امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا میں نے اللہ عزوجل کو خواب  
میں دیکھا میں نے عرض کیا اے میرے پانہار تجھ سے قریب ہونے کا سب سے بہتر ذریعہ  
کیا ہے تو رب نے فرمایا۔ میرا کلام ہے اے احمد، میں نے عرض کیا سمجھ کر یا بلا سمجھے اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا سمجھ کر یا بلا سمجھے۔

**تلاوت قرآن کا ہر حرف دس نیکیوں کے برابر ہے** (۳) حضرت  
عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ  
عِشْرُ امْتَالِهَا لَا أَقُولُ الْعَرَفُ  
الْف حَرْفٌ وَ لَام حَرْفٌ وَ  
مِيم حَرْفٌ  
جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف  
پڑھا اس کے لئے اس کے عوض ایک  
نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا  
ہے میں نہیں کہتا الح میں ایک حرف ہے  
(بلکہ) الف ایک حرف، لام ایک حرف  
اور میم ایک حرف۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کا ہر حرف ایک مستقل نیکی بلکہ ہر حرف  
حرف ایک نیکی ہے اور دوسرے اعمال کا حال یہ ہے کہ ہر عمل کو ایک نیکی شمار کیا جاتا ہے  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ  
عِشْرُ امْتَالِهَا۔ (العام ۱۶۱)  
جس نے ایک نیکی کی اس کو دس نیکی  
کا اجر ملے گا۔

۱۔ احیاء العلوم ص ۲۸ ج ۱ -  
۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۶ - ترمذی ص ۱۱۵ ج ۲ - دارمی، الترغیب والترہیب  
ص ۱۶۳ ج ۳ -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



۶۱

اور یہ دس گنا اجر کم سے کم ہے ورنہ

اللہ اور بھی جس کے لئے چاہتا ہے

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ

يَشَاءُ۔

اضافہ فرماتا ہے۔

» الحمد « میں تین حروف ہیں اور ہر حرف مستقل ایک نیکی ہے اور نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا اس طرح » الم « کا اجر کم سے کم تیس نیکیوں کے برابر ہوگا۔ علامہ ملا علی قاری نے لکھا ہے » الم « سے مراد اگر سورہ بقرہ کا پہلا لفظ ہے تو الف و لام اور میم کے تلفظ میں تین تین حروف ہیں کل نو حروف ہوئے اس طرح ان کا ثواب نو گنا ہوگا اور اگر الحمد ترکیف کا » الحمد « مراد ہے تو تیس نیکیوں کا اجر ملے گا یہ

ابن ابوشیبہ اور طبرانی کی روایت میں ہے » جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے عوض ایک نیکی لکھ دی گئی میں نے کہوٹکا » الحمد ذلک الكتاب سین ، الف ، لام ، میم ، ذال ، لام اور کاف یعنی سب جداگانہ حروف ہیں اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کی روایت میں بھی » الم « سے مراد سورہ بقرہ ہی کا ابتدائی لفظ ہے کیونکہ اس روایت میں الحمد کے بعد ذلک الكتاب موجود ہے اور ایک روایت دوسری روایت کی تفسیر ہوتی ہے ۔ بیہقی کی روایت میں ہے » بسم اللہ « کو ایک حرف نہ کہوں گا بلکہ » با ، سین اور میم اور الحمد کو ایک حرف نہ کہوں گا بلکہ الف ، لام اور میم سب الگ الگ حروف ہیں اور ان کا شمار ایک مستقل نیکی کا ہوگا یہ

عالم کی ایک اور روایت ہے جس میں قرآن حکیم کے ایک جامع تعارف کے ساتھ یہ حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ تلاوت قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا اجر و ثواب ملے گا یہ حدیث بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے » بلاشبہ یہ قرآن اللہ کی ددی ہوئی عمدہ ہذا ہے تم اس کی عمدہ غذا کو طاقت بھر قبول کرو بیشک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے اور روشن قر ہے ، نفع بخش علاج ہے جس نے اسے تھام لیا اس کے لئے بچاؤ کا سامان ہے اور



جس نے اس کی پیروی کی اس کے لئے وہ نجات ہے اس میں کچی نہیں کہ اسے درست کیا جائے وہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کیا جائے اس کے عجائب (علوم و معارف) ختم نہیں ہو سکتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے کہنگی نہیں آتی تم اس کی تلاوت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی تلاوت پر ہر حرف کے عوض دس نیکیوں کا اجر و ثواب عطا کرے گا۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الہم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یہ

### قرآن ہر فتنے سے نجات کا سامان ہے (۴) حضرت حارث العور (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک بار مسجد سے گذرا اس وقت لوگ (بے مقصد) باتوں میں منہمک تھے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو اس کی خبر دی انہوں نے (حیرت سے) کہا کیا لوگوں نے واقعی ایسا کیا میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا۔

أَمَّا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا تَسْكُونُ فِتْنَةً قُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْقَصْدُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَابٍ قَضَاهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ اللَّهِ الْمَتَيْنِ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ

سنو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے کہ (لوگوں کے غلط باتوں میں پڑنے کی وجہ سے) جلدی آپ فتنہ ہو گا میں نے عرض کیا اس سے نکلنے کی کیا صورت ہو گی حضور نے فرمایا اللہ کی کتاب اسی میں تم سے پہلے کی خبریں بھی ہیں اور آئندہ وقت کی پیش گوئیاں بھی اور حال کیلئے سکس رہنمائی بھی یہ کتاب فیصلہ کن بخیرہ کتاب ہے کوئی مذاق کی چیز نہیں جو جابر و مغرور اسے چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ پارہ پارہ تر تیر کر دے گا اور جو اس سے ہٹ کر کہیں



هُوَ الَّذِي لَا تَرِيغُ بِهِ  
الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ  
الْأَكْسَنَةُ وَلَا يَشِيخُ مِنْهُ  
الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ  
الرَّدِّ وَلَا يَنْقُضُ عَجَائِبُهُ  
هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْجِهْ الْجِنَّ  
إِذْ سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا  
سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي  
إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ  
مَنْ قَالَ بِهِ مَدَقَّ وَ  
مَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِدَّ وَمَنْ  
حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ  
دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى  
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور رشد و ہدایت چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ  
صحیح راستے سے ہدایت دے گا (اور وہ گھٹا  
ٹوپ تیرگیوں میں بھٹکتا ہی رہے گا) یہ کتنا  
اللہ تعالیٰ کی مضبوطی اور دانشمندانہ  
پند و نصیحت ہے اور یہی سید ہمارا رستہ  
ہے یہ وہ ہے جس کے سبب خواہشات  
کو غلط رحوں پر لگنے سے روکا جاسکتا ہے  
(اور ان پر مکمل قابو پایا جاسکتا ہے) اور نہ  
زبانیں اس میں کسی طرح کا غلط ملط کر سکتی  
ہیں اور نہ اس سے علماء آسودہ ہو سکتے ہیں  
اور اسے کتنا ہی پڑھا جائے اس میں کمنگی نہیں  
آسکتی اس کے عجائب و علوم و معارف ختم  
نہیں ہو سکتے یہ وہ قرآن ہے کہ جب جنوں  
نے اسے سنا تو وہ بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے  
”ہم نے قرآن سنا عجیب چیز ہے جو رشد و  
ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس  
پر ایمان لائے جو اس کے مطابق کہے گا وہ  
سیج کہے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اسے اجر  
ملے گا اور جو اس سے فہیدہ کرے گا انصاف کا  
فیصلہ کرے گا اور جو لوگوں کو اس کی طرف  
بلائے گا وہ انہیں سیدھے راستے کی رہنمائی  
کرے گا۔

جہاں سے راوی کا گزر ہوا تھا وہاں لوگ مسجد کے اندر قرآن سے شغف اور



اس کی تلاوت کے بجائے طرح طرح کے واقعات اور لالچیں باتوں میں مصروف تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس کی خبر ملی تو آپ لوگوں کے اس افسوس ناک حال سے متاثر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش کیا جس میں حضور نے ایک فتنہ ظاہر ہونے کی خبر دی حضرت زہد بن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی کہ عنقریب ایک فتنہ اٹھے گا حضور نے دریافت فرمایا اس سے بچنے کی کیا شکل ہوگی حضرت جبریل نے کہا اللہ کی کتاب ۔

فتنہ کی شرح میں علامہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ابن ملک نے فرمایا اس سے صحابہ کے مشاجرات یا تاتار کا ظہور یا فتنہ و جال یا دابة الارض مراد ہے ۔

ان تمام فتنوں سے نجات کی ضمانت اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے قرآن سے شفاعت اور پوری وابستگی ان سب سے بچائے گی اور مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کا اجمالی اور جامع تعارف بھی کرایا کہ اس میں گزشتہ قوموں کے صحیح واقعات بھی ہیں اور مستقبل میں ہونے والی باتیں بھی اور حال کے لئے مکمل رہبری بھی اس میں ہے سی لا تناسی خصوصیات اور عجائبات ہیں، انسانوں ہی نے نہیں جنوں نے بھی اسے قرآن سراپا عجب کہا ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَادَّبُوا  
عَرَابِيَّهٖ ۔ ۱۵  
غرائب علوم و معارف و رموز و اسرار تلاش کو

**تلاوت قرآن کا ثواب کم سمجھنے والے کو تنبیہ** (۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو

رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَحَدِ آيَاتِهِ  
فَمَا يَعْلَمُ مَعْنَاهَا  
فَلْيَعْلَمْ أَنَّ لَهُ بِهَا ثَوَابٌ كِذَا ثَوَابِ مَنْ قَرَأَ آيَةً وَفَهِمَ مَعْنَاهَا

۱۵ مرقاة من ۵۹۱ ج ۲

۱۶ احیاء العلوم من ۲۹۴ ج ۱ - مصنف ابن ابی شیبہ ، ابو یعلیٰ موسیٰ و شعب  
الایمان الذہبی -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اَفْضَلُ مَسَاءٍ اَوْ قِيَمَةٍ فَقَدْ  
اَسْتَصْفَرَ مَا عَظَّمَهُ اللهُ تَعَالٰی  
سے بڑھ کر کسی کو ثواب ملا تو اس نے یقیناً  
اس کو معمولی سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم  
کیا ہے۔

تلاوت قرآن کا اتنا زبردست ثواب ہے کہ تلاوت کرنے والے نے اگر یہ  
سمجھا کہ اس کے جیسا ثواب کسی اور کو کسی عبادت پر ملا تو اس نے اسے معمولی سمجھا  
جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ تلاوت عظیم ترین عبادت ہے۔  
اس حدیث میں سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ تلاوت قرآن کے اجر و ثواب کو  
ہرگز ہرگز کوئی معمولی نہ سمجھے اللہ تعالیٰ نے اس کا زبردست ثواب مقرر کر رکھا ہے  
قرآن کی مشغولیت ذکر و دعا سے افضل ہے (۶) حضرت  
ابوسعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ  
مَنْ ذَكَرَنِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ  
اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ  
وَفَضْلُ كَلَامِيْ مِنَ اللهِ عَلَى سَائِرِ  
الْكَلَامِ كَفَضْلِيْ مِنَ اللهِ عَلَى  
خَلْقِهِ  
جس کو قرآن میرے ذکر اور مجھ  
سے سوال کرنے کا موقع نہیں دیتا  
میں اس کو مانگنے والے سے زیادہ  
دیتا ہوں اللہ کے کلام کی فضیلت سارے  
ہی کلام پر وہی ہے جو اللہ کو تمام مخلوق  
پر فضیلت ہے۔

قرآن میں مشغول ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کو یاد کرنا اس سے معافی پر غور و  
فکر کرنا اس کے علوم و معارف میں منہمک ہونا، اس کے مطابق عمل کرنا۔  
شیخ عارف ابو عبد اللہ بن نجیف قدس اللہ سرہ سے منقول ہے، "قرآن میں  
مشغول ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے تقاضوں کا اہتمام کیا جائے اس کے فرائض  
پہ عمل کیا جائے اس کے معارف اور منہیات سے بچا جائے کیونکہ آدمی جب اللہ

۱۔ احیاء العلوم ص ۲۷۹ ج ۱۔ طبرانی

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۶ ترمذی ص ۱۱۶۔ حارمی و شعب الایمان از بیہقی



تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اس کو یاد کرتا ہے گو اس کی نماز و روزے کم ہی کیوں نہ ہوں اور جب وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا ہے اس کی نماز و روزے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں یہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کے تحت راقم ہیں: دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کو میرا ذکر محمد سے سوال کرنے کا موقع نہیں دیتا میں اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ عطا کرتا ہوں اس طرح ذکر و دعا سے افضل ہوا اور قرآن ذکر و دعا دونوں سے افضل اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ذکر و دعا قرآن کا جزو ہے اور قرآن کل کا کل اور سب کا سرچشمہ ہے یہ

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

## صاحب قرآن کا اعزاز

سلم نے فرمایا۔

صاحب قرآن قیامت کے دن آئے گا۔ قرآن کہے گا اے پالتہار اے آراستہ فرما دے چنانچہ اسے عزت و شرف کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا اے پروردگار اے اور نواز اس کے بعد اسے عزت و شرف کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا اے رب اس سے راضی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر صاحب قرآن سے کہا جائیگا تم قرآن پڑھو اور اوپر چڑھو اور وہ ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بڑھتا چلا جائے گا۔

يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ  
يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبِسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ  
ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبِسُ  
حُلَّةَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ  
يَا رَبِّ اذْهَبْ عَنْهُ فَيَرْفَعُ عَنْهُ  
فَيَقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقُ وَيُرَدُّ  
بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٍ ۝

۱۔ مرقات ص ۲۵۹ - ۲ اشعة اللمعات ص ۱۴۱ ج ۲

۳۔ الترغيب والترهيب ص ۵۸۵ ج ۲ ترمذی ص ۱۱۵ ابن خزيمة و

حاکم (۱) ۱۱۵ ج ۲ (۲) ۲۳۱ ج ۱ (۳) ۲۴۶ -



دور قیامت صاحب قرآن یعنی قرآن کا اہتمام کرنے والوں اس کی تلاوت اس کا مطالعہ اور اس کے معانی سمجھنے والوں کو یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ قرآن کی سفارش سے ان کو عزت و شرف کے تاج اور اعزاز کے لباس سے آراستہ کیا جائے گا اور انہیں حکم دیا جائے گا کہ جنت کے بلند درجوں میں چڑھتے چلے جائیں دوسری روایت میں ہے کہ ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوں گے۔

ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - ابن حبان - ابن خزیمہ اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

يُقَالُ لِمُصَاحِبِ الْقُرْآنِ  
اِشْرَافًا وَارْقًا وَرَقْلًا كَمَا  
كُنْتَ شَرِيفًا فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ  
مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ  
تَقْرَأُهَا يَه

صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھو اور اوپر چڑھو اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ یقیناً تمہاری منزل اس آخری آیت کے پاس ہے جسے تم پڑھو گے۔

خطابی نے فرمایا روایت میں آیا ہے کہ قرآن کی آیات کا عدد جنت کے درجوں کے برابر ہے قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا تم درجوں میں اس کے بقدر چڑھو جتنی تم قرآن کی آیتیں تلاوت کرتے تھے چنانچہ جو شخص پورا قرآن پڑھ لے گا وہ آخرت میں جنت کے آخری درجہ پر قافلہ ہوگا اور جو قرآن کا ایک حصہ پڑھے گا ان آیتوں کی تعداد کے لحاظ سے درجوں میں اس کی ترقی ہوگی جس کا حاصل یہ ہوا کہ جہاں پڑھنے کی انتہا ہوگی وہیں ثواب و جزا کی انتہا ہوگی جس درجہ پر اس کی تلاوت ختم ہوگی اسی درجہ پر وہ فائز ہوگا

علامہ ملا علی قاری رقم طراز ہیں۔ دانی نے فرمایا ہے اس بات پر اجماع ہے کہ آیات قرآنی کی تعداد چھ ہزار ہے۔ چھ ہزار سے زائد کہتی ہیں اس میں اختلاف ہے اور یہ سب اقوال ہیں (۱) دو سو چار آیتیں (۲) چودہ آیتیں (۳) انیس آیتیں



(۴) پچیس آیتیں (۵) پچیس آیتیں۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ صاحب قرآن کی پیہم اور مسلسل ترقی ہوتی ہی رہے گی جس طرح تلاوت ختم ہوتے وقت تلاوت یہ چاہتی ہے کہ اسے پھر اس طرح شروع کیا جائے کہ سلسلہ ٹوٹے نہیں اسی طرح تلاوت ہوگی اور نہ ختم ہونے والے درجوں میں ترقی ہوگی یہ تلاوت اہل قرآن کے لئے اس طرح ہوگی جیسے فرشتوں کے لئے تسبیح یہ تلاوت لطف اندوزی میں دخل انداز نہ ہوگی بلکہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس ہوگی۔

رام ہرمزی کی حدیث میں ہے کہ صاحب قرآن رات دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کا التزام کرے گا تو قرآن اسے یاد رہے گا اور اگر التزام نہ کرے گا تو بھول جائے گا۔ بخاری وغیرہ نے روایت کی ہے جو قرآن یاد کرنا چاہتا ہے پھر اسے حفظ کرنے سے پہلے ہی وفات پا جاتا ہے اس کے پاس قبر میں ایک فرشتہ آتا ہے وہ اسے قرآن سکھاتا ہے اور وہ اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ قرآن اسے یاد ہو چکا ہوتا ہے۔ طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے۔ جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس سے نکل جانا چاہتا ہے مگر یہ اسے چھوڑنا نہیں یعنی جو قرآن یاد رکھنا چاہتا ہے مگر بھول بھول جاتا ہے پھر یہ شخص کوشش کرتا ہے کہ بھولنے نہ پائے اس کے لئے دوا جرہ ہے۔ اور جو اس کا بہت شوق رکھتا ہے اور وہ اس پر قابو نہ پاتا ہو اس پر اس کو قدرت حاصل نہ ہوتی ہو مگر یہ اسے چھوڑتا بھی نہ ہو۔ اللہ ایسے شخص کو قیامت کے دن شرف اہل قرآن سے اٹھائے گا۔ حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو قرآن پڑھتا ہے گویا وہ اپنے پہلوؤں کے بیچ نبوت رکھ لیتا ہے مگر اس کے پاس وحی نہیں آسکتی۔ صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ نادانی کرنے والوں کے ساتھ نادانی سے پیش آئے جبکہ اس کے سینے میں اللہ کا کلام ہے۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں حدیث میں جو لفظ منزل آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ حفظ و تلاوت میں جو بندہ کامرتبہ ہوگا اسی لحاظ سے اسے منصب و اعزاز ملے گا کیونکہ دین کی یہ ایک بنیادی بات ہے کہ کتاب اللہ پر عمل کر نیوالا اس پر تہذیب اور غور و فکر کرنے والا حافظ اس تلاوت کرتے وقت اسے افضل ہے جو عمل اور تہذیب سے عاری ہوتا ہے اس میں کیا شبہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ



عہد سے بڑے حافظ اور ان سے زیادہ تلاوت کرنے والے حضرات موجود تھے مگر آپ ان سب سے مطلقاً افضل تھے اس لئے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی معرفت اس پر تدبر اور اس پر عمل کرنے میں آگے تھے اگر ہم اسی صورت کو رائج اور صحیح قرار دیں اور یہی دونوں شکلوں میں بہتر اور کامل تر ہے تو وہ درجے جن کا تلاوت کرنے والا مستحق ہوگا ان سے مراد ان درجوں پر چڑھنے والا ہوگا اس وقت قیامت میں تلاوت کا اندازہ اس کے عمل کے اندازہ سے ہوگا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مکمل اور پھر پورے پھر آپ کے بعد آپ کے امتیوں کو ان کے دین اور معرفت یقین کے مرتبہ کے لحاظ سے یہ حاصل ہوگا اس طرح جو جس قدر اس پر تدبر اور عمل کرے گا اتنا ہی گویا وہ قرآن پڑھ سکے گا،

علامہ طیبی کے اس بیان کئے ہوئے معنی و مفہوم کے بارے میں علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ بہتر، بہت عمدہ زیادہ واضح اور روشن تر معنی ہے اس لئے کہ اس کا ثبوت اس حدیث سے فراہم ہوتا ہے کہ جو قرآن پر عمل کرتا ہے گویا وہ اسے ہمیشہ پڑھ رہا ہے گو وہ بظاہر تلاوت نہ کر رہا ہو اور جو قرآن پر عمل نہیں کرتا گویا وہ اسے نہیں پڑھتا خواہ وہ اسے ہمیشہ پڑھتا ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ  
لِّنَذِرَ بَشَرًا مِّنْ آيَاتِهِ وَلِيَذَّكَّرَ  
أُولُو الْأَلْبَابِ  
ہم نے آپ کی طرف مبارک کتاب  
نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و  
فکر کریں اور عقل و دماغ والے لقیحت  
پذیر ہوں۔ (ص ۲۹)

اس لئے محض تلاوت اور حفظ کی وہ حیثیت نہ ہوتی جس پر جنت کے ان اونچے درجوں کا دار و مدار ہے بلکہ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے سمجھے بے غور کئے تلاوت کا کچھ ثواب نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ صرف تلاوت کا بھی عظیم ثواب ہے۔

تعلیم قرآن مرغوب ترین مال سے بہتر ہے  
حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت



ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ہم صفہ میں تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَعْدُوَكُمْ  
يَوْمَ إِلَى بَطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِي  
بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِائِهِمْ  
وَلَا قَطْعَ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كُلُّنَا نَحِبُّ ذَٰلِكَ

قَالَ أَفَلَا يَعْدُو أَحَدُكُمْ  
إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ  
آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرُكُمْ  
مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرُكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ  
وَأَرْبَعَ خَيْرُكُمْ مِنْ أَرْبَعٍ وَخَمْسَ  
أَعْدَادٍ مِنْ الْإِبِلِ

تم میں کا کون چاہتا ہے کہ صبح کو بطن  
یا عقیق جائے پھر بلا کسی گناہ (چوری یا غصب  
وغیرہ) کا ارتکاب کئے یا رشتہ توڑے بغیر  
دو بڑے گویان والی اونٹنیاں لیتا آئے  
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سبھی یہ چاہیں گے  
آپ نے فرمایا تو کیوں نہیں تم میں سے کوئی  
مسجد جاتا اور کتاب اللہ کی دو آیتوں کی  
تعلیم دیتا یا انہیں پڑھتا یہ دو آیتیں اس  
کے لئے دو بڑے گویان والی اونٹنیوں سے  
بہتر ہوں گی اور تین (آیتیں) اس کے لئے  
تین (اونٹنیوں) سے بہتر اور چار آیتیں  
اس کے لئے چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی  
اسی طرح جتنی آیتیں سیکھائے یا پڑھے  
اتنی اونٹنیوں اور اونٹوں سے بہتر ہوں گی۔

اصحاب صفہ مہاجرین کے فقراء تھے انہوں نے مسجد کی ایک سایہ دار جگہ میں مستقل  
اقامت اختیار کر رکھی تھی قاموس میں ہے اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے یہ حضرات  
مسجد نبوی کے چوترہ پر رات گزارتے تھے ابو نعیم نے "حلیہ" میں ان کی تعداد ستو سے  
بھی زیادہ بتائی ہے ان کی تعداد گھٹی بڑھتی رہتی کبھی کبھی تو دو سو تک رہی ہے۔ صفہ مسجد  
کے پچھلے حصے میں ایک چوترہ تھا یہ مسافرین کے لئے بنایا گیا تھا۔ بعض کا کہنا ہے کہ صفہ  
مسجد نبوی کے اندر ایک خاص جگہ کا نام ہے۔

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۱۶۴ ج ۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۳۔ ابوداؤد ص ۲۲۹

مسلم ص ۲۷۰ ج ۱۔



شیخ محقق دہلوی نے لکھا ہے صفحہ سے مراد مسجد کے سامنے کی چھت والی جگہ ہے۔  
بطمان و عشیق مدینہ منورہ میں دو جگہوں کے نام ہیں وہاں اونٹوں کا بازار لگتا تھا حدیث  
میں اونٹ اور اونٹنی کا ذکر اس لئے فرمایا گیا ہے کہ عربوں کا یہ محبوب ترین مال ہے۔  
اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو باقی رہنے والی  
چیزوں کا ترغیب دے رہے ہیں اور فنا ہونے والی چیزوں سے ان کی توجہ اور رغبت ہٹا  
رہے ہیں۔ اس مفہوم کو آسانی سے ذہنوں میں اتارتے کے لئے تمثیل کا انداز اختیار کیا گیا ہے  
ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا کتاب اللہ کی ایک آیت کے علم یا اس کے ثواب کے مقابلہ  
میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اس لئے کہ دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز یا خود پوری دنیا فنا ہونے  
والی ہے لیکن ایک آیت کا علم یا اس کے پڑھنے کا ثواب دائمی ہے وہ فنا ہونے والا نہیں۔  
علامہ ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں شیخ ابوالحسن بکری قاریس سرہ کا یہ واقعہ  
نقل کیا ہے آپ مکہ تشریف لے جا رہے تھے جہاز سے اترے تو ان سے ان کے ارادتمندوں  
نے جہدہ میں تھوڑے سے قیام کے لئے درخواست کی یہ لوگ تجارت پیشہ تھے ان کا مقصد  
یہ تھا کہ شیخ کے قیام سے ان کی تجارت میں برکت ہو اور یہ مقصد انہوں نے چھپا رکھا تھا  
حضرت شیخ نے قیام کرنے سے انکار فرمایا اور ایسا عذر پیش کیا جس سے اصل راز کھل نہ سکا  
انہوں نے سمجھا نہیں اور اصرار کیا۔ اور اڑ کر درخواست کی تب شیخ نے فرمایا اس سفر میں نہیں  
کیا نفع ہوا اور زیادہ سے زیادہ کتنا نفع حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اس کا مدار  
حالات اور مال پر ہے اور سب سے زیادہ نفع یہ ہے کہ ایک درہم کا دو درہم ہو جائے اس  
وقت شیخ مسکرائے اور فرمایا تم اتنے معمولی سے نفع کے لئے اتنی محنت و جانفشانی کر سکتے ہو  
تو ہم حرم شریف میں نیکیوں کا ہزار گونہ اور لاکھ گونہ اجر کیسے چھوڑ سکتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہے ایک نیکی حرم مکہ میں ایک لاکھ کے برابر ہے۔

اس واقعہ میں وقتی اور دائمی نفع، مادی اور حقیقی نفع کا فرق واضح ہے۔  
حدیث شریف میں یہی بات کہی گئی ہے کہ دنیا کی مرغوب سے مرغوب ترین چیز کی ایک  
آیت کے علم یا اس کی تلاوت کے دائمی اور ابدی نفع و ثواب کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں



مسلم کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ  
إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ  
خَلْفَاتٍ عِظَامٍ سَمَانٍ قُلْنَا  
نَعَمْ قَالَ قُلْتُ آيَاتٍ يَقْرَأُ  
بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ  
خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلْفَاتٍ  
عِظَامٍ سَمَانٍ

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ  
جب وہ اپنے اہل و عیال میں پہنچے تو  
تین حاملہ فریبہ بھاری بھر کم اونٹنیاں پائے  
ہم نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم) حضور نے فرمایا تو سنو تم میں سے  
کوئی تین آیتیں نماز میں پڑھے یہ تینوں  
آیتیں اس کے لئے تین حاملہ فریبہ بھاری بھر کم  
اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

عربوں میں حاملہ اونٹنیاں سب سے عمدہ اور مرغوب اونٹنیاں سمجھی جاتی تھیں  
حضور نے فرمایا نماز کے اندر قرآن کی تین آیتوں کا پڑھنا اس قسم کی تین اونٹنیوں سے  
بہتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں قرآن پڑھنا خارج نماز قرآن پڑھنے سے  
افضل ہے۔ کیونکہ پہلی حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ تین آیتوں کا پڑھنا تین بڑے گویاں کی اونٹنیوں  
سے بہتر ہے اور اس حدیث میں فرمایا گیا کہ تین آیتوں کا پڑھنا تین حاملہ فریبہ بھاری بھر کم  
اونٹنیوں سے بہتر ہے اور عربوں میں حاملہ اونٹنی غیر حاملہ اونٹنی سے کہیں زیادہ مرغوب اور  
محبوب ہوتی ہے نماز میں تلاوت کا کس قدر ثواب ہے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

**مومن اور منافق کی تلاوت کا فرق ایک اچھی مثال سے** ⑨ حضرت ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ مِثْلُ الْأُتْرُجَةِ  
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ  
وَمِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ

اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت  
کرتا ہے اترجہ میوہ کی طرح ہے جس کی  
خوشبو پاکیزہ اور مزہ عمدہ ہوتا ہے  
اور اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت



نہیں کرتا کھجور کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ شیریں ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے کھول کی طرح ہے جس کی خوشبو پاکیزہ اور مزہ تلخ ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا مختل (اندھن) کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ ہوتا ہے۔

الْقُرْآنَ مِثْلُ الْمَثَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَ مِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ لِي

اترہ ایک بہت عمدہ قسم کا میوہ ہے، اس حدیث میں تلاوت کرنے والے مومن کو اترہ کی طرح بتایا گیا ہے، علامہ عینی اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ تمام مالک کے کھپوں میں سب سے بہتر اور عمدہ کھل ہے۔ اس کے بہت سے اسباب ہیں یہ پسندیدہ اوصاف کا جامع ہوتا ہے اس کی بہت سی خصوصیات ہیں مثلاً یہ بٹا اور خوب ہوتا ہے، مزہ پاکیزہ، چھونے میں نرم و ملائم رنگ باعث کشش دیکھنے والے خوش ہو جائیں، کھانے سے پہلے طبیعت اس کی خواہش مند ہوتی ہے کھانے والے کو کھانے کی لذت سے محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ عمدہ خوشبو، معدہ کی نرمی اور ہضم کی قوت فراہم کرتا ہے بیک وقت یہ میوہ چار حواس دیکھنے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کے فائدے دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تاثیر خصوصیات اور فوائد طب کی کتابوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

حدیث میں قرآن کی تلاوت کرنے والے کو جو حصہ ملتا ہے اس کو ایک محسوس چیز کے ساتھ مثال دے کر سمجھایا گیا ہے جس سے قرآن کی تلاوت کرنے والے اور نہ کرنے والے کے درمیان جو فرق ہے وہ خوب اچھی طرح ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے

۱۔ مسلم ص ۲۶۹ ج ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۱۶۵ ج ۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۴

بخاری ص ۵۷۷ ج ۲۔ نسائی ص ۲۷۳ ج ۲۔ وابن ماجہ ص ۱۹

۲۔ عمدۃ القاری ص ۳۸ ج ۲۰



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نے اسے ظاہر فرمایا اور اس کی تلاوت کا ثواب بیان کیا۔ ابن ملک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو قرآن سمجھایا اور اس کے معانی کا الہام کیا۔ علامہ ابن حجر نے اس کا یہ مفہوم بتایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یس واطہ کی عظمت بتانے کے لئے بعض فرشتوں کو حکم دیا کہ فرشتوں کے سامنے ان دونوں سورتوں کو پڑھیں یہ

اس حدیث سے جہاں قرآن کی عظمت ثابت ہوتی ہے وہیں امت محمدیہ کی زبردست فضیلت بھی۔ فرشتوں نے آسمان وزمین کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے اس قرآن کی حامل امت کو مبارکباد پیش کی حافظ قرآن کو بشارت دی اور جن زبانوں سے قرآنی الفاظ نکلتے ہیں انہیں بھی خوشخبری دی۔

## قرآن پڑھنے والے کے والدین کو نہایت روشن تاج پہنایا جائیگا

⑪ حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

جو قرآن پڑھے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا۔ قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی اگر وہ سورج دنیا کے گھروں میں اتر آئے پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے خود قرآن پڑھ کر اس کے مطابق عمل کیا ہو

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنُوءٌ أَحْسَنُ مِنْ مَنُوءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا ۝

قرآن کی تلاوت اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کا صدقہ اور فیض یہ ہوگا کہ روز قیامت اس کے والدین کو ایسا روشن چمکتا دمکتا تاج پہنایا جائے گا جس کی

مرقاۃ ص ۵۹۷ ج ۲  
الترغیب والترہیب ص ۱۶۶ ج ۳ ابو داؤد بروایت سہیل بن معاذ جہنی  
احمد و حاکم۔



روشنی گھر کے اندر کے آفتاب کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی جب آفتاب گوروں  
میل دوری پر طلوع ہوتا ہے۔ اور اپنی ضیاء بارگروں سے مشرق و مغرب کے ذرہ ذرہ  
کو منور کر دیتا ہے اگر وہی سورج گھر کے اندر اتر آئے تو پھر اس کی روشنی کی طاقت اس  
کی تابانی اور اس کی ضیاء باری کا عالم کیا ہوگا ایسے آفتاب کی روشنی سے بہتر والدین کے  
تاج کی روشنی ہوگی جب قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے والدین کو یہ اعزاز  
ملے گا تو پھر خود پڑھنے اور عمل کرنے والے کے اعزاز کا کیا حال ہوگا اس کا اندازہ اسی سے  
لگایا جاسکتا ہے۔

حاکم کی دوسری حدیث ہے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھے گا اس کی تعلیم حاصل کرے گا اور اس کے  
مطابق عمل کرے گا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک نور کا تاج پہنایا جائے گا جس  
کی روشنی آفتاب کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے  
جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا نہ ہو سکے گی تو وہ دونوں کہیں گے ہمیں کیوں یہ پہنایا  
گیا تو کہا جائے گا تمہارے لڑکے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ والدین جن کی اولاد قرآن پڑھتی اور اس کے مطابق عمل  
کرتی ہے جس کی وجہ سے انہیں قیامت کے دن یہ عظیم الشان اعزاز ملے گا۔  
طبرانی نے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا "جو اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دے گا کہ وہ اس میں غور و فکر کرے اللہ تعالیٰ  
اس کے اچھے پچھلے گناہ بخش دے گا اور جو اپنے لڑکے کو کھلی ہوئی آیتوں کی تعلیم دے گا  
اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی شکل میں اکٹھائے گا اور اس کے لڑکے  
سے کہا جائے گا پڑھو۔ چنانچہ جیسے جیسے وہ ایک آیت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے والد کو ہر آیت  
کے ساتھ ایک درجہ بلند فرمائے گا اور وہ وہاں تک پہنچے گا جہاں تک قرآن کا حصہ اس  
کا ساتھ دے گا یہ

جن کی اولاد قرآن کی تعلیم حاصل کرتی اور اس کے مطابق عمل کرتی ہے ان کو



قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ وہ تاج آج اگر دنیا میں نمودار ہو جائے تو ہماری آنکھیں اس کی تاب نہ لاسکیں اور ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جو قیمت میں پوری دنیا سے بھی بڑھ کر ہوں گے ان کے اگلے پچھلے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے اور وہ کل قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی شکل میں اٹھائے جائیں گے اور ہر آیت کے ساتھ ان کے درجے بلند ہوں گے۔

لیکن یہاں تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے جن لوگوں کی اولاد اس عظیم سعادت سے محروم رہی وہ خود بھی اس بڑے اعزاز سے محروم ہونگے لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ دنیاوی مال و جاہ کے حصول کے لئے جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم سے شکار دوسری لائنوں پر لگاتے ہیں وہ خود بھی اس محرومی کے شکار ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کی محرومی کے ذمہ دار بھی بخاری کی روایت میں ہے۔

کُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ  
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
تم میں کا ہر شخص ذمہ دار ہے اور  
جن کی ذمہ داری اس کے سر ہے ان کے  
بارے میں اس سے سوال ہوگا۔

ہر شخص پر اولاد کی تعلیم اور اصلاح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن لوگوں نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم اور علوم دینیہ کی طرف متوجہ کیا ان کے سروں سے ذمہ داری بھی جاتی رہی اور ان کی تربیت اور اصلاح بھی ہو گئی لیکن جن لوگوں نے اپنی اولاد کو غلط لائنوں پر لگایا اور ان کو بہت ساری فتنہ دیاں بھی حاصل ہو گئیں دنیاوی اعزازات بھی انہیں مل گئے لیکن اگر ان میں اسلامی تعلیمات کی روح باقی نہ رہی اور وہ بے راہ روی کے شکار ہو گئے تو ان کا خمیازہ خود والدین کو بھی کھگتنا ہوگا یہ احادیث طیبہ ہم بھی کو لمحہ فکریہ دے رہی ہیں آیا ہم اپنی اولاد کو وقتی خوشحالی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں یا دائمی سعادت کے راستہ پر چلائے ہیں۔

ماہر قرآن کے لئے ملائکہ و انبیاء کی رفاقت  
اور انکے قرآن پڑھنے والے کیلئے دو گنا اجر  
حضرت عائشہ (۱۲) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔



الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ  
السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ  
وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ  
يَتَتَبَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ  
لَهُ أَجْرَانِ ۖ

قرآن کا ماہر با عزت شگوار لکھنے  
والوں (فرشتوں، انبیاء یا صحابہ) کے  
ساتھ ہے اور جو قرآن پڑھتا ہے اس طرح  
کہ وہ اس کے لئے دشوار ہوتا ہے ایسے  
شخص کے لئے دو اجر ہے۔

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ ماہر سے مراد اچھا حافظ ہے یا قرآنی کلمات کو بہترین  
تلفظ کے ساتھ ادا کرنے والا یا دونوں ہی مراد ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو بھی نہایت عمدگی  
کے ساتھ قرآن پڑھ سکے وہ ماہر قرآن ہے یہ  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے۔ لکھنے والے سے مراد ملائکہ ہیں  
جو آسمانی کتابوں کو لوح محفوظ سے لکھ کر لاتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان  
واسطہ بنتے ہیں یہ

علامہ ملا علی قاری رقمطراز ہیں لکھنے والے سے مراد وہ فرشتے ہیں جو لوح محفوظ  
کو اٹھائے ہوئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ  
بَرَّةٍ (عیس ۱۵)

اللہ کی کتاب لکھنے والے با عزت الٰہی  
شعار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔

انہیں سفرہ (لکھنے والے) اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتے خدائی کتابوں کو جو انبیاء پر  
نازل ہوتی ہیں، منتقل کرتے ہیں تو وہ گویا اسے لکھتے ہیں علامہ قاری آگے لکھتے ہیں لکھنے والے  
سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ کیونکہ ان حضرات نے سب سے پہلے قرآن  
لکھا ہے بعض کا یہ بھی کہنا ہے کہ سفرہ سے بندوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے مراد ہیں شیخ  
محقق دہلوی نے لکھا ہے۔ ملائکہ یا انبیاء مراد ہیں انبیاء اس طرح کہ وہ اللہ کی وحی کو

۱۔ بخاری و مسلم ص ۲۶۹ ج ۱ مشکوٰۃ ص ۱۸۲ ابن ماجہ ص ۲۷۶ -

ابوداؤد فی معانی ص ۲۲۹ ج ۱ -

۲۔ مرقاۃ ص ۵۷۵ ج ۲

۳۔ اشعۃ اللمعات ص ۱۳۲ ج ۲



لکھواتے ہیں یہ

علامہ قاضی عیاض نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ماہر قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ماہر قرآن آخرت میں فرشتوں کے رتبے پائے گا اس طرح ان کے ساتھ ہوگا کیونکہ اس کے اندر بھی انہیں فرشتوں کی صفت یعنی کتاب اللہ کا حامل ہونا پانا جاتا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے جیسا کام اور ان کی سی راہ چل رہا ہے جس طرح وہ فرشتے اللہ کی کتاب یاد کرتے اور مومنین تک پہنچا دیتے ہیں اور غیر واضح مفہوم کو واضح کر دیتے ہیں ماہر قرآن بھی یہی کرتا ہے یہ

ان سب کا حاصل یہ ہے کہ قرآن کا ماہر یا تو مقرب ملائکہ یا انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں جیسا عمل کر رہا ہے جس کی وجہ سے اسے بلند مراتب حاصل ہوں گے یا وہ ان حضرات کے ساتھ آخرت میں اپنے مقام پر فائز ہوگا۔

حدیث کے دوسرے ٹکڑے میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن روانی کے ساتھ نہ پڑھنے والے رک رک کر تلاوت کرنے والے کے لئے دواجر ہیں۔ ایک اجر تو قرآن پڑھنے کا۔ دوسرا اجر اس کی مشقت برداشت کرنے کا اس میں اچھی طرح قرآن پڑھنے کی ترغیب بھی ہے یہ اور معذور شخص کے لئے تسلی کا سامان بھی ہے

اس کا یہ مطلب نہیں کہ مشکل و دشواری سے پڑھنے والا یہ شخص اجر و ثواب میں ماہر قرآن سے بڑھ جائے گا بلکہ ماہر قرآن افضل اور اجر و ثواب میں بہت بڑھا ہوا ہے اس کو ملائکہ مقربین یا انبیاء و مرسلین علیہم السلام یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفاقت و محبت نصیب ہوگی ہے

طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے جو قرآن پڑھتا ہے اس طرح کہ وہ اس سے نکل رہا ہو اس کا دو گنا اجر ہے اور جو قرآن کا خواہش مند ہو اور اسے پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس کو چھوڑنا بھی نہ ہو (قرآن میں لگا رہتا ہو) اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے

۱	اشعة اللمعات	ص ۱۳۲ ج ۲
۲	مرقاۃ	۵۷۶ ج ۲
۳	مرقاۃ	۵۷۶ ج ۲
۴	اشعة اللمعات	ص ۱۳۲ ج ۲
۵	مرقاۃ	۵۷۶ ج ۲



دن اس کے باعزت اہل کے ساتھ اٹھائے گا یہ

قرآن بہتوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو نیچا کر دیکھاتا ہے۔

(۱۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ  
أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ  
آخَرِينَ  
یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ  
بہتوں کو بلند فرماتا ہے اور اس سے دوسرے  
بہت سے لوگوں کو نیچا کر دیکھاتا ہے۔

شیخ محقق دہلوی نے لکھا ہے جو لوگ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر عمل  
کرتے اور اس کی تلاوت کرتے اور اس کے بارے میں خلوص رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلند  
فرماتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے انہیں نیچا کر دیتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي  
بِهِ كَثِيرًا (البقرة ۲۶)  
اور فرماتا ہے۔

وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ  
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ  
لَا يُزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا  
ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو  
ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت  
ہے اور ظالمین کے خسارہ میں اضافہ ہی  
کرتا ہے۔ (بنی اسرائیل ۸۲)

علامہ طیبی نے اس حدیث کے تحت تحریر فرمایا ہے جو اسے پڑھتا اور نجات کے  
مقصد سے اس کے مطابق عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے اور جو دکھاوے کے  
لئے بغیر عمل کئے اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے یہ

۱۵ مسلم ۲۷۲ ج ۱

۱۶ مرقاۃ

۱۷ مرقاۃ ص ۵۷۷ ج ۲

۱۸ اشعۃ اللمعات ص ۱۲۳ ج ۲



علامہ مغوی نے "معالم" میں ذکر کیا ہے کہ نافع بن حارث نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی یہ وہ ہیں جن کو حضرت عمر نے اہل مکہ کا عامل بنایا تھا ان سے حضرت عمر نے فرمایا اہل وادی یعنی اہل مکہ پر اپنا نائب کس کو بنایا انہوں نے کہا میں نے ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے اوپر نائب بنایا ہے حضرت عمر نے کہا۔ ابن ابزی کون ہیں حضرت نافع بن حارث نے کہا وہ ہم میں سے ایک غلام ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا تم نے ان کے اوپر ایک غلام کو نائب بنایا ہے۔ حضرت نافع نے کہا۔ امیر المؤمنین! ابن ابزی قرآن اور فرائض کا علم رکھتے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضرت نافع کی تائید کرتے ہوئے) فرمایا سنو تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور بہت سے لوگوں کو لپستی میں گرا دیتا ہے!

## قرآن والی کھال میں آگ اتر نہ کرے گی | (۱۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
کُوْكَانَ الْقُرْآنُ فِیْ کَھَالٍ  
مَا مَسَّتْهُ النَّارُ بِہِ  
اگر قرآن کچی کھال میں ہو اس کھال کو آگ نہ چھوئے گی۔

قرآن کی برکت سے جس کھال میں قرآن ہوتا ہے آگ اس میں اثر نہیں کرتی کیونکہ اس میں رحمت کے چشمے اور حکمت کے دریا رواں اور دواں ہیں جو آگ کو سرد کر دیتے ہیں یہ معمولی کھال جس میں قرآن تھوڑی دیر کے لئے رہا ہے اس کے ساتھ قرآن کا یہ اعجاز ہو سکتا ہے تو جن سینوں میں قرآن ایک طویل مدت تک رہا ہو کیا انہیں جہنم کی آگ جلا سکتی ہے۔ شارحین عموماً اس حدیث کے دو مفہوم بتائے ہیں۔

۱۔ مرقاة - ص ۵۷۸ ج ۲۔

۲۔ احیاء العلوم ص ۲۸۰ ج ۱۔ طبرانی، ابن حبان بروایت سہل بن سعد

احمد، دارمی، طبرانی بروایت عقبہ بن عامر و ابن عدی، شعب الایمان از بیہقی

بروایت عقبہ بن مالک والمعالی والمصابیح۔

۳۔ مرقاة ص ۵۹۴ ج ۲۔



پہلا مفہوم یہ ہے کہ کھال سے مراد کسی بھی جانور کی (مباح) کھال اور آگ سے دنیا کی آگ مراد ہے اس صورت میں قرآن کی کھال کا نہ جلنا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک قرآن کا معجزہ تھا عہد رسالت میں یہ معجزہ رونما ہوا بھی تھا

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ کھال سے مراد انسان کی کھال اور آگ سے جہنم کی آگ مراد ہے اس کے مطابق کسی زمانہ یا کسی نسل کے ساتھ یہ حکم خاص نہ ہوگا بلکہ حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ قرآن جس سینے میں محفوظ ہے وہ اگر بالفرض اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں ڈالا بھی جائے گا تو آگ اثر نہ کرے گی۔ (اور اس کا بال بھی بیگانہ ہوگا)۔

”شرح السنہ“ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”تم قرآن حفظ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہ دے گا جس نے قرآن حفظ کیا ہے“

امام طحاوی نے ایک مفہوم تو یہی بتایا ہے دوسرا معنی یہ بیان فرمایا ہے حدیث میں کھال سے مراد وہ کھال ہے جس میں قرآن لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کی مکمل حفاظت کے لئے آگ کو جلانے سے باز رکھتا ہے اور قرآن کو کھال سے نکال لیتا ہے۔ یہاں تک کہ کھال قرآن سے خالی ہو جاتی ہے پھر آگ اس کھال کو جلاتی ہے جس میں اب قرآن مجید نہیں ہوتا یہ

بعض کا یہ بھی خیال ہے اس سے مراد یہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا وہ جہنم میں نہ جائے گا یہ بعض روایتوں میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

اگر قرآن کچی کھال میں رکھ دیا جائے  
پھر وہ آگ میں ڈال دی جائے تو وہ  
کھال نہ جلے گی۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي  
أَحَابِ ثَمٍّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ  
مَا خُتِرَ لَهٗ

- |    |  |
|----|--|
| ۱۔ | اشعة اللمعات ص ۱۴۴ ج ۲   |
| ۲۔ | شرح السنہ ص ۲۳۷، ۲۳۸ ج ۲ از علی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود قراہ لغوی |
| ۳۔ | مرقاۃ ص ۵۹۴ ج ۲ لکھ مشکل الآثار ص ۳۹۰، ۳۹۱ ج ۱                         |
| ۴۔ | اشعة اللمعات ص ۱۴۴ ج ۲ لکھ مشکوٰۃ ص ۱۸۶ دارمی                          |



طہرائی کی روایت میں اس طرح ہے۔

اگر قرآن کچی کھال میں ہو تو اس کو آگ  
نہ کھائے گی۔

لَوْ كَانَتِ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ  
مَا أَكَلَتْهُ النَّارُ لَ

علامہ طیبی نے جس روایت میں "ما مستہ النار" آیا ہے اس کو بہتر بتایا ہے ان  
ما مراد یہ ہے کہ جس کھال میں قرآن ہو اس کا جلانا تو درکنار آگ اسے چھو بھی نہیں سکتی ہے

قیامت کے دن تین اہم چیزیں

⑮ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ

قرآن، امانت اور رشتہ داری

یہ وسلم نے فرمایا۔

تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے  
ہونگی قرآن بندوں کے لئے حجت کرے گا  
(ان کے موافق یا ان کے مخالف) اس کا  
ایک ظاہر بھی ہے۔۔۔۔۔ اور  
ایک باطن بھی اور دوسری چیز امانت اور  
تیسری چیز رشتہ یہ آواز دے رہا ہو گا  
سنو جس نے مجھے جوڑا اس کو اللہ تعالیٰ  
(اپنے فضل و کرم سے) جوڑے گا اور جس  
نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا یعنی  
اسے اپنی رحمت سے کوئی حصہ نہ دے گا۔

ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ بَيِّنَاتُ  
الْعِبَادَ لَهُ ظُهُرٌ وَبَطْنٌ  
وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ  
تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي  
وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي  
قَطَعَهُ اللَّهُ يَه

حدیث میں تین چیزوں کے زیر عرش ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا  
خاص حاصل ہو گا ان کا اہتمام اور ان کی پابندی کرنے والوں کو اجر مرحمت فرمائے گا

مرقاۃ ص ۵۹۴ ج ۲

مرقاۃ ص ۵۹۴ ج ۲

مشکوٰۃ ص ۱۸۶ شرح السنۃ



اور ان سے بے اعتنائی اور روگردانی کرتے والوں کو اپنی رحمت سے حصہ نہ دے گا۔  
قرآن کا ظاہر بھی ہے جسے اکثر لوگ سمجھ لیتے ہیں اور باطن بھی ہے یعنی وقوف  
اشارے اور مفہیم میں جن تک رسائی صرف علماء و اسخین کو حاصل ہوتی ہے۔ بعض  
یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے ظاہر سے مراد اس کی تلاوت ہے اور باطن سے مراد اس کے معانی  
پر غور و فکر ہے قرآن کے حجت کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ قرآن سے شغف رکھتے ہیں  
اس کی تلاوت اور مطالعہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں ایسے  
لوگوں کے حق میں قرآن جنگ کرے گا اور ان کی تدوین و اشاعت کرے گا۔ ابوامامہ بن  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا  
قرآن پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش بن کر  
آئے گا۔

نبار کی روایت ہے کہ قرآن کا پڑھنے والا جب انتقال کر جاتا ہے اور اس کے  
اہل تہمیر و تکفین میں مصروف ہوتے ہیں اس وقت قرآن حسین و جمیل شکل میں آتا ہے اور اس  
قرآن پڑھنے والے کے سر کے پاس اس وقت تک کھڑا رہتا ہے۔ جب تک وہ کفن میں لپیٹ  
نہ دیا جائے پھر جب وہ کفن میں لپیٹ دیا جاتا ہے قرآن کفن کے قریب اس کے سینے پر  
ہوتا ہے پھر جب وہ اپنے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور مٹی ڈال دی جاتی ہے اور اس سے  
اس کے خولیش و اقارب رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس کے پاس منکر نکیر آتے ہیں اور اس کو  
قبر میں بیٹھاتے ہیں اتنے میں قرآن آتا ہے اور اس میت اور ان فرشتوں کے درمیان  
(حائل) ہو جاتا ہے وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں۔ ہٹو۔ تاکہ ہم اس سے سوال  
کریں تو قرآن کہتا ہے۔ کعبہ کے رب کی قسم یہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ یہ میرا ساتھی اور  
دوست ہے۔ اور اس کی حمایت و حفاظت سے کسی حال میں باز نہیں آ سکتا (اس کی پوری  
حمایت کرتا رہوں گا) اگر تم کو کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے تو تم اس حکم کی تعمیل کے لئے جاؤ اور  
میری جگہ ٹھہرو۔ کیونکہ میں جہنم تک اسے جنت میں داخل نہ کر لوں گا اس سے رخصت نہیں

۱۔ مرقاة ص ۵۸۸ ج ۲۔

۲۔ الترغیب والترہیب ص ۱۶۶ ج ۳۔



ہو سکتا اس کے بعد قرآن اپنے ساتھی کی طرف دیکھے گا اور کہے گا میں قرآن ہوں جسے تم  
آواز یا بلا آواز پڑھتے تھے۔ (مسند بزار)

لیکن اس کا دوسرا رخ بھی ہے۔ قرآن کی جس نے کما حقہ قدر کی اس سے شغف  
رکھا اس کا مطالعہ اس کی تلاوت کی اور اخلاص کے ساتھ اس کے مطابق عمل کیا اس کا  
تو قرآن زبردستی حمایتی اور زوردار سفارشی ہوگا لیکن قرآن پڑھنے والے میں اگر یہ تہیں  
نہ رہیں تو قرآن ان کے خلاف جنگ کرے گا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ  
اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ یَا  
قرآن تیرے موافق جنگ ثابت ہوگیا  
تیرے خلاف۔

جس نے قرآن کے حقوق ادا نہ کئے قرآن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے خلاف  
جنگ کرے گا۔

قیامت کے دن دوسری زیر عرش کی چیز امانت ہے، شیخ محقق دہلوی تحریر فرماتے  
ہیں اس سے لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سے متعلق جو حقوق عائد ہوتے ہیں  
ان کی حفاظت و رعایت مراد ہے یا اس سے ولایت اور امانت میں رکھے جانے والے مال  
اور ہیں۔ امانت سے یہی مفہوم قیادور ہوتا ہے ورنہ لفظ امانت جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد  
تَاَعَزُّمُنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (احزاب ۷۲) میں آیا ہے اس میں  
ام نکالیف و احکام شامل ہیں۔

علامہ ملا علی قاری راقم ہیں امانت تمام لوگوں کو عام ہے اس لئے کہ ان کے خون  
ساکے مال، ان کی آبرو، اور تمام حقوق ان کے پیچ امانتیں ہیں اس لئے جو انہیں قائم کرے گا  
عدل و انصاف قائم کرے گا۔

روز قیامت عرش کے نیچے کی تیسری چیز رشتہ داری ہے رشتہ داری کی اہمیت  
کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا اسی لئے قرآن حکیم نے صلہ رحمی پر کافی زور دیا ہے اور رشتہ  
نہنے والے کو وعیدیں سنائی ہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد حدیثوں میں

مرقاۃ ص ۵۸۸ ج ۲ - اشعة اللمعات ص ۱۲۰ ج ۲

مرقاہ ص ۵۸۸ ج ۲



صلہ رحمی کی اہمیت بیان فرمائی ہے اس حدیث میں بھی فرمایا۔ رشتہ کو روز قیامت اللہ تعالیٰ کا قرب خاص حاصل ہوگا رشتہ پکارے گا جس نے مجھے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جوڑے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے اور اس پر اپنا قہر و غضب نازل فرمائے گا جس نے رشتہ جوڑے اور خون و خطرے کی چیز سے رشتہ داروں کو بچایا اور دین و دنیا کے معاملات میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ان کا لحاظ رکھا تو اس نے رشتہ داروں کا حق ادا کیا ہے

اس حدیث میں سب سے پہلے قرآن کا ذکر آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق سب سے زیادہ اہم اور عظیم ہیں اور اس لئے بھی کہ قرآن امانت اور صلہ رحمی پر مشتمل اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا مبلغ ہے قرآن کے بعد امانت کا تذکرہ کیا گیا کیونکہ امانت صلہ رحمی سے بڑھ کر ہے اور اس لئے بھی کہ امانت رشتہ کے حق کی ادائیگی کو حاوی ہے اور پھر الگ سے صلہ رحمی کی تصریح بھی کی گئی باوجودیکہ قرآن اور امانت رشتہ کی رعایت و حفاظت کو شامل ہیں یہ آگاہی دینے کے لئے کہ بندوں کے حقوق میں رشتہ کی رعایت سب سے زیادہ اہم حق ہے یہ

قرآن اور روزہ کی شفاعت قبول ہوگی (۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

روزہ اور قرآن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا تھا اس لئے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اس کو رات میں نیند سے روک رکھا تھا اس لئے اس

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ  
يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ  
الصِّيَامُ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ  
الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ  
فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ  
الْقُرْآنُ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ  
النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي

لے مرقاة ۵۸۸ ج ۲ - کہہ ایضاً



فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ ۝  
کے حق میں میری شفاعت قبول فرما چنانچہ  
دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

قیامت کا دن کتنا خوفناک اور ہولناک ہوگا اسکا آج صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا  
ہر شخص نفسی نفسی پکار رہا ہوگا ایسے نازک وقت میں دو قسم کے لوگوں کے لئے دو عبادتیں  
شفاعت کریں گی روزہ روزہ دار کے لئے اور قرآن تلاوت کرنے والے کے لئے۔

دربار الہی جس کا حال دنیا کے کسی سلطنت اور اس کے دربار الہی کا ساتھ ہوگا بلکہ الملک یومئذ اللہ  
پورا کا پورا اقتدار بادشاہی اس دن صرف اللہ ہی کو ہوگی۔ کوئی بلا اذن الہی دم مارنے والا نہ ہوگا ایسے دربار میں  
روزہ دار کیلئے روزہ عرض کر گیا ہے رب میں نے اس کیلئے دن میں کھانے پینے وغیرہ پر پابندی لگا رکھی تھی اور وہ  
خندہ پیشانی کیساتھ ان کا پابند رہا تھا اسلئے اے میرے پروردگار اسے بخش دے اور جنت ٹھکانا مرحمت فرما دے اسی  
طرح قرآن تلاوت کرنے والے کیلئے بارگاہ الہی میں عرض کر گیا ہے میرے رب میں رات کی میٹھی نیند اس کیلئے حرام کر دیا  
تھی یہ راتوں کو جاگ کر میری تلاوت میں مشغول رہتا ہوں اس لئے اسے درگزر فرما اور جنت الفردوس اس کا مستحق کر دے۔  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دونوں کی سفارش قبول ہوگی اور وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اس  
حدیث میں رات ہی میں تلاوت کیے جانے کا ذکر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ رات ہی میں جو تلاوت  
کریے گا اس کی شفاعت ہوگی بلکہ دن میں بھی تلاوت کرتے والے کو شفاعت نصیب ہوگی  
ہاں اس میں شب بیداری کر کے تلاوت کرنے کی ترغیب ضرور موجود ہے۔

## تلاوت قرآن زمین کا نور اور آخرت کا سرمایہ ہے

(۱۷) حضرت

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کچھ اچھی باتیں بتائیے حضور نے فرمایا۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہی  
سارے معاملات کی اصل ہے میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ مزید ارشاد فرمائیے

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ  
فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأُمُورِ كُلِّهَا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لے الترغیب والترہیب ص ۱۷۰ ج ۳۔ احمد، کتاب المجموع از ابن ابوالدنیاء،  
معجم کبیر از طبرانی و حاکم۔



رَدُّنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ  
الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ  
فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَكَ  
فِي السَّمَاءِ

حضور نے فرمایا قرآن کی تلاوت کا التزام  
کرو۔ یقیناً یہ تمہارے لئے زمین میں نور  
ہے اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ  
سرمایہ ہے۔

تمام عبادات کا مقصود اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنا ہے اگر انسان کے اندر اللہ  
کا تقویٰ پیدا ہو جائے تو اس کے تمام معاملات درست ہو سکتے ہیں، اس کی دنیا بھی رہ  
سکتی ہے اور آخرت بھی سنور سکتی ہے تقویٰ کا معنی کیا ہے اس میں مفسرین اور شارحین  
کے بہت سے اقوال ہیں یہاں صرف ایک قول پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ہر آن اور ہر کام میں اللہ کا خوف دامن گیر رہے اسی کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ کی  
اہمیت اور فضائل سے قرآن و احادیث بھرے پڑے ہیں۔ اس حدیث میں بھی فرمایا گیا  
کہ تقویٰ تمامی معاملات کی بنیاد اور اصل ہے حدیث کے دوسرے حصہ میں قرآن کے برکت  
و فضائل بیان کئے گئے ہیں کہ تلاوت قرآن ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا التزام  
کرنے والا جب تک اس دنیا میں سالس لے رہا ہے اس وقت تک کے لئے بھی یہ نور ہے اور  
جب دنیا سے رخصت ہو کر عالم آخرت میں پہنچے گا تو وہاں کے لئے یہ ایک سرمایہ ہوگا۔  
حافظ منندی نے الترغیب والترہیب کے باب فضائل القرآن میں حدیث  
کا اتنا ہی حصہ نقل کیا ہے یہ ایک لمبی حدیث ہے ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک  
میں پوری حدیث روایت کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے اس حدیث میں چند اہم افادی  
پہلو ہیں اس لئے پوری حدیث کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے (آسمانی) صحیفے کیا  
تھے حضور نے فرمایا وہ سب کے سب امثال تھے اس قسم کی اس میں مثلیں تھیں اسے  
مغفور مبتلائے آزمائش تسلط والے بادشاہ میں نے تم کو اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ  
تم بعض دنیا کو بعض کے ساتھ سمیٹتے چلے جاؤ (قیمتی اموال، زر و سیم اور جو اس کو جمع

۱۶۶ ج ۲ ابن حبان۔ الترغیب والترہیب



کرتے چلے جاؤ، لیکن میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم مظلوم کی بددعا مجھ تک نہ پہنچے دو۔ کیونکہ میں اس کی بددعا کو رد نہیں کرتا گو وہ کسی کافر ہی سے کیوں نہ ہو عقل مند کی عقل و خرد اگر کام کر رہی ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اوقات کے تین حصے ہوں ایک میں اپنے رب سے مناجات کرے اس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کی صنعت اور کارگیری پر غور و فکر کرے ایک وقت میں اپنے کھالے پیٹے وغیرہ کی ضروریات پوری کرے اور دشمنوں کے لئے لازم ہے کہ تین ہی (مقاصد) کے لئے سفر کرے آخرت کے توشہ کے لئے یا معاش کے بند و بست کے لئے یا غیر محرم میں لذت و نکاح کے لئے اور خردمند کے لئے ناگزیر ہے کہ اپنے زمانہ سے واقف و باخبر ہو اور اپنے حال پر متوجہ ہو اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو اور اپنی بات کا اپنے عمل سے محاسبہ کرنے والا ہو باتیں کم کرے لا یعنی باتیں نہ کرے صرف مقصد کی باتیں کرے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا حضور نے فرمایا پورے صحیفے عبرت کے ذخیرہ تھے (مثلاً) مجھے اس شخص پر حیرت ہے جسے موت کا یقین ہے پھر خوش ہو رہا ہے مجھے اس شخص پر حیرت ہے جسے جہنم پر یقین ہو پھر سنسن رہا ہو مجھے اس شخص پر تعجب ہے جسے تقدیر کا یقین ہے پھر ٹھک رہا ہے مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جس نے دنیا اور اس کا اہل دنیا کے ساتھ انقلاب اور تبدیلی دیکھی پھر اس دنیا سے مطمئن ہو گیا مجھے اس شخص پر حیرت ہے جس نے کل کے حساب کا یقین حاصل کیا پھر وہ عمل نہیں کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ اچھی باتیں بتائیے حضور نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر لو کیونکہ وہی تمام معاملات کی اصل ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزید ارشاد فرمائیے حضور نے فرمایا تلاوت قرآن اور ذکر خدا کا التزام کرو اس لئے کہ یہ زمین میں نور اور آسمان کا ذخیرہ اور سرمایہ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور فرمائیے حضور نے فرمایا زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرہ کے نور کو ختم کرتا ہے میں نے حضور سے مزید درخواست کی تو حضور نے فرمایا فرقیہ چہرہ اختیار کرو اس لئے کہ یہ مری امت کی رہبانیت (تجربہ برائے عبادت) ہے میں نے عرض کیا



یا رسول اللہ اور فرمائیے حضور نے فرمایا تم مسکینوں سے محبت کرو ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور فرمائیے حضور نے فرمایا اپنی حیثیت سے کم حیثیت والوں  
کو دیکھو اپنے سے اونچے طبقہ کو نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے بہت مناسب یہ ہے کہ اللہ کی  
کوئی نعمت تمہاری نظر میں حقیر نہ ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور فرمائیے حضور نے فرمایا  
جو کمزوری تم اپنے اندر محسوس کرتے ہو اس پر دوسروں کو مطلع نہ کرو اور تم لوگوں سے  
اس بات پر ناراض نہ ہو جسے تم خود کرو اور تمہارا یہ بڑا عیب ہے کہ لوگوں کے عیوب پر  
تو تمہاری نظر ہو اور تم کو اپنا عیب نظر نہ آئے اور یہ بھی بڑے عیب کی بات ہے کہ تم  
لوگوں سے اس بات پر ناراض ہو جاؤ جس کے مرتکب تم خود ہوتے ہو پھر حضور نے اپنا  
دست مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا تدبیر سے بڑی کوئی عقل نہیں (خلط چیز دل سے)  
باز آ جانا ہی سب سے بڑا اور عاقل و تقویٰ ہے خوش اخلاقی کی طرح کوئی فضل و کمال نہیں یہ  
حدیث کو پھر پڑھ ڈالیں اور دیکھیں کہ حدیث کا ایک ایک ٹکڑا کتنا حکیمانہ،  
اہم اور راہبر ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کتنی مفید تعلیمات دی ہیں آج  
اگر ان کو اصول و رہنما بنا کر ان پر عمل کیا جائے تو پھر کس قدر ہم دنیا و آخرت کو سدا  
اور سنوار سکتے ہیں اور ہر طرح کی سعادتوں اور فیروز مندلیوں سے کس قدر بہرہ ور  
ہو سکتے ہیں۔

## اندرون نماز تلاوت قرآن سے افضل ہے

(۱۸) حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي  
الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ  
الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ  
فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ  
وَالْتَكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحُ أَفْضَلُ  
نماز کے اندر قرآن پڑھنا  
نماز سے باہر قرآن پڑھنے سے افضل  
ہے اور نماز سے باہر قرآن پڑھنا  
تسبیح و تکبیر سے افضل ہے۔ اور تسبیح  
صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ

۱۰ مرقاة ص ۶۰ ج ۲



مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةِ  
أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَ  
الصَّوْمِ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ  
روزہ سے افضل ہے۔ اور  
روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال  
ہے۔

نماز میں قرآن پڑھنا خارج نماز قرآن پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس  
کی وجہ یا تو یہ ہے کہ تلاوت دوسری عبادت سے مل جاتی ہے یا اس لئے کہ نماز میں تلاوت ادب  
سے قریب تر اور حضورؐ کے مناسب تر ہے۔

اور خارج نماز تلاوت کرنا تسبیح و تکبیر سے افضل ہے گو یہ نماز کے اندر ہی  
کیوں نہ ہوں اس لئے کہ تسبیح و تکبیر اور تہلیل سبھی قرآن کے جز ہیں یہی وجہ ہے کہ  
علامہ نے نماز کے قیام کو رکوع و سجود سے افضل بتایا ہے کیونکہ قیام ہی میں قرآن کی  
تلاوت ہوتی ہے۔

تسبیح و تکبیر صدقہ اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے بہتر ہے احادیث صحیحہ  
میں آیا ہے کہ اللہ کا ذکر راہ خدا میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اس  
سلسلے میں احادیث بکثرت آئی ہیں انہیں میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

علامہ ملا علی قاری و لیل یہ پیش کرتے ہیں کہ تمام عبادات اور مہلائیوں  
کا مقصد ذکر الہی ہے۔

اور فرمایا گیا صدقہ روزہ سے افضل ہے علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں اس حدیث  
میں روزہ سے مراد روزہ نفل ہے۔ صدقہ روزہ سے افضل اس طرح ہوا کہ صدقہ اور  
انفاق سے دوسروں کو بھی نفع پہنچتا ہے اور روزہ کا جتنا اجر و ثواب ہے وہ سب روزہ  
دار کے لئے ہے۔ اسی لئے بعض نے کہا ہے روزہ کا فائدہ صرف اسی صورت میں برآمد  
ہو سکتا ہے جب روزہ رکھنے سے جو غذا بچ سکی ہے اسے صدقہ کر دیا جائے ورنہ اس  
کا کیا فائدہ کہ کوئی خود ہی کھانے سے باز رہے اور وہی کھاتا خود ہی کھا جائے۔

- ۱۰ شکوۃ ص ۱۸۸ شعب الایمان از بیہقی۔ ۱۱ مرقاة ص ۶۰۲ ج ۲۔  
۱۲ اشعة اللمعات ص ۱۵۰ ج ۲۔ ۱۳ مرقاة ص ۶۰۲ ج ۲۔  
۱۴ مرقاة ص ۶۰۳ ج ۲۔



روزہ کی فضیلت میں بخاری کی ایک حدیث قدسی ہے، انسان کے ہر عمل کا ثواب دس سے سات سو گنتے تک بڑھایا جاتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ان دونوں روایتوں کے درمیان لطافتِ تعارض و تضاد معلوم ہوتا ہے۔

علامہ طیبی نے دونوں کے درمیان مطابقت پیدا کی ہے وہ لکھتے ہیں جب نفس عباد کو دیکھا جائے گا تو نماز صدقہ سے افضل اور صدقہ روزہ سے افضل ہوگا۔ اور جب ان کی حالت اور اثر پر نگاہ ڈالی جائے گی تو روزہ افضل ہوگا۔ روزہ دنیا کے اندر خواہشات اور مکر شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور آخرت میں جہنم سے حفاظت کا سامان ہوگا۔

اب اس نقطہ نظر سے دیکھئے کہ سب سے افضل نماز کے اندر تلاوت پھر نماز کے باہر تلاوت کا درجہ اس کے بعد تسبیح و تکبیر پھر صدقہ اور ان سب کے بعد روزہ اور روزہ کی فضیلت کا وہ حال ہے جو حدیث قدسی میں بیان کیا گیا تو پھر تلاوت قرآن کی فضیلت اور اس کا اجر و ثواب کیا کچھ ہوگا اس کا اندازہ کچھ اسی سے کیا جاسکتا ہے۔

## قرآن دیکھ کر تلاوت کرنا افضل ہے | (۱۹) حضرت عثمان بن عبداللہ

بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا قرآن دیکھ کر بغیر پڑھنا ایک ہزار درجہ رکھتا ہے اور اس کا قرآن دیکھ کر پڑھنا اس سے بڑھ کر دو ہزار تک پہنچ جاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتُ الرَّحْمَنَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُصْعَقُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفِ دَرَجَةٍ

قرآن دیکھ کر پڑھنے میں دو گنا ثواب ہے۔ علامہ طیبی اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ قرآن کا دیکھنا اس کا اٹھانا، اس کا چھونا، قرآن پر غور و فکر کے موقع کا فراہم ہونا اور اس کے معنی و مفہوم کا سمجھنا ان سب کی وجہ سے اس کا دو گنا ثواب ہے۔



بعض روایتوں میں آیا ہے کہ قرآن کا دیکھنا عبادت ہے! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ اتنی زیادہ تلاوت فرماتے تھے کہ آپ سے دو قرآن بھٹ گئے تھے!

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جامع قرآن حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حافظ ہونے کے باوجود قرآن دیکھ کر پڑھنے کو ترجیح دیتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی دو گئے ثواب کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ دیکھ کر پڑھنے میں دو عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں ایک قرآن کا پڑھنا اور دوسرے قرآن کا دیکھنا! اسی وجہ سے ایک جماعت کا پندیرہ مسلک یہ ہے کہ قرآن دیکھ کر پڑھنا مطلقاً افضل ہے، دوسرے لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حفظ سے پڑھنا مطلقاً افضل ہے ان کی دلیل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عملی ہے۔ حضور حفظ سے قرآن پڑھتے تھے، علامہ نووی نے فرمایا ہے کہ یہ حکم مطلقاً نہیں ہے بلکہ اگر دیکھ کر پڑھنے کے مقابلہ میں حفظ سے پڑھنے والے کو غور و فکر اور اطمینان قلب زیادہ حاصل ہو تو حفظ سے پڑھنا ہی افضل ہے اور اگر دونوں صورتوں میں غور و فکر اور دل جمعی برابر رہتی ہو تو قرآن دیکھ کر پڑھنا افضل ہے!

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں اس بارے میں حق بیچ کی راہ ہے جس صورت میں خشوع و خضوع، ندرت و اخلاص زیادہ پیدا ہو وہی افضل ہے ورنہ دیکھ کر پڑھنا افضل ہے اس لئے کہ دیکھ کر پڑھنے میں غور و فکر کے مواقع نسبتاً زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔

## تلاوت قرآن اور یاد و موت دلوں کے رنگ کا علاج ہے

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
بیشک دلوں کو بھی رنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو رنگ لگ

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ

تَمْنَأُ لَهَا بِصَدَا الْحَدِيدِ

اشعة اللغات ج ۲

فتح الباری

مرقاۃ ج ۲



جاتا ہے جب اسے پانی لگ جائے عرض  
کیا گیا ان کی صفائی کس سے ہوتی ہے فرمایا  
موت کا کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی  
تلاوت کرنا۔

اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ فَيَدْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَلَاءُهَا  
قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ  
وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ لَهُ

قرآن حکیم میں ہے۔

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ بِهِ

ان کے دلوں پر ان کے کرتوتوں  
نے رنگ چڑھا دی ہے۔

جب دل خواہشات میں ڈوب جاتے ہیں اور طرح طرح کے گناہ کرنے لگتے ہیں اور  
وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور اپنا مقصد زندگی فراموش کر جاتے ہیں تو ان  
کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ان پر تہہ بہ تہہ رنگ چڑھ جاتی ہے اور یہ رنگ پورے جسم کے  
فساد کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث  
میں فرمایا۔ "جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہوتا ہے تو پورا جسم درست ہوتا ہے۔  
اور اگر وہ خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سن لو یہ ٹکڑا دل ہے۔ ایک  
اور موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بلاشبہ یہ مومن جب کوئی گناہ کرتا  
ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ و استغفار کر لیتا ہے  
اور اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو اس کا دل قلعی کی طرح صاف ہو جاتا ہے اور  
اگر وہ گناہ اور زیادہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے۔ اس حد تک کہ اس کا دل اس  
سے ڈھک جاتا ہے اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں "سَان" کہا ہے۔ كَلَّا بَلْ  
رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ بِهِ

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس رنگ کا علاج اور اس کی صفائی  
کی دوا دریافت کی کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ اگر دل رنگ آلود ہوں گے تو ان  
میں اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور انوار کا عکس کیسے آسکے گا انہوں نے عرض کیا حضور

۱۸۹ مشکوٰۃ مشعرا شعب الایمان از بیہقی۔ ۱۸۹ مطلقین ۱۸۹

۱۸۹ ترمذی۔ نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ



ان دلوں کی صفائی اور شفافی کیسے ہوگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موت کو خوب یاد کرنے سے ہوگی، موت ایک خاموش واعظ ہے، ہر قدم اور ہر موڑ پر رشد و صلاح کا درس دیتی ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی تلقین کرتی ہے۔ غلط روی اور خواہشات نفسانی میں گرفتار ہونے سے روکتی ہے، دوسری مشہور حدیث میں حضور نے فرمایا اَکْثَرُ وَاذْکُرْ هَادِمِ الدِّیَّانِیَّةِ تم لذتوں کو ختم کر دینے والی (موت) کو خوب یاد کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

جس نے موت و زندگی پیدا کی تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون عمل میں بہتر ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ

اس کی ایک تفسیر یہ کی گئی ہے "تم میں کا کون سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ خالق کائنات نے موت و زندگی اس لئے پیدا کی کہ تم سے امتحان لے کہ تم میں سے کون لوگ موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے اچھے عمل کرتے اور برے عمل سے بچتے ہیں۔"

حضور نے دل کی صفائی کے لئے دوسری دو ارتلاوت قرآن مجید فرمائی اس میں کیا شبہ کہ قرآن بولتا ہوا واعظ ہے۔ قرآن کا لفظ لفظ صحیح راستہ پر چلنے اور غلط روی سے باز رہنے کا سبق دیتا ہے۔ جگہ جگہ قرآن اچھائیوں کا حکم دیتا اور برائیوں سے روکتا ہے، دوسرے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں منع کرنے والی چیزوں کو چھوڑا ایک بولنے والی اور دوسری خاموش رہ کر منع کرنے والی، بولنے والی چیز قرآن ہے اور خاموشی سے (آگاہی دینے والی) چیز موت ہے۔ دونوں ایسے واعظ ہیں کہ ایک چپ چاپ رہ کر وعظ کہتا ہے دوسرا اپنے لفظ لفظ سے درس و نصیحت پیش کرتا ہے اور انہیں دونوں سے دل کا رنگ دور ہوتا اور وہ

مرقاۃ ص ۶۰۳ ج ۲ - ملک آیت ۲

مرقاہ ص ۶۰۳ ج ۲



صاف و شفاف ہوتا ہے یہی دونوں انسان کے دل کو صاف شفاف نکھرا ہوا آئینہ بنا سکتے ہیں تاکہ ایک مؤمن کے دل میں انوار و تجلیات الہی کا عکس اتر سکے۔

## قرآن کی شفاعت قبول ہوگی

(۲۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

قرآن شفاعت کرنے والا ہے اس کی شفاعت قبول ہوگی اور مخالفت بھی کرنے والا ہے اس کی مخالفت بھی سنی جائے گی جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائیگا اس کو وہ جنت میں لے جائے گا اور جو اسے پس پشت ڈالے گا اس کو وہ جہنم میں پہنچائے گا۔

الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُّشَفِّعٌ  
وَمَا حِلٌّ مُّصَدِّقٌ مَنْ  
جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَةً  
إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ  
خَلْفَ ظَهْرِهِ نَسَاقَةً  
إِلَى النَّارِ . ۱

قرآن کی کما حقہ جس نے قدر کی اس کی تلاوت کی اس کے آداب ملحوظ رکھے عمل کے میدان میں اس نے اس کو اپنا راہبر بنایا اور اس کی تعلیمات و احکام پر پورے طور سے عمل پیرا ہوا ایسے شخص کی قرآن شفاعت کرے گا نہ صرف یہ کہ شفاعت کرے گا بلکہ ایسی موثر شفاعت کرے گا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے قرآن سے بے اعتنائی برتی، اسے پس پشت ڈال دیا، اس سے کوئی تعلق نہ رکھتا اس کی تلاوت سے دلچسپی رکھی نہ اس کی تعلیمات و احکام پر عمل کیا ایسے شخص کو قرآن چھوڑے گا نہیں اسے جہنم رسید کرے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے گذر چکا کہ قرآن بندہ کے حق میں جنگ کرے گا یا اس کے خلاف معرکہ آرا ہوگا۔

طبرانی کی روایت میں بھی ہے۔ "الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُّشَفِّعٌ" قرآن مقبول شفاعت کرنے والا ہے۔ مسلم کی یہ روایت گذر چکی کہ تم قرآن پڑھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

التزغیب والتزہیب ص ۱۶۷ . عالم دین جانا



ان احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل آئینہ ہو گئی کہ قرآن ایک زبردست موثر اور قابل قبول شفاعت کرے گا۔

حافظ قرآن اپنے گھر کے دس افراد کی شفاعت کرے گا (۲۳) حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اللہ اس کو اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے حق میں قبول کرے گا جن کے لئے جہنم لازم ہو چکی تھی۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے قرآن پڑھا پھر اس کا حافظ ہو گیا وہ خود بھی جنت میں جائے گا اور اپنے گھر کے دس افراد کو بھی جنت میں لے جائے گا۔

جس نے قرآن پڑھ کر اسے حفظ کیا اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے حق میں قبول کرے گا جو جہنم کے سزاوار ہو چکے تھے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
فَاسْتَظْهَرَ فَأَحَلَّ  
حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ  
أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ  
وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةِ مَن  
أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ  
وَجِبَتْ لَهُمُ النَّارُ بِهِ

ابن ماجہ کی روایت ہے۔  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ  
أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ  
شَفَّعَهُ فِي عَشْرَةِ مَن  
أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ  
اسْتُوجِبَ النَّارُ بِهِ  
ایک اور حدیث میں فرمایا گیا۔

لے الترغیب والترہیب ص ۱۷۲ ج ۳۔ ابن ماجہ و ترمذی ص ۱۷۲ ج ۲ مشکوٰۃ ص ۱۸۷  
احمد و دارمی۔ لے ص ۱۹ باب من تعلم القرآن و علمہ



اَحْفَظُوا الْقُرْآنَ  
فَاِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ  
بِالنَّارِ قُلُوبًا وَعَمَّا الْقَائِمُ  
تم قرآن حفظ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ  
اس دل کو جہنم کا عذاب نہ دے گا جس  
نے قرآن حفظ کیا ہو۔

علامہ ملا علی قاری نے فاسْتَظْهَرَ کا دوسرا معنی یہ تحریر کیا ہے کہ اس نے قرآن  
پڑھ کر اس سے تعاون حاصل کیا یا یہ کہ اس کے معاملہ میں محتاط رہا اور اس کی نگہداشت  
اور اس پر عمل کرنے میں پوری دلچسپی لی کیلئے مفہوم یہ ہے کہ جو قرآن پڑھ کر اس کا حافظ  
ہو گیا اور اس سے توانائی حاصل کی اور دین کے معاملہ میں اس سے تعاون کیا  
ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ پہلے پہل جنت میں داخل بھی کرے گا اور اس کے گھر کے  
دس ایسے افراد کے حق میں اس کی شفاعت بھی قبول کرے گا جو جہنم کے بستر وار  
ہو چکے تھے۔

آپ غور کیجئے حافظ قرآن یا اس کے ساتھ پوری دلچسپی اور شغف رکھنے  
والے کو یہ کتنا عظیم اعزاز حاصل ہو گا کہ پہلے ہی جنت میں داخلہ بھی ملے گا اور اس سے  
اس کے گھر کے دس ایسے افراد کی شفاعت قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم ناگزیر  
ہو چکی تھی آج جو حضرات بدقسمتی سے حفظ قرآن کی قدرت و استطاعت نہیں  
رکھتے یا اس کو پڑھ کر اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی استعداد نہیں رکھتے کیا وہ  
اپنے خاندان ہی سے کچھ ایسے افراد کو اس کام کے لئے وقف کر سکتے ہیں جو اپنی  
بھی اور ان کی بھی نجات و مغفرت کے سامان بن سکیں۔ حفاظ کرام کے اور بھی بہت  
سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا: جسے اللہ تعالیٰ نے حفظ قرآن کی نعمت عطا  
فرمائی پھر اس نے یہ خیال کیا کہ کسی کو اس سے بہتر کوئی چیز ملی تو اس نے اللہ تعالیٰ  
کی سب سے بہتر نعمت کے بارے میں غلط خیال قائم کیا کیلئے

۱۔ شرح السنہ ص ۲۳۶، ۲۳۷ از محمدی السہ فرائد لغوی۔

۲۔ مرقاۃ ص ۵۹۴، ۵۹۵۔

۳۔ کنز العمال ۱۳۹، ۱۴۰ تاریخ بخاری و شعب الایمان از بیہقی



ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا: جب حافظ قرآن مر جائے اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ تو اس کے گوشت (دوبوست) نہ کھانا زمین عرض کرتی ہے۔ میرے مصلوب! میں اس کا گوشت کیسے کھا سکتی ہوں جبکہ اس کے شکم میں تیرا کلام موجود ہے!

ایک اور حدیث میں فرمایا گیا قرآن کے حفاظ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جو ان سے دشمنی کرے گا وہ گویا اللہ سے دشمنی کرے گا اور جو ان سے دوستی کرے گا وہ گویا اللہ تعالیٰ سے دوستی کرے گا یہ

مذکورہ شفاعت والی حدیث سے حافظ قرآن اور اس سے شغف رکھنے والے کی جہاں ایک زبردست فضیلت ثابت ہوتی ہے وہیں ان باطل فرقوں کا رد بھی ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنے والے کے حق میں شفاعت نہ ہوگی شفاعت صرف ترقی درجات کے لئے ہوگی۔ علامہ طیبی لکھتے ہیں۔

اس حدیث میں ان کا رد ہے جن کا خیال ہے کہ شفاعت صرف دہم بلند کرنے کے لئے ہوگی گناہ اتارنے کے لئے نہ ہوگی اس بنیاد پر جو انہوں نے غلط طریقے سے بنا رکھی ہے کہ مرتکب کبیرہ کے لئے ہمیشہ جہنم میں رہنا ناگزیر ہے اسے معاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔

فِيهِ رَدُّ عَلَى مَنْ  
زَعَمَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ  
أَتَمَّا تَكُونُ فِي رَفْعِ  
الْمَنْزِلَةِ دُونَ حَطِّ  
الْوُزْرِ بِنَاءً عَلَى مَا  
اُفْتُرِيَ أَنَّ مَرْتَكِبَ  
الْكَبِيرَةِ يَجِبُ خُلُوقُهُ  
فِي النَّارِ وَلَا يُمَكِّنُ الْعَفْوُ  
عَنْهُ۔

کنز العمال ص ۱۳۹ ج ۱ دہلی بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کنز العمال ص ۱۳۰ ج ۱ مسند الفردوس از دہلی وابن سیر بر روایت  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
مرقاۃ ص ۵۹۵ ج ۲۔



اوپر کی حدیث میں صاف فرمایا گیا کہ حافظ قرآن ان گنہگاروں کی شفاعت کرے گا جن کے لئے جہنم لازم ہو چکی ہوگی اور ظاہر ہے کہ معمولی گناہوں سے وہ جہنم کے سزاوار نہ ہوتے ہوں گے۔

## تلاوت قرآن و اس کا اہتمام کرنے والا مشک کی طرح ہے

(۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(لوگو) تم قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کو پڑھو اس لئے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے لئے جو اس کی تعلیم حاصل کرتا پھر اسے پڑھتا اور اس کا اہتمام کرتا ہے اس عقلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہو جس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور اس شخص کی مثال جو اس کی تعلیم حاصل کرتا پھر اس سے (غافل ہو کر) سو جاتا ہے اس طرح کہ قرآن اس کے سینے میں ہوتا ہے اس عقلی کی طرح ہے جس کی مشک (عقلی کے منہ) کو بند کر دیا گیا ہو۔

تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ  
فَأَقْرَأُوهُ فَإِنَّ مِثْلَ  
الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعْلَمَ فَقَرَأَ  
وَقَامَ بِهِ مِثْلَ حَرَابٍ  
فَحَشْوٍ مَسْكَ قَفْوَ حُرْمَةٍ  
كُلَّ مَكَانٍ وَ مِثْلُ  
مَنْ تَعْلَمَهُ فَرَقَدَا  
وَهُوَ فِي جَوْفِهِ مِثْلُ  
حَرَابٍ أَوْ كِي عَلَى  
مِثْلِهِ ۝

جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا پھر اس کی تلاوت کرتا اور رات کی نماز تہجد وغیرہ میں اسے پڑھتا ہے ایسے قرآن کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی عقلی کی سی ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیلتی ہوئی ہے اور اس شخص کی مثال جو اس کی تعلیم حاصل کرتا پھر غافل ہو کر رات کو سو جاتا ہے اور قرآن اس کے سینے میں محفوظ ہوتا ہے مشک

سنوۃ ۱۱۹۰ھ الزیادی ص ۱۱۱ - نسائی وابن ماجہ ص ۱۱۹



کی اس تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہے۔  
علامہ ملا علی قاری وغیرہ نے اس کا وہ مفہوم بتایا ہے جو ترجمہ سے ظاہر ہے یعنی  
جو شخص قرآن کی تعلیم حاصل کرنا پھر یا تبدی کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا اور اس کے  
مطابق عمل کرتا ہے ایسے شخص کے لئے قرآن ایک مشک کی کھلی ہوئی تھیلی کی مانند  
ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اس سے ہر شخص فیضیاب اور مستفید ہو رہا ہو  
اور جو اس کا علم حاصل تو کرتا ہے مگر اس کے مطابق عمل اور اس کی تلاوت سے  
غافل رہتا ہے اس کا حال مشک کی بند تھیلی کا سا ہے۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ جس نے قرآن کا علم حاصل کر لیا اس کو دنیا کی نہایت  
قیمتی اور عمدہ خوشبو مشک کی تھیلی یا تھک آگئی اب اگر وہ اس کا اہتمام کرتا ہے، اس  
کی ہمیشگی کے ساتھ تلاوت کرتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اس سے دوسروں کو  
بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور اگر وہ اس سے دلچسپی نہ رکھے تب بھی اس کے پاس مشک  
کا سر نہایت محفوظ ہی رہتا ہے، یہ بھی ایک تمثیل ہے ورنہ دنیا میں اگر مشک سے بھی  
کوئی قیمتی اور عمدہ خوشبو پائی جاتی ہو اس سے بھی قرآن کا علم اور اس کی تلاوت کہیں  
بڑھ کر ہے اس لئے کہ کوئی بھی خوشبو ہوگی وہ ایک حد تک ہوگی اور ختم ہونے والی ہوگی  
لیکن قرآن کا علم، اس کی تلاوت کے اجر و ثواب کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی انتہا اور  
نہ اس کے لئے زوال و فساد ہے۔

حق تعالیٰ نے اس حدیث میں قرآن کی تعلیم کا حکم فرمایا ہے۔  
ابو محمد حجتی نے کہا ہے قرآن کا علم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم دینا فرض کفایہ ہے تاکہ قرآن  
کے سلسلے میں اب تک جو تواتر اکثر حفظ اور تعلیم و تعلیم کی بہتات و فراوانی اور تسلسل  
رہا ہے یہ ختم نہ ہو سکے اور تبدیل و تحریف کا دروازہ ہمیشہ ہی کے لئے بند رہے۔  
علامہ زرکشی نے فرمایا ہے جب کسی شہر یا بستی میں قرآن کی تلاوت کرنے والا کوئی نہ ہو  
تو سب گنہگار ہوں گے۔ علامہ ملا علی قاری زرکشی کے قول کی تشریح لکھتے ہیں کہ زرکشی کے  
کلام سے ظاہر یہ ہے کہ ہر شہر اور بستی کے اندر کسی نہ کسی کو ایسا ضرور ہونا چاہئے جو قرآن



کی تلاوت اسیے لیونکہ قرآن کے کچھ حصہ کا علم حاصل کرنا سب کے لئے فرض عین ہے۔  
(ورنہ نماز میں پڑھیں گے کیا) اس لئے جب وہاں کوئی قرآن پڑھنے والا نہ پایا جائے گا  
تو سبھی گنہگار ہوں گے اور تو ان کی تعداد بھی صرف اسی صورت میں حاصل ہوگی جسے  
نیکشی نے بتایا ہے ورنہ تمام اہل شہر کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنا ہمارے لئے  
فرض نہیں اور یہ بات پوری دنیا کے فساد کا باعث ہو سکتی ہے۔

علامہ نووی کے قول سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ اور قرآن  
یاد کرنے میں مصروف ہونا نفل نماز سے بہتر ہے اس لئے کہ اس کا یاد کرنا فرض کفایہ ہے  
بعض متاخرین نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ قرآن کا حفظ کرنا دوسرے علوم جو فرض کفایہ  
ہیں ان میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔

## قابل رشک صرف دو شخص قرآن سے شغف رکھنے والا

(۲۴) حضرت

ابن عمر رضی اللہ

## اور راہ خرم میں خسران کرنے والا

تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رشک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا  
ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے  
قرآن دیا تو وہ رات کے اوقات اور  
دن کے لمحات میں اس کا اہتمام کرتا ہے  
(اس کو نماز میں کھڑا ہو کر پڑھتا یا اس  
کی تبلیغ و تعلیم میں مصروف رہتا ہو)  
اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ  
نے مال دیا تو وہ اس سے رات و دن  
کے لمحات و اوقات میں خرچ کرتا ہے۔

لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى  
اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اَتَاهُ  
اللَّهُ الْفَقْرَ اَنْ فَهُوَ يَقْوُ  
جَهْ اَنَاءَ اللَّيْلِ وَاَنَاءَ  
النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَتَاهُ  
اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ  
مِنْهُ اَنَاءَ اللَّيْلِ  
وَاَنَاءَ النَّهَارِ

۱۔ مرقاة ص ۵۹۵ ج ۲۔

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷ - البخاری ص ۷۱ ج ۲۔ ومسلم ص ۲۷۲ ج ۱۔



کسی کی نعمت دیکھ کر جو اس لڑکا نعمت اس میں چھن جائے یا تم ہو جائے حسد کیا جاتا ہے یہ ایک ناپذیر خصالت ہے قرآن اور احادیث میں اسے گناہ اور ناجائز بتایا گیا ہے اس کے ناجائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ اسی طرح کی دوسری خصالت رشک ہے، کسی شخص کا کسی اور شخص کی کوئی نعمت دیکھ کر آرزو کرنا کہ وہ نعمت اسے بھی مل جائے اسے رشک کہتے ہیں۔ رشک جائز ہے دنیاوی نعمت پر رشک مباح اور جائز ہے اور طاعت یا کسی دینی نعمت پر رشک مستحب ہے۔

علامہ میرک فرماتے ہیں حسد کی دو قسمیں ہیں حقیقی، مجازی۔ صاحب نعمت سے نعمت ختم ہونے کی آرزو کرنا حقیقی حسد ہے یہ صحیح اور صریح نفوس اور باجماع مسلمین حرام ہے۔

مجازی حسد رشک کو کہتے ہیں کسی دوسرے کی نعمت دیکھ کر اس جیسی نعمت کے ملنے کی آرزو کرنا رشک کہلاتا ہے۔ اگر دنیا کی کسی چیز پر رشک ہو تو مباح اور اطاعت و عبادت پر رشک ہو تو مستحب ہے یہ

حدیث میں لفظ حسد استعمال کیا گیا ہے۔ اکثر شارحین اور علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد رشک ہے، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف دو شخصوں پر رشک لائق ستائش ہو سکتا ہے اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ رشک صرف انہیں دونوں میں منحصر ہے اسی وجہ سے علامہ مظہر نے فرمایا ہے کسی نعمت پر رشک کرنا مناسب نہیں۔ ہاں اگر وہ نعمت کوئی ایسی طاعت و عبادت ہو جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو تو اس پر رشک مناسب ہے جیسے قرآن کی تلاوت کرنا اور مال کا صدقہ کرنا اس طرح کی اور نیکیاں بھی یہ

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قابل رشک دو طرح کے شخص ہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن جیسی سب سے عظیم دولت عطا فرمائی۔ پھر وہ اس کا انتہام کرتا ہے اور شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہے اس کی ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بناتا ہے یا وہ شخص جسے قرآن کا علم حاصل ہوا اور



وہ اسے رات و دن نماز میں پڑھنے کھڑا ہوتا ہو یا اس کی تعلیم و تبلیغ کرے، دوسرا وہ شخص لائق رشک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و ثروت عطا فرمایا ہو اور وہ اس کو دن رات اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔

حدیث کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اگر خدا جائز ہوتا تو ان دو شخصوں پر جائز ہوتا اس لئے کہ ان دونوں کو اتنا زبردست اجر و ثواب ملتا ہے کہ ایسے کو دیکھ کر کوئی جلتا تو وہ حق بجانب ہوتا۔

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قابل رشک صرف دو شخص ہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تو وہ رات و دن کے اوقات و لمحات میں اس کی تلاوت کرتا ہے جب اس سے اس کا پر و نسی سنتا ہے تو کہتا ہے کاش مجھے بھی اسی طرح ملا ہوتا جو فلاں کو ملا ہے تو میں اس کے جیسا عمل کرتا۔

دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ پھر وہ اس کو حق کے سلسلے میں بے دریغ خرچ کرتا ہے یہ دیکھ کر کوئی شخص کہتا ہے کاش مجھے بھی اسی طرح ملا ہوتا جو فلاں کو ملا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو وہ کر رہا ہے۔

اس روایت سے واضح ہو گیا کہ پہلی حدیث میں حسد سے مراد رشک ہے اس میں متعدد الفاظ ایسے استعمال ہوئے ہیں جو رشک کے ہیں لیتنی اوتیت مثل ما اوتی فلان فعملت مثل ما یعمل۔ کاش مجھے بھی وہ ملا ہوتا جو فلاں کو ملا ہے تو میں بھی اس کے جیسا عمل کرتا گویا کوئی کسی عمل کرنے والے جیسا ہونے کی آرزو کر رہا ہے اور اسی کو رشک کہتے ہیں۔

**قرآن کی تلاوت کرنے والا قرع اکبر سے محفوظ ہوگا (۲۵)**

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الترغیب والترہیب ص ۱۸۶ ج ۳ بخاری ص ۴۵۱، ۴۵۲ ج ۲



تین ایسے (اشخاص) ہونگے  
جنہیں سب سے بڑی گھبراہٹ خوفزدہ  
نہ کرے گی اور نہ وہ حساب کی گرفت  
میں ہوں گے وہ لوگ تمام مخلوقات  
کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک  
کے ایک اونچے ٹیلے پر ہوں گے ایک  
وہ شخص جس نے اللہ کی خوشنودی  
حاصل کرنے کے لئے قرآن پڑھا اور  
اس سے لوگوں کی امامت اس طرح  
کی وہ اس سے خوش رہے۔ دوسرا  
تبلیغ کرنے والا جو اللہ کی رضا حاصل  
کرنے کے لئے نماز کے لئے بلائے  
اور تیسرا وہ بندہ جس نے اپنے اور  
اپنے رب کے درمیان اور اپنے اور  
اپنے غلاموں کے درمیان عمدہ معاملہ  
کیا۔

ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ  
الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ  
الْحِسَابُ هُمْ عَلَى  
كَثِيبٍ مِّنْ مَّسْكِ  
حَتَّىٰ يَفْرَغَ مِنْ  
حِسَابِ الْخَلَائِقِ رَجُلٌ  
قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ  
وَجْهِ اللَّهِ وَأَقَامَ بِهِ  
قَوْمًا وَهَدَاهُ  
رَاضُونَ وَدَاعٍ  
يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ  
ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَعِنْدَهُ  
أَحْسَنُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ مَوَالِيهِ ۝

روز قیامت عجیب حیرانی، پریشانی اور سراپیمگی اور خوف و ہراس کا  
عالم ہوگا ہر شخص کو اپنی اپنی بڑی ہوگی۔ لٰكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ  
نَّشَاطٌ يُعْتَنِيهِ۔ ہر شخص کا اپنا حال ہوگا جو اس کو دوسرے سے بے نیاز کر دیگا  
قرآن حکیم نے اس دن کی منظر کشی بہت سی جگہوں پر بڑے اچھے انداز سے کی  
ہے ایک جگہ مجرم کی خواہش اس انداز میں پیش کرتا ہے۔

مجرم آرزو کرے گا کاش وہ  
اس دن کے عذاب سے اپنی اولاد

يَوْمَ الْمُجْرِمِ كَوْ  
يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ

لَا اَوْسَطَ وَالصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ اَنْ يَّطْرُقَ



اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے  
 کہنے جس میں اس کی جگہ ہے اور تمام روز  
 زمین والوں کے بدلے نجات پائے پھر  
 (یہ سب کچھ) اسے بچائے ہرگز ایسا نہ ہوگا  
 وہ تو کبر و کتبی آگ کھال اتارنے والی  
 اس کے لئے ہوگی۔

اور جسے اس کا نام اعمال اس  
 کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کچھ  
 ہائے کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا  
 گیا ہوتا اور میں نہ جانتا میرا حساب کیا  
 ہے، ہائے کاش موت ہی قصہ ختم کرتی  
 میرا مال مجھے کچھ کام نہ آیا اور میرا سارا  
 زور جاتا رہا۔

اس دن انسان کچھ کہاں  
 بھاگ کر جاؤں۔

جس دن ہرودہ پلائی مال بچے  
 مجھ سے غافل ہوگی۔

ایک دوسرے سے بھاگ دوڑ کی قرآن تفسیر کشتی کرتا ہے۔

جس دن انسان اپنے بھائی اور

يَوْمَئِذٍ يَنْسِيهِ  
 مَصْحُوتُهُ وَأَخِيهِ  
 وَفَصِيلَتَهُ الَّتِي تُؤْوِيهِ  
 وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا  
 ثُمَّ يُنْفِخُ بِهِ كُلًّا إِنَّهَا لَطِي  
 نَزَاعَةٌ لِّلشَّوْءِ ۚ

کہیں قرآن یہ نقشہ پیش کرتا ہے۔

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ  
 كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ  
 يَلَيْسَ لِي لِمَ أُوتِيَ كِتَابِيهِ  
 وَلَمْ أَدْر مَا حَسَابِيهِ يَلَيْسَ لَهَا  
 كَانَتْ الْقَاضِيَةَ مَا أَغْنَى  
 عَنِّي مَالِيهِ هَلَكَ عَنِّي  
 سُلْطَانِيهِ ۚ

سراسیمگی اور حیرانی کا عالم یہ ہوگا۔

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ  
 إِنَّ الْمَقْدُورَ ۚ

حواس باختگی کا یہ حال ہوگا۔

يَوْمَ تَذْهَبُ كُلُّ  
 مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ ۚ

ایک دوسرے سے بھاگ دوڑ کی قرآن تفسیر کشتی کرتا ہے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِّنْ

۲۹ الحاقہ ۲۵ آیت ۲۹ تا ۲۵

۲۹ الحج ۲۵

۲۹ المعارج ۲۵

۲۹ القیامہ ۲۵



اَخِيهِ وَاُمِّهِ وَاَبِيهِ  
وَمُصَاحِبَتِهِ وَبَيْنِيهِ يَه  
اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی  
اور اپنی اولاد سے بھاگ رہا ہوگا۔

ایسے دن کے کرب و اضطراب، خوف و ہراس اور وحشت و سراسیمگی سے  
جو شخص بچ جائے وہ کتنا خوش نصیب ہوگا۔ اس حدیث میں فرمایا گیا اس دن جو سب  
سے زبردست خوف و ہراس کا وقت ہوگا اس کی گھبراہٹ اور پریشانی سے تین قسم کے  
اشخاص محفوظ رہیں گے اور حساب کی سختی سے بچے رہیں گے۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ جس سے حساب سختی سے لیا گیا وہ ہلاک  
ہو گیا اس حدیث میں فرمایا گیا کہ حساب کی سختی سے یہ شخص بالکل محفوظ ہوگا۔ یہی نہیں  
بلکہ تمام مخلوق کے حساب و کتاب کے ختم ہونے تک یہ لوگ مشک کے ٹیلے پر بیٹھیں گے  
ہر طرح کا اتہنی اطمینان و سکون میسر ہوگا۔

پہلا وہ شخص جس نے اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے قرآن کی تلاوت کی اور  
اس کے ذریعہ ایسے لوگوں کی امامت کی جو اس سے خوش تھے انہیں اس کی امامت  
پسند تھی۔

دوسرا شخص وہ داعی جو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے لوگوں کو نماز کی تبلیغ  
کرنے کے لئے ان کو بلائے۔

تیسرا وہ شخص جو اپنے رب کے حقوق عمدگی کے ساتھ ادا کرنے ساتھ ہی اپنے  
غلاموں کے حقوق بھی حسن و خوبی کے ساتھ پورا کرے۔

قرآن پڑھنے پڑھانے والوں پر سکینت و رحمت نازل ہوتی ہے

(۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا أَجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ  
مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُوْنَ  
جو قوم بھی کتاب اللہ کی تلاوت  
کرنے اور اس کو باہمی پڑھنے پڑھانے

لہ عین پ



كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُ رُسُلَهُ  
فَمَا يَتَّبِعُهُمْ إِلَّا تَزَكَّتْ  
عَلَيْهِمْ السَّكِينَةُ وَ  
غَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّقَهُمُ  
الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ  
عِنْدَهُ بِه

کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کبھی گھر پر  
جمع ہوتی ہے ان پر سکینت نازل  
ہوتی ہے اور ان پر اللہ کی رحمت  
چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں  
(حفاظت کے لئے) گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان  
کا اپنے قریب والوں (فرشتوں) میں ذکر کرتا ہے

اس حدیث میں طلبہ، اساتذہ، مکاتیب و مدارس اور وہ مساجد جن میں قرآن  
پڑھا پڑھایا جاتا ہے ان سب کی ایک عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جو لوگ بھی  
کتاب الہی کی تعلیم و تعلم کے لئے کسی اللہ کے گھر تک اکٹھے ہوتے ہیں ان پر سکینت نازل  
ہوتی ہے سکینت کے معنی کے سلسلے میں صحابہ کرام اور اسلاف عظام رضی اللہ عنہم  
کے بہت سے اقوال ہیں قرآن حکیم میں بھی یہ لفظ کئی جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں سکینہ کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے حضرت  
ضحاک سے روایت ہے "سکینہ" رحمت کو کہتے ہیں حضرت عطاء سے روایت ہے  
اللہ تعالیٰ کی آیات سے جو لوگ معرفت حاصل کرتے ہیں پھر ان کو اس سے ایک سکون  
حاصل ہوتا ہے اسی کو سکینت کہتے ہیں علامہ طبری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے علامہ نووی  
نے فرمایا سکینت بعض وہ مخلوقات ہیں جن سے اطمینان و سکون حاصل ہوا اور ان  
کے ساتھ فرشتے ہوں یہ

علامہ ملا علی قاری نے "سکینت" کی شرح میں فرمایا ہے کہ وہ سکون و اطمینان  
ہے جس سے دل کو خوف ہراس سے اطمینان و امان ملتا ہے پھر کچھ آگے لکھا ہے بعض  
نے سکینت کا معنی رحمت بتایا ہے اور بعض نے وقار اور کچھ نے رحمت کے فرشتے اور  
ابن حجر نے فرمایا ہے سکینت سے مراد فرشتے ہیں یہ

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۱۶۳ ج ۳ مسلم ابوداؤد ص ۱۲۲ ج ۱ ابن ماجہ ص ۲۰

۲۔ عمدة القاری ص ۳۱ ج ۲۰

۳۔ مرقاۃ ص ۵۷۹ ج ۲



حضرت شیخ محقق دہلوی نے لکھا ہے سکینت کا معنی اطمینان کے ہیں، رحمت اور وقار و سنجیدگی کے معنی میں بھی آتا ہے قرآن سے ایک طرح کا روحانی چین و سکون اور دل کی صفائی پیدا ہوتی ہے اور نفسانیت کی تیرگی کا فور ہو جاتی ہے اور رحمانیت کی روشنی اور ذوقِ حقنوری پیدا ہوتا ہے یہی کیفیت کبھی کبھی ابراہیم اسی طرح کی کسی اور چیز کی شکل اختیار کر لیتی ہے اسی کو سکینت کہتے ہیں یہ

اس حدیث میں کونسا معنی لیا جائے اس سلسلے میں بھی علامہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے اس جگہ سبھی معنی درست ہیں یہ حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر قرآن کے پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہوتے ہیں ان کے دل میں ٹھنڈک اور اطمینان اور روحانی چین و سکون بہم پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کی خالص رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو ہر طرف سے اپنی حفاظت و نگہداشت میں لے لیتے ہیں اور ان کو کوئی نقصان پہنچنے کا امکان نہیں رہ جاتا ایسی پریس نہیں بلکہ ان پڑھنے پڑھانے والوں کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ بھی ملتا ہے کہ رب کائنات اپنے ملائکہ کے بیچ ان کا ذکر فرماتا ہے کہ میرے فلاں اور فلاں بندے میری کتاب کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہیں یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جسے یہ نصیب ہو جائے وہ کتنا خوش بخت ہو گا۔

**تلاوتِ قرآن سے سکینت نازل ہوتی ہے** (۲۷) حضرت

برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔  
کَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ  
سُورَةَ الْكَهْفِ وَرَأَى  
جَانِبَهُ حَصَانٌ مَرْبُوطٌ  
بِشَطْرَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ  
سَحَابَةٌ فَبَعَثَتْ تَدْنُو  
ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا تھا اتنے میں ایک ابراہیم پر سایہ فگن ہو گیا اور وہ بادل قریب ہوتا اور ہوتا گیا

۱۰ اشعة اللمعات ص ۱۳۴ ۲۷۰ فتح الباری



اور اس کا گھوڑا بند کرنے لگا جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن کے باعث اتری تھی۔

وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ  
يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ  
لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ  
تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ لَهُ

قرآن پڑھنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر ایک ابرہ سا یہ فگن ہو گیا تھا جس سے ان کے قریب کا بندھا ہوا گھوڑا اچھل کود کرنے لگا تھا اور جوں جوں وہ بادل قریب ہوتا گیا اس گھوڑے کا اچھلنا کودنا بڑھتا گیا جب صبح کو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے واقعہ عرض کیا اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہو رہی تھی۔ سکینت کی تفصیلی شرح ابھی گزر چکی۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے قول کے مطابق ابر کی شکل میں وہ فرشتے تھے۔ گویا فرشتے قرآن کی تلاوت سننے اور قاری کا نظارہ کرنے کے لئے اترے تھے۔ تلاوت قرآن کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا ان پر یہ خاص فضل ہو گیا تھا جس سے یہ غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ آج بھی جس پر چاہے اللہ تعالیٰ یہ فضل فرما سکتا ہے؟ واللہ ذو الفضل العظیم۔ اگلی حدیث بھی قریب قریب اسی مفہوم کی ہے اس کا واقعہ ذرا اور تفصیلی ہے۔

**قرآن پڑھنے سے فرشتے نازل ہوتے ہیں** (۲۸) حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اسید بن حصیر نے بیان کیا کہ جس

أَنَا أَسِيدُ بْنُ حُصَيْرٍ

۱ مشکوٰۃ ص ۱۸۲ بخاری ۴۹۹ ج ۲: ۲۶۸ ج ۱  
۲ فتح الباری



فَإِنْ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ  
مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ  
وَقَرَسَهُ مَرْبُوطَةً عِندَهُ  
إِذْ جَالَتِ الْفُرْسُ فَسَكَتَ  
فَسَكَتَتْ لَحْمُ قَرَأَتْ فَجَالَتِ  
الْفُرْسُ فَأَنْصَرَفَتْ وَكَانَ  
أَبْنُهُ يُحْيِي قَرِيبًا مِنْهَا  
فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَ  
لَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ  
إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ  
الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ  
فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ  
اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ  
فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ  
مِنْهَا قَرِيبًا فَأَنْصَرَفْتُ  
إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي  
إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ  
الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ  
فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا  
قَالَ وَتَذَرِي مَا ذَاكَ  
قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ  
الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ

دقت وہ رات میں سورہ بقرہ کی تلاوت  
کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے قریب  
ہی بندھا ہوا تھا کہ یکا یک گھوڑا  
راست پر اب سے گھومنے لگا پھر وہ خاموش  
ہوئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر انہوں نے  
پڑھا پھر گھوڑا گھومنے لگا اب پڑھنے  
سے رک رہے (یا نماز سے فارغ ہو گئے)  
ان کے صاحبزادے بھی گھوڑے سے قریب  
تھے اس لئے انہیں اندیشہ ہوا گھوڑا  
کہیں انہیں تکلیف نہ پہونچا دے اور  
جب انہوں نے اپنے صاحبزادے کو ہالیا  
تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا  
دیکھتے ہیں کہ ایک سائبان سا ہے جس  
میں شمعیں سی (روشن) ہیں پھر صبح کو  
انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے واقعہ بیان کیا حضور نے فرمایا اے  
ابن حنفیر پڑھو اے ابن حنفیر پڑھو۔  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ڈر لگا کہ گھوڑا کہیں  
مجھے کو کچل نہ دے اور وہ اس گھوڑے  
سے قریب ہی تھا پھر میں بھی کے پاس  
آیا اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو  
دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا ہے  
اس میں شمعیں سی (روشن) ہیں میں تو  
گھر سے باہر نکل گیا تاکہ (گھبراہٹ کی وجہ سے)



وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَتْ  
يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا  
لَا تُتَوَارَى مِنْهُمْ لَهُ

اسے نہ دیکھ سکوں تو حضور نے فرمایا ہیں  
بتہ بھی ہے وہ کیا تھا انہوں نے عرض  
کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا وہ فرشتے تھے  
جو تمہاری (قرآن پڑھنے کی) آواز کی وجہ سے  
قریب آگئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ  
فرشتے صبح تک اس طرح ہوتے کہ لوگ انہیں  
دیکھتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل  
نہ ہوتے۔

امام بخاری نے ایک باب باندھا "بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ  
عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ" تلاوت قرآن کے وقت فرشتوں اور سکینت کے  
اترنے کا باب۔ اس باب میں صرف ادیب کی حدیث روایت کی اور اس پوری حدیث  
میں سکینت کا لفظ کہیں نہیں آیا اس کی وجہ علامہ ابوالعباس بن میر نے یہ بتائی  
ہے کہ امام بخاری نے ملائکہ اور سکینت کو ایک دوسرے کے لئے لازم سمجھا جب فرشتے  
نازل ہوں گے سکینت بھی نازل ہوگی اور جب سکینت اترے گی فرشتے بھی ضرور  
اتریں گے۔ ابن بطال نے فرمایا ہے سکینت اس ساکنان میں تھی جس کا ذکر  
حدیث میں آیا ہے اور یہ ہمیشہ فرشتوں کے ساتھ نازل ہوتی ہے یہ

جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت انسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات میں جب قرآن  
پڑھ رہے تھے فرشتے اور سکینت دونوں اتر رہے تھے اور فرشتے اس کثرت سے اتر  
رہے تھے کہ ان کے ہجوم سے آسمان وزمین کے درمیان ایک بڑا سا ساکنان بن  
گیا تھا اور اس کے اندر ان فرشتوں کے چہرے روشن چراغ کی طرح درخشاں تھے  
اور حضرت انسید جب پڑھتے اسی وقت یہ کیفیت ہوتی تھی اور جب وہ رکعت

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۴ بخاری ص ۲۵۰ مسلم ص ۲۶۹ ج ۱۔

وفضائل القرآن اثر ابوالقادر اسماعیل بن کثیر قرشی دمشق متوفی ۳۷۷ھ

۲۔ عمدۃ القاری ص ۳۵ ج ۲۰



تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی کیونکہ ان کا گھوڑا اسی وقت تک اچھلی کو د کرتا جب تک وہ پڑھتے ہوئے اور گھوڑا چمکتا ہوا سائبان دیکھ کر ہی بدلتا تھا۔ اگر ان کے پڑھنے کا سلسلہ صبح تک جاری رہا ہوتا تو اس پر کیف منظر کو بھی لوگوں نے دیکھا ہوتا۔

حضرت اسید کے ساتھ یہ واقعہ پیش آنے کی وجہ یہ تھی حضرت اسید کی آواز بہت عمدہ تھی چنانچہ اسماعیلی کی روایت میں ہے۔ اَقْرَأُ اسْتَيْدُ فَقَدْ أُوتِيَتْ مِنْ مِّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ لِيَهْ أَسِيدٌ يَرْوِي لِقِنًا كَتَبَ

حضرت داؤد کی بالنسریوں کا ایک حصہ ملا ہے۔ علامہ عینی نے تحریر کیا ہے "اُوتِيَتْ مِنْ مِّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ" میں مزامیر کے معنی اچھی آواز کے ہیں اور روایت میں آل کا لفظ زائد ہے خود حضرت داؤد مراد ہیں کیونکہ اس کا ذکر موجود نہیں کہ آل داؤد میں سے کسی کو وہ عمدہ آواز ملی ہو جو خود حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی تھی یہ

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انسان فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے علامہ بدرالدین عینی اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں۔

اس حدیث میں بنی آدم کے لئے فرشتوں کے دیکھنے کا جواز موجود ہے۔ اہل ایمان انہیں رحمت کی شکل میں دیکھ سکتے ہیں اور کفار عذاب کے روپ میں۔ ہاں وہی انسان دیکھ سکتے ہیں جو خود اچھے ہوں اور ان کی آواز بھی عمدہ ہو۔ حدیث کے اندر سائبان کی شکل میں فرشتوں کے نازل ہونے کا واقعہ محقق ایک محققوں سورہ کو محققوں اندازہ میں پڑھنے کی وجہ سے پیش آیا تھا اگر یہ بات مطلقاً سوتی تو ہر پڑھنے والے کو یہ شرف حاصل ہوتا۔ اس حدیث سے حضرت اسید کی فضیلت بھی ثابت ہوئی ہے اور شب میں سورہ بقرہ پڑھنے کی فضیلت بھی یہ

یہ اور اس سے پہلے والی حدیث کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن

۱۔ عمدۃ القاری ص ۳۶ ج ۲۰ ۲۔ ایضاً ص ۵۶ ج ۲۰

۳۔ عمدۃ القاری ص ۳۶ ج ۲۰



سننے کے لئے فرشتے اتر سکتے ہیں اور قاری قرآن اس عظیم شرف سے مشرف ہو سکتا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ تَسْمَعُ لَكَ۔ وہ فرشتے تم سے قرآن سن رہے تھے۔ اخیر میں یہ بھی ہے۔

تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ  
لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَمَا  
أَنْتَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ  
الْعَجَائِبَ۔  
وہ فرشتے تھے قرآن کی تلاوت  
کی وجہ سے اترے تھے سنوا اگر تم  
پڑھتے رہ جاتے تو یقیناً حیرت انگیز  
چیزیں دیکھتے۔

## خوش آوازی قرآن پڑھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ خاص توجہ ہوتی ہے

(۲۹۱) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ  
الْقَوَاتِ بِالْقُرْآنِ  
مِنْ صَاحِبِ الْقِيَمَةِ  
إِلَى قِيَمَتِهِ  
یقیناً اللہ تعالیٰ اچھی آواز سے  
قرآن پڑھنے والے سے جس توجہ و  
اتفات سے سنتا ہے گانے والی  
لونڈی سے اس کا مالک کیا اس توجہ  
سے (غنا) سنتا ہوگا۔

لونڈی کا مالک لونڈی سے جائز قسم کا غنا سن سکتا ہے چونکہ غنا کی  
آواز کی طرف میلان فطری ہوتا ہے اس لئے لونڈی کا آقا پوری یکسوئی کے  
ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو کر غنا سنتا ہے۔ اس حدیث میں فرمایا گیا کہ لونڈی  
کا مالک جس طرح پوری توجہ کے ساتھ لونڈی کا غنا سنتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ  
توجہ سے خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر

۱۔ ابن ماجہ ص ۹۶، امام احمد صحیح ابن حبان۔ بیہقی، الترغیب والترہیب  
ص ۱۸۰، ۱۸۱۔ مستدرک ص ۵۷۱، ۵۷۲ از حاکم۔



تتا ہے۔

حدیث میں اُذن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی کان دھرنے اور  
زر سے سننے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کان اور کان کے سننے سے پاک  
اس لئے علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
سننے والے کو اعزاز اور بھرپور اجر و ثواب عطا کرتا ہے یہ

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص عمدہ آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے  
اللہ تعالیٰ کی اس پر خاص عنایت ہوتی ہے اور اس کو عظیم اجر و ثواب مرحمت  
کرتا ہے لیکن خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اسے  
جائے قرآن گا کر پڑھنا سخت ممنوع ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
یہ ہے۔

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ  
بِلُحُونِ الْعَرَبِ  
وَأَصْوَاتِهَا وَأَنَافِكُ  
وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ  
وَلُحُونِ أَهْلِ الْكِتَابِ

تم قرآن عربوں کی طرز اور  
ان کی آواز میں پڑھو۔ اہل عشق  
کی طرز اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)  
کی طرز سے احتراز اور پیہیز  
کرو۔

ارباب عشق و محبت اور اہل طرب لغویوں کے تکلف اور موسیقی کے قواعد  
و عایت کے ساتھ گانے گاتے ہیں اور یہود و نصاریٰ بھی گانے کی طرز پر اپنی کتابیں  
سننے ہیں اس لئے تم اس سے سخت احتراز و اجتناب کرنا کیونکہ

مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ  
فَهُوَ مِنْهُمْ

جس نے کسی قوم سے مشابہت  
اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہے۔

عرب کے لوگ پوری سادگی کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے غبار اور موسیقی کے

عمدة القاری ص ۴۰ ج ۲۰

مشکوٰۃ ص ۱۹۱ شعب الایمان از بیہقی۔

مرقاۃ ص ۶۱۸ ج ۲



فن سے بہت دور تھے اس حدیث میں فرمایا گیا تم عربوں جیسے سادہ انداز میں قرآن پڑھو اور ہر گز گانے اور اہل کتاب کی طرز سے قرآن نہ پڑھو۔

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

أَمَّا التَّخَفُّ بِمَحِثٍ يُجَلُّ  
بِالْحُرُوفِ زِيَادَةً وَنَقْصَانًا  
فَهُوَ حَرَامٌ يُفْسِدُ بِهِ  
الْقَارِئُ وَيَأْثُرُ بِهِ الْمَسْمَعُ  
وَيُحِبُّ انْكَارُ فَإِنَّهُ مِنْ أَسْوَأِ  
الْبِدَعِ وَأَفْحَشِ الْإِبدَاعِ

ربا اس طرح سے گانا کہ حروف میں کمی و زیادتی کا خلل ہو جائے یہ حرام ہے۔ پڑھنے والا فاسق ہو گا اور سننے والا گنہگار اور اظہار ناگواری ناگ ہو گا۔ اس لئے کہ یہ قبیح ترین اور فحش ترین بدعت ہے۔

خوش آوازی سے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اس خوبی سے پڑھا جائے کہ علامتاثر ہو اس کے معانی و مطالب کی بھی ساتھ ساتھ رعایت ہو دوران تلاوت اگر عذاب کی آیت آئے تو آواز سے خوف و خشیت ٹپکے اگر رحمت و بشارت کی آیت آئے تو لہجہ سے مسرت ظاہر ہو اگر سوال و استفہام کی آیت آئے تو اس طرح پڑھے کہ فقرے سے سوال و استفہام کا انداز پیدا ہو جائے۔ خوش آوازی کا معیار اگلی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

(۳۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ الَّذِي  
إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يُقْرَأُ  
خَشِيعَةً يَخْشَى اللَّهَ فِيهِ

بلاشبہ لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے جس سے تم جب پڑھتے سنو تو تم یہ خیال کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

۱۔ مرقاۃ ص ۶۱۸ ج ۲  
۲۔ ابن ماجہ ص ۱۹۶ الترغیب والترہیب ص ۱۸۱ ج ۳ عمدة القاری ص ۲۱ ج ۲۰



قاری کی قرأت سے اللہ کا خوف اور اس کی خشیت ظاہر ہو یہی خوش آوازی کا صحیح معیار ہے۔ حضرت ابن طاؤس اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا کون ہے ؟ حضور نے فرمایا۔

الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ  
رَأَيْتَهُ خَشِيَ اللَّهَ لَهُ  
وہ شخص کہ جب اس سے (قرآن) سنا  
تو خیال ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں یہ حدیث روایت کی ہے۔  
لَا يُسَمِّحُ الْقُرْآنُ مِنْ  
أَحَدٍ أَشْهَى مِنْ يَخْشَى  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ  
کسی سے بھی اتنا عمدہ قرآن  
نہیں سنا جاسکتا جتنا اس شخص سے جو اللہ  
تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

دارمی کی روایت ہے حضرت طاؤس سے مرسل مروی ہے وہ کہتے ہیں حضور صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا اور قرأت  
ترتیل و تجوید میں سب سے اچھا کون ہے ؟  
حضور نے فرمایا۔

مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ  
رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى  
اللَّهَ  
وہ شخص ہے کہ جب تم اس سے  
(قرآن) پڑھتے سنا تو تمہارا خیال ہو کہ  
وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں حضرت طلق تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معیار کے  
مطابق تھے۔ علامہ ملا علی قاری خشیت الہی کی شرح میں فرماتے ہیں ”قرآن پڑھتے  
وقت قاری کا دل متاثر ہو اس پر خشیت کے آثار ظاہر ہوں مثلاً اس کا رنگ بدل جائے  
شرت سے روئے۔ حضرت طلق مذکور کے بارے میں علامہ طبری فرماتے ہیں یہ ابو علی

۱۔ غرۃ القاری۔ ص ۱۴ ج ۲۰۔

۲۔ ص ۲۹ حاکم و فضائل القرآن از ابوالقاسم غافقی

۳۔ مشکوٰۃ۔ ص ۱۹۱۔



طلق بن علی بن عمر و سختی ہیں۔ بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ طلق بن یمامہ قیس بن  
کے والد ہیں۔ بہر حال یہ ایسے قاری تھے کہ جب قرآن پڑھتے تو ان کی آواز و طرز  
خشیت الہی شکیں تھی۔

اس کے علاوہ اور بھی متعدد احادیث ہیں جن میں خوش آوازی سے قرآن  
کی ترغیب دی گئی ہے۔

**خوش آوازی کی غیر معمولی اہمیت** (۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ  
مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَيَّرَ  
بِالْقُرْآنِ بِهِ  
اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو اتنی توجہ سے  
نہ سنا جتنی توجہ سے ایک نبی کے خوش  
آوازی سے قرآن پڑھنے کو سنا۔

دوسری حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ  
مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنَ  
الصَّوْتِ يَتَغَيَّرُ  
بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ  
بِهِ بِهِ  
اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو اتنی توجہ سے  
نہ سنا جتنی توجہ سے ایک خوش آواز  
نبی کے اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھنے  
کو سنا جو بلند آواز سے قرآن پڑھ  
رہا ہو۔

انبیاء کرام علیہم السلام جس خوش آوازی اور تلاوت کے حقوق و آداب کی  
رعایت کے ساتھ آسمانی کتابیں پڑھ سکتے ہیں ظاہر ہے کہ غیر نبی کے اس کمال و خوبی

۱۔ مرقاة ص ۴۱۸ ج ۲۔

۲۔ بخاری ص ۵۱ ج ۲۔ الترغیب والترہیب ص ۱۷۹ ج ۳۔

۳۔ مسلم ص ۲۶۸ ج ۱۔ بخاری ص ۵۱ ج ۲۔ ابوداؤد ص ۲۲۳ ج ۱۔

نسائی ص ۱۵۷ ج ۱۔



سے پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ان دونوں حدیثوں میں فرمایا گیا کہ جس نبی نے بھی خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھا اس سے اللہ تعالیٰ اتنی خاص توجہ سے قرآن سنتا ہے کہ اس توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ دونوں روایتوں میں "تغنی بالقرآن" کے الفاظ ہیں امام شافعی سے اس کا معنی منقول ہے۔ "خوش آوازی سے قرآن پڑھنا۔"

اس معنی کی تائید سنن ابوداؤد کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمارے پاس سے ابولبابہ کا گذر ہوا ہم ان کے سچے ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے اندر گئے ہم بھی ان کے پاس پہنچ گئے یکایک ایک خستہ حال شخص کہہ رہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ  
بِالْقُرْآنِ  
جو قرآن خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

وہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اے ابو محمد اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو آپ کیا کہیں گے انہوں نے فرمایا اپنے لبس بھر وہ قرآن اچھی آواز سے پڑھے گا۔

اس روایت سے واضح ہو گیا کہ تغنی بالقرآن سے مراد خوش آوازی سے قرآن پڑھنا ہے۔ ابن مبارک اور نصر بن شمیل کا بھی یہی قول ہے طرزوں کے ساتھ قرآن پڑھنے کی اجازت دینے والوں میں طبری کے ذکر کرنے کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوموسیٰ سے فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کو یاد دلانا چاہیے حضرت ابوموسیٰ قرآن پڑھتے اور طرز سے پڑھتے۔ ایک بار حضرت عمر نے فرمایا جو ابوموسیٰ جیسی بہترین آواز میں قرآن پڑھ سکتا ہو وہ اس خوش آوازی سے قرآن پڑھے حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن

۱۔ عمدۃ القاری ص ۲۰ ج ۲  
۲۔ الترغیب والترہیب ص ۱۸۱ ج ۳



پڑھنے میں بڑے خوش آواز شخص تھے۔ ان سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے سامنے فلاں سورہ کی قرأت کرو انہوں نے پڑھا حضرت عمر و پڑے اور فرمایا مجھے تو خیال ہی نہ تھا کہ یہ سورہ بھی نازل ہوئی تھی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ عبدالرحمن بن اسود بن یزید ماہ رمضان میں مسجدوں کے اندر اچھی آواز دے (حافظ) کو تلاش کرتے تھے۔ امام طحاوی نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق ذکر کیا ہے کہ یہ حضرات طرزوں کے ساتھ قرآن سنتے تھے۔ محمد بن عبدالحکیم نے کہا ہے کہ میں نے اپنے والد اور امام شافعی اور یوسف بن عمرو کو طرزوں کے ساتھ قرآن سنتے دیکھا ہے۔

علامہ متذری لکھتے ہیں تَغْنِي بِالْقُرْآنِ کا معنی ہے اپنی آواز قرآن کے ذریعہ بہتر بنانا اور اچھی آواز سے قرآن پڑھنا۔ سفیان بن عیینہ وغیرہ نے تغنی کو استغنا سے بتایا ہے یعنی قرآن کے ساتھ مستغنی ہونا اور اسے لے کر بے نیاز ہو جانا جس کا معنی یہ ہے کہ ایک بندہ مومن قرآن لے کر بے نیاز ہو جائے کسی اور کا محتاج نہ رہ جائے۔ ابن جریر طبری نے یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

مَا أَذِنَ اللَّهُ مَا أَذِنَ  
لِنَبِيِّ حَسَنَ التَّرَكُّبِ  
بِالْقُرْآنِ

اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو اتنی توجہ سے  
نہ سنا جتنی توجہ سے ایک نبی سے قرآن  
سنا جو قرآن اچھے ترنم سے پڑھنے والا ہو۔

علامہ طبری نے اس حدیث کے تحت فرمایا معقول یہ ہے کہ ترنم آواز ہی سے پیدا ہوگا جب کوئی آواز بنائے اور اس کے ساتھ طرب میں آئے۔ بلا آواز ترنم کا کوئی امکان ہی نہیں اس لئے تغنی بالقُرْآن کا معنی ہے اچھی آواز سے قرآن پڑھنا۔ اوپر کی دوسری حدیث کے الفاظ "يَجْهَرُ بِهِ" کے معنی کے سلسلے میں علامہ کرمانی فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن بہترین، عظیم آفریں اور رقت انگیز آواز کے ساتھ پڑھا



جلئے اور یہ مستحب ہے جب تک قرارت طرز کے ساتھ قرارت کے دائرہ میں رہ سکے  
اگر قلمی دائرہ قرارت سے باہر نکل جائے اس حد تک کہ کوئی حرف بڑھا دے یا  
کوئی حرف گھٹا دے تو ایسی قرارت حرام ہوگی۔

دونوں حدیثوں کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام حب خوش آوازی سے  
قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ غیر معمولی توجہ سے قرآن سنتا ہے پھر انبیاء  
کے بعد جو لوگ بھی خوش آوازی کے ساتھ قرآن کی قرارت کریں گے ان سے اللہ تعالیٰ  
خاص توجہ سے قرآن سنے گا اور ان پر اس کی خاص عنایات ہوں گی اگلی حدیثیں بھی  
خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کی تائید و ترغیب میں ہیں۔

**اچھی آواز قرآن کی آرائش ہے** (۳۳) حضرت برار بن عازب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ذَيِّنُوا الْقُرْآنَ  
بِأَصْوَاتِكُمْ  
قرآن کو اپنی آوازوں سے  
مزین کرو۔

گویا یوں کہ تم اپنی اچھی آوازوں سے قرآن کو زینت بخشو لیکن کیا کسی قاری  
کی قرأت سے قرآن کی زینت میں کچھ اضافہ ہو بھی سکتا ہے اسی لئے علامہ خطابی نے  
فرمایا ہے اس کا معنی یہ ہے۔

زَيِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ  
بِالْقُرْآنِ  
تم قرآن سے اپنی آوازوں کو زینت  
بخشو۔

بہت سے ائمہ حدیث نے حدیث کا یہی مطلب بتایا ہے وہ فرماتے ہیں یہ باب  
قلب سے ہے جیسے یوں کہتے ہیں۔

عَرَفْتُ النَّاقَةَ عَلَى  
الْحَوْصِ  
میں نے حوض کے سامنے اونٹنی  
پیش کی۔

۱۔ عمدة القاری ص ۸۱ ج ۲۰۔

۲۔ الترغیب والترہیب ص ۱۸۰ ج ۳ البوداؤد ص ۳۳۱ ج ۱ نسائی ۱۵۷ ج ۱

ابن ماجہ ص ۹۶۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مطلب یہ ہے کہ میں نے حوض کو اونٹنی کے لئے پیش کیا یا یہ کہتے ہیں۔ اِذَا  
طَلَعَتِ الشَّعْرَىٰ وَاسْتَوَى الْعُودُ عَلَى الْحَرْبَاءِ۔ جب شعری (تارہ) طل  
ہوگا اور لکڑی گرگٹ پر ٹھیک بیٹھ جائے گی تو ایسا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ گرگٹ  
لکڑی پر ٹھیک بیٹھ جائے گا۔ پھر خطاب نے اپنی سند کے ساتھ حضرت شعبہ سے  
روایت کی ہے شعبہ کہتے ہیں مجھے حضرت ایوب نے "زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ  
کی حدیث بیان کرنے سے منع کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ خطابی نے حضرت برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی  
روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ  
تَمَّ قِرْآنُ سَے اپنی آوازوں کو  
زینت بخشو۔

معنی یہ ہے کہ تم اپنی آوازوں کو قرآن پڑھنے میں لگاؤ، اس کا لہجہ بناؤ  
اور اس کو شعار اور زینت بناؤ۔

قاضی (عیاض) نے بھی اس حدیث کو باب قلب سے شمار کیا ہے اور یہی  
مفہوم بتایا ہے اور حضرت برابر ہی کی دوسری روایت کو دلیل بنایا ہے علامہ بلا علی  
قاری نے حدیث کا معنی یہ لکھا ہے کہ تم اپنی آواز کے حسن سے قرآن کے حسن و زینت  
کو ظاہر کرو گے گویا حسن و زینت قرآن کے اندر موجود ہے لیکن اس کا ظہور اچھی آواز  
کے ذریعہ ہوتا ہے۔

مذکورہ حدیث ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کے ساتھ امام احمد، دارمی،  
ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کی ہے، دارمی اور حاکم کی روایت میں اتنے  
الفاظ اور ہیں۔

فَاتِ الْقَوَاتِ الْحَسَنَ  
يَزِينُ الْقُرْآنَ  
حُسْنًا۔  
(قرآن کو اپنی اچھی آوازوں سے  
زینت بخشو) اس لئے کہ اچھی آواز  
قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔



حدیث کے اسی ٹکڑے کی وجہ سے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کا اگر ظاہری معنی ہی مراد لیا جائے کہ تم قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو، تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جو چیز کسی چیز کو زینت دیتی ہے وہ اس چیز کے تابع ہوتی ہے مثلاً زیور داہن کے لئے زینت ہے مگر ظاہر ہے کہ داہن اصل ہے اور زیور تابع ہے یا یہ کہ حدیث میں قرآن سے مراد قرارت قرآن ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم اپنی آوازوں سے قرآن پڑھنے میں حسن پیدا کرو اور ظاہر ہے کہ پڑھنا بندے کا فعل ہے یہ

اور یہی ہونا بھی چاہئے اس لئے کہ ایسی متعدد روایتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عمدہ آواز قرآن کی زینت یا قرآن کا زیور ہے بطریق کی روایت ہے  
حُسْنُ الْقَوْتِ زِينَةُ الْقُرْآنِ  
زیبائش ہے۔

عبدالرزاق کی روایت ہے۔  
لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الْقَوْتُ الْحَسَنُ  
ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔  
جس طرح آرائش و زیبائش کے لباس اور زیور عورتوں کے حسن ہیں اتفاق کر دیتے ہیں اسی طرح خوش آوازی بھی قرارت قرآن کا حسن پڑھا دیتی ہے۔

علامہ ملا علی قاری نے مذکورہ حدیث کے تحت "غنیہ" کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ سیدنا وسیدنا و مولانا قطب ربانی، غوث شہدائی شیخ عبدالقادر جیلانی روض اللہ روضہ و رزقنا فتوحہ اپنی کتاب الغنیۃ الذی فیہ للمساکین المنیۃ میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ایک دن کوفہ کے قریب ایک مقام سے گزرے

۱ اشعة اللمعات ص ۱۶۳ ج ۲ و لمعات۔

۲ مرقاة ص ۶۱۲ ج ۲



اس وقت (وہاں کے) بے راہ روقم کے لوگ ایک شخص کے گھر میں اکٹھے ہو کر شراب پی رہے تھے ان کے ساتھ ایک گویا بھی تھا اس کا نام زاذان تھا وہ باجے کے ساتھ اچھی آواز میں گارہا تھا۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سنا فرمایا یہ کیا خوب آواز ہے۔ کاش یہ آواز کتاب اللہ کی قرات میں ہوتی تو کچھ اور سی بات ہوتی۔ (یہ فرمانے کے بعد) اپنی جگہ اس (گویے) کے سر پر ڈال دی اور چلے گئے (حضرت عبداللہ کی) یہ آواز زاذان نے سنی تو پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا عبداللہ بن مسعود صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اس نے پوچھا انہوں نے کیا فرمایا ہے لوگوں نے کہا حضرت عبداللہ نے فرمایا ہے یہ کیا خوب آواز ہے کاش یہ کتاب اللہ کی قرات کے ساتھ ہوتی تو کچھ اور سی بات ہوتی۔

(یہ سنا تھا کہ) اس کے دل میں ہمیت پیدا ہوئی وہ اٹھا باجے کی لکڑی زمین پر پھینک کر توڑ ڈالی پھر حضرت عبداللہ کی خدمت میں پہنچا اور رومال اپنی گردن پر رکھا اور حضرت عبداللہ کے سامنے رونے لگا حضرت عبداللہ نے اسے گلے سے لگا لیا اور دونوں رونے لگے پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی میں اس سے کیوں نہ محبت کروں گا۔ پھر زاذان نے گانے بجانے سے توبہ کی اور حضرت عبداللہ کی صحبت اختیار کر لی اور قرآن کی تعلیم حاصل کی اور علم کے اندر ایسا کمال پیدا کیا کہ درجہ امامت تک پہنچنے لے

اس روایت سے بھی خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی فضیلت اور ترغیب ثابت ہوتی ہے۔

بعض روایتوں میں غم و حزن کے ساتھ قرآن پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

**تلاوت کرنے والے پر عجم کا اثر ہونا چاہیے** (۳۴) حضرت سعد بن ابوقحاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ



وسلم سے فرماتے سنا ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ

نَزَلَ بِحُزْنٍ قَادًا

قَرَأْتُمُوهُ فَأَنْبِكُوا فَإِنْ

لَمْ تَنْبِكُوا فَنَبَاكُمْ أَوْ

نَحْنُ نَبَاكُمْ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ

بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا

یقیناً یہ قرآن غم کے ساتھ نازل

ہوا۔ اس لئے جب تم قرآن پڑھو تو

رویا کرو اگر تم نہ رو سکو تو رونے کی

کوشش ہی کرو اور تم اسے خوش

آوازی سے پڑھو کیونکہ جو قرآن خوش

آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

قرآن اس طرح پڑھنا چاہئے کہ آواز سے سوز و درد اور حزن و غم ظاہر ہو اور

دوران تلاوت رونا بھی چاہئے اگر تلاوت کرنے والے میں اتنی رقت پیدا نہ ہو کہ

وہ رو سکے تو اسے رونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس حدیث کا اخیر ٹکڑا "تم قرآن

خوش آوازی سے پڑھو کیونکہ جو قرآن خوش آواز نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔"

اس کا ایک مفہوم تو وہی ہے جو ترجمہ سے ظاہر ہے جس کے جامع اور صحیح ترجمہ کرنے کی

وجہیں لکھی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ ملا علی قاری نے فتح الباری کے حوالہ سے ترجمہ

اور معنی اور مفہوم تحریر کئے ہیں۔

(۱) جو قرآن آواز سے نہ پڑھے۔ (۲) جو قرآن لے کر اس کے علاوہ ہر چیز سے

بے نیاز ہو جائے اور کسی کا محتاج نہ رہے۔ (۳) جو قرآن کے ساتھ گنگنائے نہیں۔

(۴) جو قرآن کے ذریعہ نفس کی بے نیاری کا متلاشی نہ ہو۔ (۵) جو قرآن سے مالدار کی اور

ثروت کی امید نہ رکھے۔ حضور فرماتے ہیں اس قسم کے سبھی لوگ ہم میں سے نہیں، ایک معنی

وہ ہے جو حدیث کے ابتدائی حصہ سے ہم آہنگ ہے یعنی جو قرآن علم و حزن کے انداز میں نہ

پڑھے یا دیران تلاوت اس کے اندر غم و حزن کی کیفیت پیدا نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں۔

امام احمد اور بیہقی کی روایت میں "إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ" کے بعد کاتبہ

کا لفظ بھی ہے۔ کاتبہ کے معنی بھی غمگین اور افسردہ ہونے کے ہیں گویا قرآن غم اور افسردگی

۱۔ ابن ماجہ ص ۹۶ - الترغیب والترہیب ص ۱۱۸ ج ۲

۲۔ مرقاۃ ص ۴۱۲ ج ۲



کے ساتھ نازل ہوا۔ طبرانی کی روایت ہے۔

سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا  
وہ ہے جو قرآن اس طرح پڑھے کہ اس  
سے غم و حزن ظاہر ہو۔

أَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
يَتَحَزَّنُ فِيهِ

قرآن پڑھنے والا شادواں اور فرحاں کھیلنے والے کی طرح نہ معلوم ہو بلکہ  
نمکین اور افسردہ نظر آئے۔ ابویعلیٰ نے روایت کی ہے۔

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِالْحُزْنِ  
فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْحُزْنِ  
تم قرآن غم کے ساتھ پڑھو اس  
لئے کہ وہ غم کے ساتھ نازل ہوا۔

**قرأت قرآن سن کر آبدیدہ ہونا سنت ہے** (۳۵) حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب آپ  
منبر پر تشریف فرما تھے مجھے قرآن سناؤ  
میں نے عرض کیا کیا میں آپ کو قرآن  
سناؤں جبکہ قرآن آپ پر ہی نازل  
ہوا ہے حضور نے فرمایا کسی اور ہی سے  
سننا چاہتا ہوں پھر میں نے سورہ کنا  
پڑھتی شروع کی جب میں اس آیت  
تک پہنچی۔ "تو کیا حال ہوگا جب ہم  
ہر قوم سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم  
آپ کو دے دیں ان لوگوں پر گواہ  
بنائیں گے" حضور نے فرمایا ایسے اتنا

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ عَلَى الْمَنبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ  
قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ  
أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ  
أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي  
فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ  
حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ  
الآيَةِ "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا  
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ لَشَهِيدًا  
جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ  
شَهِيدًا" قَالَ حَسْبُكَ



الَا تَقَالَتْفَتُ إِلَيْهِ  
فَإِذَا عَيْنَا  
تَذَرِفَانِ يَهِ  
کافی ہے میں نے حضور کی طرف نگاہ اٹھائی  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کی آنکھوں سے  
آنسو جاری ہیں؟

جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
قرآن پڑھنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ نے معذرت کی کہ حضور پر قرآن اترا ہے  
میں پڑھنے کا حق ادا کر سکتے ہیں حکمت حکیم کی زبان پر جاری ہو تو زیادہ شیریں  
ہوتی ہے اور حبیب کا کلام حبیب کی زبان پر زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن وحدیث  
پڑھانے کے سلسلے میں اسلاف کرام کا طریقہ یہی ہوتا کہ وہ قرآن وحدیث خود پڑھتے اور  
اگر دان سے سنتے اور وہ ان سے تیزی کے ساتھ محفوظ کرتے یہ

لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت سننے کے مزاج میں تھے اس لئے  
مایا میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں اس کی وجہیں مختلف ہو سکتی ہیں ان میں  
بے ایک یہ بھی کہ قرآن سننا بھی سنت رسول ہو جائے گو یا قرآن پڑھنا بھی عبادت  
اور اس کا سننا بھی عبادت بن جائے۔ اسی لئے بعض کا کہنا ہے کہ سننا پڑھنے سے  
فصل ہے۔ علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ اس وقت ہوگا جب سننا تعلیم دینے کے  
لئے کامل ترین انداز میں ہو، اسی سے متاخرین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ وہ قرآن وحدیث  
اگر ذوں سے سنتے ہیں یہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں تعمیل حکم کے لئے میں نے سورہ نسا پڑھنی  
شروع کی جب آیت کریمہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا  
بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اُنہ میں نے پڑھی "اس وقت کا عالم کیا ہوگا جب  
ہر قوم سے ایک گواہ اس قوم کے نبی لائیں گے اور ان انبیاء کے لئے آپ کو گواہ  
کیں گے؟ کچھ انبیاء کرام اپنی اپنی قوموں کے کفر و طغیان، فساد عقائد اور  
اعمالی کے خلاف جب اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیں گے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

بخاری ص ۷۵۵ ج ۲ - مسلم ۲۷۰ ج ۱ - مشکوٰۃ ص ۹۰  
مرقاۃ ص ۶۱۲ ج ۲ - ایضاً ص سورہ نساء ۴۱ -



وسلم ان انبیاء کی گواہی پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔

آیت کریمہ کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ روز قیامت ہر نبی اپنی اپنی قوم کے حوالے میں یا ان کے خلاف گواہ ہوں گے۔ جب امت محمدیہ پھیلی قوموں کے خلاف گواہی دیں گی اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے اور ان کی گواہی کی توثیق کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں جب میں اس آیت کریمہ تک پہنچا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور فرمایا بس کرو اتنا ہی کافی ہے اس لئے کہ میں اس آیت پر غور و فکر کر رہا ہوں آنکھیں بے قابو ہوتی جا رہی ہیں قرآن سننے کا میرا حال نہیں رہ گیا ہے۔ جب حضرت عبداللہ نے حضور کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھی تو حضور آبدیدہ تھے۔

حضور کے آبدیدہ ہونے کی وجہ علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں کہ یا تو اپنی امت پر رحم آیا یا اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو گیا اس لئے حضور پر یہ کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ امام نووی نے فرمایا ہے بہت سے ایسے لوگ رہے ہیں جنہوں نے دوران تلاوت ایک زور کی چیخ ماری اور کچھ لوگ تو ایسے بھی گذرے ہیں جو اسی میں جان بحق ہو گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوران تلاوت رونا سنت ہے مذکورہ آیت ہی پر پہنچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ کو کیوں روکا اس کی وجہ علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں اس آیت کے اندر عبرت و نصیحت سے روشناس کرانا تھا اس لئے حضور رو پڑے اور آپ کا آبدیدہ ہونا عبرت و نصیحت ہی کے معنی کا اشارہ کر رہا ہے، روز قیامت کی ہولناکی اور پریشاں حالی کا نقشہ جیسے حضور کی نظروں کے سامنے گھوم گیا تھا جس دن کی پریشاں حالی کے باعث حضور اپنی امت کے لئے اس وجہ سے گواہی دیں گے کہ امت نے حضور کی تصدیق کی ہے اور آپ پر ایمان لایا ہے اور ان کے شفاعت کا سوال کریں گے کہ انہیں موقف کی طولانی اور دہشتناکی سے



نجات اور راحت بہم پہنچائیں یہ ایک ایسا نازک مرحلہ ہے جس کے لئے آپ کا وقتا  
اور غمگین و دل فگار ہونا فطری امر ہے۔

محمد بن فضالہ ظفری کی روایت میں آیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب  
حضرت علیہ السلام بنی ظفر میں تھے۔ ابن ابی حاتم طبرانی وغیرہ نے یونس بن  
محمد بن فضالہ کی سند سے روایت کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم بنی ظفر میں تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابن مسعود اور حذیفہ بن  
اور بھی تھے حضور نے ایک قاری کو حکم دیا اس نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھتے پڑھتے  
اس آیت تک پہنچے، فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا،، تو حضور اس  
قدر روئے کہ حضور کے رخسار تر ہو گئے اور وار بھی بھیک گئی اس کے بعد فرمایا  
اے میرے رب میں ان کا تو گواہ ہوں جو میرے سامنے ہیں لیکن ان کا گواہ کیسے ہو سکتا  
ہوں جنہیں میں نے دیکھا نہیں۔ ابن مبارک نے، الزاهد، میں سعید بن مسیب  
کی سند سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا روزانہ صبح و شام حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی امت پیش ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو  
ان کی عیال اور اعمال سے شجاعت و قیادت میں لے جاتے ہیں ان کے گواہ ہوں گے اس روز  
سے ابن فضالہ والی حدیث کا اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔

جس سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے | (۳۶) حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔

بلاشبہ وہ شخص جس کے سینے  
میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران  
گھر کی طرح ہے۔

إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ  
جُوفٌ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ  
كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

۱۔ عمدۃ القاری ص ۵۷ ج ۲۔ ۲۔ عمدۃ القاری ص ۶۰ ج ۲۔

۳۔ دارمی ص ۲۲۲ مطبع نظامی کانپور۔ ترمذی ص ۱۱۵ ج ۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۲۔ الترمذی

والترمذی ص ۱۷۵ ج ۳۔ مستدرک ص ۵۵۵ ج ۱۔ اتر حاکم۔



جو دل قرآن سے خالی ہے وہ ایک ویرانہ ہے۔ علامہ ملا علی قاری اس کی وجہ تخریر فرماتے ہیں کہ دلوں کی آبادی ایمان اور تلاوت قرآن سے ہوتی ہے۔ اور باطن کی زینت حق اور صحیح عقائد اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور و فکر کرنے سے ہوتی ہے اور جب یہ باتیں نہ ہوں گی تو دل ویرانے ہوں گے۔

جن گھروں میں انسان آباد نہیں رہتے وہ گھر جنوں اور شیطانوں کا بسیرا بن جاتے ہیں گویا حدیث میں یہ لطیف اشارہ بھی ہے کہ جن دلوں میں قرآن نہیں ان پر شیطانوں کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ قرآن جس سینے میں ہوتا ہے وہ اپنے اندر کی چیزوں کی کمی و بیشی کے مطابق آباد اور آراستہ ہوتا ہے اور جب وہ تصدیق، اعتقاد حق اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور و فکر اور اس کی محبت سے خالی ہو جاتا ہے تو وہ رانا و زینت سے خالی ویران گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو گھر قرآن سے خالی ہے وہ سب سے خالی گھر ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَمْفَقَ الْبُيُوتِ  
بَيْتٌ كَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ  
كِتَابِ اللّٰهِ ۔  
یقیناً گھروں میں سب سے خالی  
گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب کا کوئی  
حصہ نہیں۔

جس گھر میں قرآن نہیں اور نہ ہی اس میں کسی اور طرح قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ دنیا کے گھروں میں سب سے خالی گھر ہے۔ امام غزالی حضرت ابوہریرہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے وہ اہل خانہ کے ساتھ وسیع ہو جاتا ہے اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیطان اس سے نکلی بھاگتے ہیں اور وہ گھر جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہیں

۱۔ مرقاة ص ۵۹۰ ج ۲۔ ۲۔ ایضاً۔

۳۔ مستدرک ص ۵۶۶ ج ۱۔ رواہ الحاكم موقوفاً وقال رفعہ بعنہم و

الترغیب والترہیب ص ۲۰۵ ج ۳۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہوتی وہ اہل خانہ کے ساتھ تنگ ہو جاتا ہے اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے اور اس سے فرشتے چلے جاتے ہیں اور اس میں شیطان آجاتے ہیں۔  
دوسری طرف اس پر غور کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
فَقَدْ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ  
بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ  
لَا يُوحَى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِي  
لِمُصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ  
يَجِدَ مَعَ مَنْ وَجَدَ  
وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ  
جَهَلَ وَفِي جُوفِهِ  
كَلَامُ اللَّهِ ﷻ

جس نے قرآن پڑھا تو گویا اس نے اپنے پہلوؤں میں (علم، نبوت رکھ لیا۔ ہاں اس کے پاس وحی نہ آئے گی (اس لئے) صاحب قرآن کو غصہ ہونے والوں کے ساتھ نہ غصہ ہونا چاہئے اور نہ جہالت کرنے والوں کے ساتھ جہالت کرنی چاہئے اس عالم میں کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔

قرآن سے خالی سینہ ایک ویرانہ ہے اور قرآن والے سینے کی قدر و قیمت و رفعت و عظمت اتنی بڑھ جاتی ہے جیسے اس کے اندرون میں نبوت آگئی ہو اس لئے اسے انبیاء جیسے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور بہت سنجیدہ ہو کر عام انسانوں سے بلند اور اخلاق فاضلہ کا پیکر بن جانا چاہئے۔ غصہ و راہ و غیر سنجیدہ لوگوں کے ساتھ اسے نہ غصہ ہونا چاہئے اور نہ جہالت سے پیش آنے والوں کے ساتھ جہالت سے پیش آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام اس کے سینے میں ہو اور پھر وہ کوئی ایسا کام کر بیٹھے جس سے قرآن ابا کرے یا اس کا عمل قرآنی تعلیمات سے ٹکرا رہا ہو۔ دونوں حدیثوں کو پیش نظر رکھا جائے تو حال

احیاء العلوم ص ۲۸ ج ۱ -  
الترغیب والترہیب ص ۱۶۹ ج ۳ - متدرک ص ۵۵۲ ج ۱ از حاکم  
مطبوعہ المطبوعات الاسلامیہ حلب۔



قرآن کے لئے عرش کی سی بلندی اور قرآن سے خالی سینے کے لئے تحت العرش کی سی پستی کا اندازہ اچھی طرح کیا جاسکتا ہے گویا یہ حدیثیں اہل ایمان کو اپیل کر رہی ہیں کہ کون ہے جو اپنے سینے میں قرآن رکھ کر نبوی عظمت و جلال کا اسے گنجینہ بنائے اور کون ہے جو اپنے سینے کو اس سے خالی رکھ کر ایک خانہ خراب بنالے۔

(۳۸) حضرت ابو اشعرى رضی اللہ عنہ

## غفلت سے قرآن جلد فراموش ہو سکتا ہے

عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَفَاهَدُوا الْقُرْآنَ  
فَوَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ تَهْوُوا أَشَدُّ  
تَفَهِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي  
عُقُلِهَا

تم قرآن سے تعلق رکھو رکھو اس  
مستقل پڑھتے رہو اس ذات کی  
جس کے قبضہ قدرت میں میری جا  
ہے یقیناً قرآن پیروں میں بندھن  
ہوئے اونٹوں سے نکل بھاگنے میں کہیں زیادہ

قرآن ذہنوں سے بہت تیز نکل جاتا ہے۔ اس مفہوم کو ایک موثر مثال سے سمجھایا گیا ہے جن اونٹوں کے پاؤں رسی سے بندھے ہوں انہیں اگر تھوڑی سی مہلت مل جائے تو کتنی تیزی سے کسی طرف نکل بھاگتے ہیں اسی طرح قرآن بھی ذہنوں سے بہت تیزی سے نکلتا ہے۔ اس لئے تم اس سے برابر تعلق اور سابقہ رکھو اس کا جائزہ لیتے رہو اس کو مسلسل اور مستقل پڑھتے رہو اس سے ہمیشہ وابستگی اور ربط باقی رکھو۔ جہاں تعلق ٹوٹا وہ ذہنوں سے نکلا۔ حافظ قرآن اس حدیث کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اس کا توہم اور آپ بھی مشاہدہ

۱۔ بخاری ص ۵۷۳ ج ۲۔ مسلم ص ۲۶۷ ج ۱ مشکوٰۃ ص ۱۹۰ و  
مسند امام احمد۔



رتے ہیں کہ عموماً حافظ قرآن جو ہمیشہ پڑھتے رہتے ہیں رمضان المبارک سے پہلے  
ماہی محنت کرتے ہیں تب کہیں وہ اس پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ تراویح پڑھا سکیں  
خروہ ذہنوں سے کیوں اس طرح نکلتا ہے۔

علامہ طیبی اس کی وجہ تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن انسان کا کلام نہیں بلکہ وہ  
نضا و قدرت و توانائی پیدا کرنے والے کلام ہے اس کے اور انسان کے  
درمیان کوئی قریبی مناسبت نہیں کیونکہ انسان حادث ہے اور خالق قدیم ہے۔  
اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے انسانوں پر بڑا احسان فرمایا اور  
ان کو یہ عظیم نعمت مرحمت فرمائی۔ اس لئے انسان کو حفظ کے لئے قرآن سے سابقہ اور  
حیث اس کی نگہداشت اور امکان کھر اس سے تعلق باقی رکھنا چاہئے یہ

بخاری و مسلم کی دوسری روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب  
ان کی مثال بندھے ہوئے اونٹوں کی طرح ہے اگر اونٹ والا اس کی حفاظت اس کی  
کچھ دیکھ اور نگہداشت رکھتا ہے تو وہ اس کو روکے رکھتا ہے اور اگر وہ اسے چھوڑ  
یتا ہے تو وہ تکل بھاگتا ہے۔ مسلم کی ایک اور روایت میں صاحب قرآن اس  
انتہام کرتا ہے اور اس کو دن رات پڑھتا ہے تو اسے یاد رہتا ہے اور جب اس کا  
انتہام ترک کر دیتا ہے تو وہ اسے بھول جاتا ہے یہ

یہ کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں قرآن بھول گیا (۳۹) حضرت عبداللہ

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔

کسی کے لئے یہ بری بات ہے کہ وہ  
کہے میں یہ اور وہ آیت بھول گیا بلکہ اسے  
بھلا دی گئی تم قرآن کو خوب یاد کرتے

بِسْمِ أَحَدٍ يَقُولُ  
لَسِيْتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ  
بَلْ هُوَ لَشَيْءٍ اسْتَدْكِرُوا

مرقاۃ ص ۲۰۹ ج ۲

بخاری ص ۲۵۲ ج ۲ مسلم ص ۲۶۷ ج ۱ الترغیب والترہیب ص ۱۷۹ ج ۳



الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا  
مِنْ حُذْرٍ الرِّجَالِ مِنْ  
النَّعْمِ بِحَقْلِهَا لَهُ  
رہو کیونکہ وہ بلاشبہ رسیوں  
بندھے ہوئے اونٹوں سے کہ  
تیز نکل بھاگنے والا ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن  
کر کے بھول جائے تو اسے یہ نہ کہنا چاہیے کہ میں قرآن بھول گیا بلکہ قرآن  
مجھ سے بھلا دیا گیا۔ جیسا کہ صحیحین کی روایت ہے۔

لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ  
آيَةَ كَذَا بَلْ هُوَ نَسِيَ  
تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ  
فلاں آیت بھول گیا بلکہ اس  
وہ بھلا دی گئی۔

علامہ قرطبی نے دونوں معنی کی وضاحت کی ہے فرماتے ہیں اگر وہ  
کہتا ہے کہ قرآن مجھ سے بھلا دیا گیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس نے اس سے تعاد  
باقی رکھنے اور اس کو اچھی طرح یاد کرنے میں کوتاہی کی اس لئے اس کو بھول جانے کی  
دی گئی اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں بھول گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اس  
چھوڑ دیا اور اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔

گویا جب وہ یہ کہتا ہے کہ میں قرآن بھول گیا تو وہ دراصل یہ کہتا ہے  
میں نے قرآن چھوڑا اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور ظاہر ہے کہ ایک اہل ایمان کا یہ  
مناسب نہیں اور جب وہ یہ کہتا ہے کہ مجھ سے قرآن بھلا دیا گیا تو گویا وہ کہتا ہے قرآن  
سے غفلت اور کوتاہی کی مجھے سزا ملی۔ اسی لئے امام نووی نے فرمایا ہے کہ یہ کہنا کہ میں  
فلاں آیت بھول گیا مکروہ ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مجھ سے فلاں آیت بھلا دی گئی۔  
یعنی میں ہے کہ مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے علامہ طیبی نے فرمایا ہے یہ کہنا

۱۔ بخاری ص ۵۲ ج ۲ مسلم ص ۶۷ ج ۱ الترغیب والترہیب ص ۷۹ ج ۲

۲۔ بخاری ص ۵۳ ج ۲ مسلم ص ۶۸ ج ۱۔ ۳۔ عمدۃ القاری ص ۴۸ ج ۲۰۔

۴۔ مرقاة ص ۶۱ ج ۲۔ ۵۔ عمدۃ القاری ص ۴۸ ج ۲۰۔



کہ قرآن مجید سے بھلا دیا گیا، اشارہ کرتا ہے کہ حفظ برقرار رکھنے اور پابندی سے قرآن پڑھنے میں اس نے کوتاہی نہیں کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی مصلحت کی وجہ سے اس سے قرآن بھلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ  
أَوْ نَسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ  
مِنْهَا۔  
جس آیت کو بھی ہم منسوخ کرتے  
یا اس کو بھلاتے ہیں تو اس سے بہتر  
لاتے ہیں۔

اور میں بھول گیا کہنا یہ بتاتا ہے کہ اس نے قرآن سے ربط و تعلق نہ رکھا  
اس سے غفلت برتی ہے علامہ خطابی نے فرمایا ہے جب کوئی قرآن بھول جائے تو یہ  
کہے قرآن مجید سے بھلا دیا گیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کو کسی گناہ یا قرآن سے صحیح  
وابستگی نہ رکھنے کی سزا ملی ہے۔

یہ معنی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے لیا گیا ہے۔

اَتُّشُّ اَيَاتِنَا  
فَنَسِيَهَا فَكَذَلِكَ  
الْيَوْمَ تُنْشَى۔  
تمہارے پاس ہماری آیتیں۔  
پہنچیں تو تم بھول گئے ایسے ہی آج  
تم کو بھلایا جا رہا ہے۔ (یعنی بھولنے کی  
سزا دی جا رہی ہے)

(طہ ۱۲۶)

اور اس حدیث مشہور سے بھی ماخوذ و مستفاد ہے۔

عُرِضْتُ عَلَى ذُلُوبٍ  
أُمِّي فَلَمَّا رَأَى عَظَمَ  
فَنَبَأَ مِنْ رَجُلٍ أُولَى آيَةٍ  
فَنَسِيَهَا ۖ  
میرے سامنے میری امت کے  
گناہ پیش کئے گئے تو سب سے بڑا گناہ  
اس شخص کو دیکھا جس کو کوئی آیت  
دی گئی پھر وہ اس کو بھول گیا۔

ادریکی حدیث میں قرآن بھولنے والے کو کیا کہنا چاہئے اس کو اس کی تعدیل

۱۔ مرقاة - ص ۶۱۰ ج ۲

۲۔ عمدة القاری - ص ۸۸ ج ۲۰

۳۔ مرقاة - ص ۶۱۰ ج ۲



دی گئی ہے اور ساتھ ہی قرآن یاد کرنے والے اور حفاظ کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اسے خوب یاد کریں کیونکہ قرآن بندھے ہوئے اونٹوں اور چوپایوں سے بھی کہیں تیز ذہنوں سے نکل بھاگنے والا ہے۔

مذکورہ تینوں حدیثوں میں تھوڑے سے لفظی فرق کے ساتھ یہی بات کہی گئی ہے کہ کچھ حصہ قرآن کے حافظ یا پورے قرآن کے حافظ کو بار بار اور مستقل قرآن پڑھتے اور دہراتے رہنا چاہئے ورنہ وہ ذہنوں سے بہت جلد نکل جاتا ہے اور قرآن بھولنے والا سخت گنہگار ہے اس کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں ابھی ایک مشہور حدیث کا ایک ٹکڑا گذر پوری حدیث اس طرح ہے۔

**قرآن بھول جانا سب بڑا گناہ ہے۔** (۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عُرِفْتُ عَلَى أَجْوَدِ  
أُمَّتِي حَتَّى الْقَسْدَةِ  
يُخْرِجُهَا الرَّحُلُ مِنَ  
الْمَسْجِدِ وَعُرِفْتُ عَلَى  
ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمْ أَسَ  
ذَنْبًا أَكْثَرَ مِنْ سُورَةٍ  
مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ  
أَوْ تِيهَارِ جُلٍّ ثُمَّ  
نَسِيَهَا لِي

میرے سامنے میری امت کے  
اجرو ثواب پیش کئے گئے یہاں تک  
کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے  
نکال پھینکتا ہے اور میرے سامنے  
میری امت کے گناہ پیش کئے گئے  
تو میں نے سب سے بڑا یہ گناہ دیکھا  
کہ قرآن کی کوئی سورہ یا کوئی آیت  
کسی کو دی گئی (اس کو یاد کیا) پھر وہ  
اسے بھول گیا۔

مسجد کی صفائی کا اجر و ثواب بھی کم نہیں اس حدیث میں حضور صلی

ترمذی ص ۱۱۵ ج ۲ - الترغیب والترہیب ص ۱۷۶ ج ۳ ابو داؤد، ابن ماجہ  
صحیح ابن خزيمة، ومرفوعة ص ۱۵۶ ج ۲



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کسی شخص نے اگر مسجد سے ایک تنکا بھی باہر پھینکا اسے بھی میں نے اس کے نامہ اعمال میں لکھا دیکھا اور فرمایا جب میری امت کے گناہ میرے سامنے پیش ہوئے تو اپنی امت کے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ دیکھا کہ کسی کو قرآن کو کوئی سورہ یا آیت ملی پھر وہ فراموش کر گیا قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کا جتنا عظیم اجر و ثواب ہے۔ قرآن بھول جانے پر اس کا وبال بھی اسی انداز و حساب سے ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا مِنْ امْرِيٍّ يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ  
إِلَّا كَفَى اللَّهَ اجْذَمَ ۝  
جو انسان بھی قرآن پڑھے پھر  
اسے بھول جائے وہ اللہ تعالیٰ  
سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔

حدیث میں "اجذم" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کا ایک معنی کوڑھی جیسا کہ ترجمہ کیا گیا۔ علامہ ابن قتیبہ نے بھی یہی معنی بتایا ہے، علامہ خطابی ابو عبیدہ سے نقل کرتے ہیں کہ "اجذم" کا معنی ہاتھ کٹا ہوا آدمی۔ گویا جو قرآن پڑھ کر بھلا دے وہ قیامت کے دن کوڑھی یا ہاتھ کٹا ہو کر اللہ تعالیٰ کے روبرو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بھیانک انجام سے بچائے اور ہمیں قرآن یاد رکھنے کی توفیق بخشے، آمین۔



ابوداؤد ص ۲۳۲ ج ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۷ ج ۳ مشکوٰۃ  
ص ۹۱ دارمی۔

الترغیب والترہیب ص ۶۷ ج ۳۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



# تیسرا باب



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے

اس سے قبل کہ سورتوں کے فضائل کا آغاز کیا جائے ایک مختصر سی گفتگو یہ پیش کی جاتی ہے کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اسلاف کا اختلاف رہا ہے۔

امام مالک، امام ابو الحسن اشعری، قاضی ابوبکر باقلانی اور محدث ابن حبان وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل نہیں ہو سکتا۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ کم فضیلت کا حامل حصہ افضل کے درجہ سے ناقص ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات اور اس کے کلام میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے۔ احادیث کے ظاہری الفاظ اس کا بھرپور ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ بخاری کی حدیث میں ہے سورۃ فاتحہ سب سے عظیم سورہ ہے۔ علامہ بدرالدین عینی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ بعض قرآن کے دوسرے سے افضل ہونے پر یہ حدیث بھی بطور دلیل پیش کی گئی ہے۔ اشعری اور ایک جماعت نے اسے ممنوع قرار دیا ہے ان کی دلیل ابھی گزر چکی، علامہ عینی ان کا جواب یہ دیتے ہیں کہ فضیلت کا تعلق عبادت گزاروں کے نفع و ثواب سے ہے معنی اور صفت سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

کچھ حضرات نے اس آیت کریمہ سے فضیلت پر استدلال کیا ہے۔  
تَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا  
أَوْ مِثْلَهَا (البقرہ ۱۱۶)

علامہ عینی اس کا بھی جواب دیتے ہیں کہ بہتر ہونے کا تعلق بندوں کے نفع اور ان کے لئے آسان ہونے سے ہے۔ اصل کلام سے اس کا تعلق نہیں ہے۔



ابوداؤد طیالسی، امام احمد، عبد بن حمید، بیہقی، مسلم، ابوداؤد و داؤد حاکم  
کی روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِي  
اَيُّ اَيَّةٍ مَّعَكَ فِي  
الْقُرْآنِ اَعْظَمُ قَالَ اَيَّةُ  
الْكُرْسِيِّ قَالَ لِيَهْذِكَ الْعِلْمُ  
يَا اَبَا الْمُنْذِرِ  
اے ابو منذر تمہارے ساتھ قرآن  
کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے ابو منذر  
ابی بن کعب نے عرض کیا آیت الکرسی  
حضور نے فرمایا ابو منذر تمہیں یہ علم  
مبارک ہو۔

علامہ خازن اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں۔ علمائے قرآن نے فرمایا آیت الکرسی  
قرآن کی عظیم ترین آیت کی حیثیت سے ممتاز اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے بنیادی  
اسما و صفات مثلاً الہیت، وحدانیت، حیات، قیومیت، مالکیت، قدرت اور  
مشیت ان سبھی کو یہ آیت اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے بنیادی اسما  
و صفات ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں جن جن چیزوں کا ذکر ہے ان میں سب  
سے عظیم خداوند کریم ہے اس لئے اس کا ذکر مثلاً توحید و تعظیم یہ بھی دیگر تمام اذکار  
سے عظیم ہوگا جو حضرات بعض قرآن کا بعض سے افضل ہونا جانتے کہتے ہیں ان کی دلیل  
یہ حدیث بھی ہے۔

بعض قرآن کا بعض سے افضل ہونا ایک جماعت کے نزدیک صحیح نہیں  
ابوالحسن اشعری اور ابو بکر باقلانی اس جماعت میں شامل ہیں (ان کی دلیل اوپر  
گزر چکی) رہا مذکورہ احادیث میں اعظم (عظیم ترین) یا دوسری احادیث میں افضل کے  
الفاظ جو وارد ہوئے ہیں وہ اعظم عظیم کے معنی میں ہیں اور افضل فاضل کے معنی میں ہے۔  
اور جو علماء اور متکلمین ایک حصہ قرآن کو دوسرے سے افضل ہونا جائز قرار دیتے ہیں  
وہ کہتے ہیں افضلیت کا تعلق قاری کے لئے اجر عظیم ہونے یا اس کے ثواب کے کثیر ہونے  
سے ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے یہی مختار ہے یہ  
علامہ قرطبی فرماتے ہیں ایک حصہ قرآن کا دوسرے سے افضل ہونا حق ہے ابن حصہ



نے فرمایا ہے اس سلسلے میں جو اختلاف کا ذکر کرتا ہے اس سے حیرت ہوتی ہے کیونکہ افضلیت کے حق میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام غزالی تو افضلیت کو حق نہ ماننے والوں پر برس پڑے ہیں «جواهر القرآن» میں لکھتے ہیں شاید آپ (لطوفاً اعتراض) یہ کہیں کہ آپ نے قرآن کی کسی آیت کو دوسری سے اشرف اور افضل ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے بعض قرآن دوسرے سے افضل و اشرف کیسے ہو سکتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت الکرسی اور آیت مدایت اور سورۃ اخلاص اور سورۃ تبت کے درمیان جو فرق ہے اسے سمجھنے کے لئے آپ کا نور بصیرت رہنمائی نہ کر سکے اور فرق کا عقیدہ رکھنے کے لئے آپ کا ڈھیلا کمزور اور تقلید پس ڈوبا ہوا نفس لرز رہا ہو تو آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقلید کیجئے انہیں پر یہ قرآن نازل کیا گیا ہے۔ انہیں کا ارشاد ہے۔

یٰسَ . قَدْ الْقُرْآنِ سورہ یس قرآن کا دل ہے۔

اور فرمایا۔

سورۃ فاتحہ قرآن کی سب سے

افضل سورت ہے۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ أَفْضَلُ

سُورَةِ الْقُرْآنِ

ایک حدیث میں فرمایا۔

آیت الکرسی قرآنی آیتوں کی

سروار ہے۔

آيَةُ الْكُرْسِيِّ سَيِّدَةُ آيَةِ

الْقُرْآنِ

اور ارشاد فرمایا۔

قل هو اللہ قرآن کے تہائی کے

برابر ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ

ثَلَاثَ الْقُرْآنِ

ان کے علاوہ اور بھی بے شمار احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض قرآن

جواهر القرآن ص ۲۶ ، ۲۷ از امام غزالی مطبعہ کزدستان علی

مصر ۱۳۲۹ھ



کا بعض سے افضل ہوتا حق ہے۔

علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں: "افضلیت کے ثابت ہونے کے بعد کچھ بعض کا کہنا ہے کہ افضل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نفس کے تاثرات، خشیت، تدبیر اور تفکر کے اعتبار سے ثواب چند گونہ اور اجر بڑھ جاتا ہے اور بعض کا یہ بھی قول ہے کہ خود الفاظ کے لحاظ سے بعض قرآن بعض سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے قول "واللہکم اللہ واحد" پوری آیت اور آیت الکرسی اور سورہ حشر کا اخیر حصہ اور سورہ اخلاص میں اس کی وحدانیت اور صفات کی جو رہنمائی ہے وہ "ثبت بیدایہ لہب" اور اس طرح کی دیگر آیتوں میں موجود نہیں اس لئے بعض کا بعض سے افضل ہونا عجیب مفہیم و معانی اور ان کی فراوانی کے لحاظ سے ہے۔

علامہ طیبی کا میلان بھی اسی طرف ہے چنانچہ "اعظم سورۃ" کے تحت انہوں نے لکھا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ کو اعظم سورہ (سب سے بڑی سورت) فرمایا۔

اس لئے کہ یہ قدر و منزلت اور اس خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہے جس کے اندر دوسری سورتیں شریک نہیں اور اس وجہ سے بھی کہ گو اس میں الفاظ کم ہیں لیکن معانی اور فوائد بے شمار ہیں۔ امام زاذلی کا رجحان بھی اسی طرف ہے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جس نے فاتحہ کی تفسیر جان لی وہ  
ایسے ہو گیا جیسے اس نے اللہ تعالیٰ کی  
تمام نازل کی ہوئی کتابوں کی تفسیر جان  
لی اور جس نے اسے پڑھا تو گویا اس  
نے تورات، انجیل، زبور اور  
قرآن (قرآن) پڑھ  
لیا۔

فَمَنْ عَلِمَ تَفْسِيرَهُ  
الْفَاتِحَةَ كَانَ مَنَّ عَلَيْهِ  
تَفْسِيرُ جَمِيعِ كُتُبِ اللَّهِ  
الْمُنْزَلَةِ وَمَنْ قَرَأَهَا  
فَكَأَنَّمَا قَرَأَ التَّوْرَةَ وَ  
الْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَ  
الْقُرْآنَ



اس کے تحت "تفسیر کبیر" میں امام رازی فرماتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ آسمانی سبھی کتابوں کا مقصود اصول و فروع اور مکاشفات کا علم ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سورہ فاتحہ میں یہ تینوں علوم بھرپور اور مکمل طور سے پائے جاتے ہیں اس لئے جب یہ باندہ مقاصد اس میں موجود ہیں تو لازمی طور سے یہ سورہ تمام الہی مقاصد پر مشتمل ہے یہ

گویا امام رازی نے سورہ فاتحہ کو سب سے بڑی سورہ اس لئے بتایا کہ الہی مطالب و مقاصد کو یہ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ ان دلائل اور تصریحات کی روشنی میں قرآن کے ایک حصہ کا دوسرے حصے سے افضل ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ اب آیتوں اور سورتوں کے الگ الگ فضائل سے متعلق احادیث پیش کی جاتی ہیں ان سے بھی افضلیت کی حقانیت اور روشن ہو جائے گی۔

**فضائل بسم اللہ** اس سلسلے میں ائمہ و فقہاء کا اختلاف ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو ہے یا نہیں امام شافعی سعید بن جبیر، عطاء، ابن مبارک اور امام احمد کا ایک روایت میں یہ قول ہے کہ بسم اللہ جزو فاتحہ ہے۔

علامہ خازن شافعی نے لکھا ہے کہ یہی ابن عباس، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے۔ قرار میں امام نافع مدنی بروایت قالون، امام عبد اللہ بن کثیر، امام عاصم بن بہدلہ کوفی اور علی بن حمزہ، کسائی کوفی کے نزدیک بھی فاتحہ کا جزو ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور ایک روایت میں امام احمد کا قول یہ ہے کہ بسم اللہ شریف سورہ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں یہی مذہب جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے۔ قرار میں امام مدنی بروایت ورش، امام عبد اللہ بن عامر شامی، امام حمزہ بن حبیب زیات کوفی اور امام ابو عمرو بن علاء بصری کے نزدیک بھی جزو فاتحہ نہیں۔



ربا یہ کہ بسم اللہ شریف سورۃ فاتحہ کے علاوہ اور کسی سورہ کا جزء ہے یا نہیں اس بارے میں فقیہ مقری علی نوری سفاقی علیہ الرحمہ نے "غیث النفع فی القراءات السبع" میں نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین اعلام کا اجماع تھا کہ بسم اللہ دیگر سورتوں کا جزء نہیں۔ تمام قراء کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ امام ربیع نے تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں اور علامہ سید الواسعہ ازہری نے فتح اللہ المعین علی شرح الکنز لملا مسکین میں لکھا ہے کہ جو بسم اللہ کو سورۃ فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتوں کا بھی جزء قرار دے وہ مخالف اجماع ہے۔

صرف امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی طرح ہر سورہ کا جزء ہے۔ علامہ بدر الدین محمد دینی نے عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں نقل کیا ہے کہ امام شافعی سے پہلے اور کسی کا یہ قول نہیں سلف کا تھا صرف اس بارے میں تھا کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں بسم اللہ کو دیگر سورتوں کا جزء کسی نے بھی شمار نہ کیا۔ ہاں امام اعظم علیہ الرحمہ اور دیگر ائمہ و علماء کا مذہب صحیح یہ ہے کہ بسم اللہ شریف جزء قرآن ہے اور یہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔

بہر حال جمہور علماء و ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ شریف قرآن ہے اور سورہ برائت کے علاوہ کسی بھی سورہ سے ابتدائے تلاوت ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا بالاجماع سنت ہے یہ اس لئے ہم اس کے بعض فضائل تحریر کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر کتاب کا درجہ آغاز ہے یہ

۱۔ وصاف الزجج فی بسملة التراويح از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ مطبوعہ دہلی  
۲۔ صنیہ جلد سوم ص ۵۵۵ تا ۵۷۷ شائع کردہ علامہ حافظ عبد الرزاق علیہ الرحمہ  
۳۔ سابق نائب شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ و ناظم سنی دارالاشاعت مبارکپور اعظم گڑھ یو۔ پی۔ ایچ  
۴۔ کنز العمال ص ۲۲۰ ج ۱ بحوالہ الجامع از خطیب



(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جو بھی اہم کام  
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل  
رہ جاتا ہے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان  
بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے متعلق رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا حضور نے فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں  
میں سے ایک نام ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے اسم اکبر کے درمیان آنکھ  
کی سیاسی اور سفیدی ہی اتنا فاصلہ ہے۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بسم اللہ  
الرحمن الرحیم بڑی عمدگی اور خوبی سے پڑھا اس سے اس کی بخشش ہوگئی۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل کی تعلیم کے لئے بسم اللہ الرحمن  
الرحیم حمدہ شکل میں تحریر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں بسم اللہ کے فضائل و برکات سے متعلق بہت  
سی روایات جمع کی ہیں ان میں سے چند ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔  
(۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام علالت میں مبتلا ہوئے آپ کے شکم میں شدید  
درد ہو گیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے

۱۔ الغنا فیما بحوالہ اربعین از عبدالقادر رھادی  
۲۔ الغنا فیما بحوالہ ابن سبار و درمنثور ص ۸ ج ۱ تفسیر الوجہات، مستدرک  
حاکم، شعب الایمان بیہقی، فضائل ابوذر عروسی و تاریخ خطیب بغدادی  
۳۔ کنز العمال ص ۲۲۰ ج ۱ بحوالہ صمیم ابن حبان و الجامع از خطیب  
و درمنثور ص ۱۰ ج ۱ شعب الایمان از بیہقی  
۴۔ درمنثور ص ۱۰ ج ۱ تاریخ اصبھان از ابوالغیم و مصاحف از  
ابن اثیر۔



آپ کو صحرار کی ایک گھاس بتائی حضرت موسیٰ نے اسے کھایا اللہ کے حکم سے آپ کو شفاء مل گئی پھر دوبارہ آپ اسی مرض میں مبتلا ہوئے آپ نے پھر وہی گھاس کھائی لیکن اب مرض بڑھ گیا آپ نے عرض کیا اے پروردگار میں نے پہلے اسے کھایا تو فائدہ ہوا اور اب کھایا تو میرا مرض بڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی بار گھاس کے لئے تم میری طرف سے گئے تھے اس لئے اس سے شفاء ملی اور دوسری بار گھاس کے لئے تم خود سے گئے تھے اس لئے مرض میں اضافہ ہو گیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پوری دنیا زہر قاتل ہے اور اس کا تریاق میرا نام ہے یہ

(۷) مردی ہے کہ فرعون نے اپنے دعویٰ الہیت سے پہلے ایک محل بنایا تھا اور اس کے باہری دروازہ پر "بسم اللہ" لکھنے کا حکم دیا تھا پھر جب اس نے الہیت کا دعویٰ کیا اور اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے حضرت موسیٰ نے اس کو اللہ واحد پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے اس میں ہدایت و صلاح کا اثر نہ دیکھ کر بارگاہ الہی میں عرض کیا میں بار بار اس کو تیری طرف بلاتا ہوں اور اس میں مجھے کوئی بھلائی نظر نہیں آتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ شاید تم اسے ہلاک کر دینا چاہتے ہو تم اس کے کفر کو دیکھ رہے ہو اور میں اپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اس نے اپنے دروازہ پر لکھ رکھا ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ اس میں نکتہ یہ ہے کہ جس نے کلمہ بسم اللہ اپنے باہری دروازہ پر لکھ لیا وہ ہلاکت سے بے خوف ہو گیا گو وہ کافر ہی کیوں نہ ہو تو بھلا اس کا عالم کیا ہوگا جو اس کو اپنی ابتداء عمر سے اخیر زندگی تک اپنے دل کے سیاہ نقطے پر لکھے ہوئے ہوتا ہے لکھ



(۸) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی مرحمت فرمائی اور فرمایا اس میں لا الہ الا اللہ نقش کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ انگوٹھی نقاش کو دی اور اس کو حکم دیا۔ اس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقش کرو۔ نقاش نے اسے اس میں نقش کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انگوٹھی لے کر حاضر ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق“ منقش دیکھا۔

حضور نے فرمایا۔ اے ابوبکر یہ (لا الہ الا اللہ سے) زائد چیزیں کیسی ہیں۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں آپ کے اسم گرامی کو اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے انگ کرتا۔ لیکن باقی حصہ ”ابوبکر صدیق“ اس کے لئے میں نے نہیں کہا تھا۔ حضرت ابوبکر کو ندامت ہوئی اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا نام تو میں نے لکھا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے آپ کے نام مبارک کو اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سے جدا کرنا پسند نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے نام کو آپ کے نام سے جدا کرنا پسند نہیں فرمایا۔

اس میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کے نام مبارک سے انگ کرنا پسند نہیں فرمایا تو ان کو یہ اعزاز ملا تو اس شخص کا عالم کیا ہوگا جو ذکر الہی اور نام الہی کو ہر وقت اپنے قلب و سینہ سے لگائے ہوتا ہے۔

(۹) حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار ہوئے اس وقت



انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرُهَا وَمُرْسَرُهَا پڑھا اور بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم کے لفظ حصہ صرف بسم اللّٰہ کی برکت سے انہیں نجات ملی اب جو شخص زندگی بھر اس کلمہ کو پیہم پکارتا رہے گا وہ نجات سے کیسے محروم رہ سکیگا نیز یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے "اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کہا تو اس کے سبب انہیں دنیا و آخرت کی سلطنت ملی اس لئے امید ہے کہ جب بندہ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم کہے گا۔ دنیا و آخرت کی بادشاہی سے سرفراز ہوگا یہ

(۱۰) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص احترام و تعظیم کے سبب زمین سے کوئی ایسا کاغذ اٹھاتا ہے جس میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لکھا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقین میں لکھا جاتا ہے اور اس کے والدین سے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔ خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ رہے ہوں یہ

(۱۱) قیصر شاہ دوم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ مجھے مستقل درد سر رہتا ہے۔ آپ میرے لئے کوئی دوا بھیجئے حضرت عمر نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی جب بھی وہ اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا اس کا درد سر جاتا رہتا اور جب سر سے اتار دیتا اسے پھر درد سر ہو جاتا اس سے اس کو حیرت ہوئی اس نے ٹوپی کی تلاشی لی تو اس کے اندر ایک کاغذ ملا جس میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لکھا تھا یہ

(۱۲) کسی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی نشانی طلب کرتے ہوئے کہا آپ اسلام کے دعویٰ دار ہیں آپ یہیں کوئی

۱۵ ایضاً ایضاً  
۱۶ ایضاً ص ۱۴۱ ۱۲۱ و در مشورہ ص ۱۱۱ ج ۱ بحوالہ تالی التاویص -  
۱۷ تفسیر کبیر ص ۱۴۱ ج ۱ -



نشانی دیکھائیے۔ تاکہ ہم اسلام قبول کر سکیں حضرت خالد نے فرمایا  
میکر پاس زہر قاتل لاؤ زہر کا ایک طشت لایا گیا آپ نے اس کو اپنے  
ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر سب کھا گئے اور اللہ کے حکم سے  
سلامتی کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے یہ دیکھ کر مجوسیوں نے کہا یہ دین  
حق ہے یہ

(۱۳) عمرہ فرغانیہ جو ایک بڑی صوفیہ تھیں ان سے پوچھا گیا اس  
میں کیا حکمت ہے کہ جنبی اور عائضہ کو قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور  
بسم اللہ پڑھنے کی اجازت ہے انہوں نے فرمایا اس لئے کہ بسم اللہ نام حبیب  
کا ذکر ہے اور حبیب کو حبیب سے منع نہیں کیا جاتا ہے

(۱۴) ایک بزرگ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور وصیت کی کہ یہ  
ان کے کفن میں رکھا جائے ان سے پوچھا گیا اس میں آپ کا کیا فائدہ ہے  
انہوں نے فرمایا میں قیامت کے دن عرض کروں گا اے میرے اللہ تو نے  
ایک کتاب . . . . . بھیجا اس کا عنوان بسم اللہ الرحمن الرحیم رکھا  
اس لئے تو اپنی کتاب کے عنوان کے لحاظ سے میرے ساتھ معاملہ فرما

(۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی آدم اپنے کپڑے اتارتے ہیں  
اس وقت اگر وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں تو یہ ان کی شر مگاہوں  
اور جنوں کی تنگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے (اس طرح شیطانی  
تنگاہیں انسانی شر مگاہوں تک نہیں پہنچ سکتیں)

اس میں اشارہ یہ ہے کہ دنیا کے اندر جب یہ اسم الہی انسان اور  
اس کے دشمن جنوں کے درمیان حجاب اور پردہ بن سکتا ہے تو کیا یہ اسم  
الہی آخرت میں بندہ مؤمن اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان حجاب

۱۴۲ ج ۱  
۱۴۳ ج ۱  
۱۴۴ ج ۱  
۱۴۵ ج ۱  
۱۴۶ ج ۱  
۱۴۷ ج ۱  
۱۴۸ ج ۱  
۱۴۹ ج ۱  
۱۵۰ ج ۱  
۱۵۱ ج ۱  
۱۵۲ ج ۱  
۱۵۳ ج ۱  
۱۵۴ ج ۱  
۱۵۵ ج ۱  
۱۵۶ ج ۱  
۱۵۷ ج ۱  
۱۵۸ ج ۱  
۱۵۹ ج ۱  
۱۶۰ ج ۱  
۱۶۱ ج ۱  
۱۶۲ ج ۱  
۱۶۳ ج ۱  
۱۶۴ ج ۱  
۱۶۵ ج ۱  
۱۶۶ ج ۱  
۱۶۷ ج ۱  
۱۶۸ ج ۱  
۱۶۹ ج ۱  
۱۷۰ ج ۱  
۱۷۱ ج ۱  
۱۷۲ ج ۱  
۱۷۳ ج ۱  
۱۷۴ ج ۱  
۱۷۵ ج ۱  
۱۷۶ ج ۱  
۱۷۷ ج ۱  
۱۷۸ ج ۱  
۱۷۹ ج ۱  
۱۸۰ ج ۱  
۱۸۱ ج ۱  
۱۸۲ ج ۱  
۱۸۳ ج ۱  
۱۸۴ ج ۱  
۱۸۵ ج ۱  
۱۸۶ ج ۱  
۱۸۷ ج ۱  
۱۸۸ ج ۱  
۱۸۹ ج ۱  
۱۹۰ ج ۱  
۱۹۱ ج ۱  
۱۹۲ ج ۱  
۱۹۳ ج ۱  
۱۹۴ ج ۱  
۱۹۵ ج ۱  
۱۹۶ ج ۱  
۱۹۷ ج ۱  
۱۹۸ ج ۱  
۱۹۹ ج ۱  
۲۰۰ ج ۱



نہ بن سکے گا یہ

(۱۶) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں ضرور ایک ایسی آیت یا سورت بتاؤں گا جو سلیمان (علیہ السلام) کے بعد میرے علاوہ کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی۔

راوی کہتے ہیں کہ حضور چلے اور میں آپ کے پیچھے ہوا لیا حضور مسجد کے دروازہ پر پہنچے اور اپنا ایک پاؤں مسجد کی دلیز سے باہر کر چکے ابھی دوسرا پاؤں مسجد کے اندر ہی رہا کہ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اشتیاق ہے (بات وہ رہ گئی) اس وقت حضور اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ابتداء نماز میں کس چیز سے قرآن شروع کرتے ہو میں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمایا یہی تو وہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد میرے علاوہ کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی) اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے گئے یہ

(۱۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی بادل مشرق کی طرف بھاگا، سوا ٹہر گئی سمندر میں جوش آیا چوپایوں نے قوجہ کے ساتھ اپنے کالوں سے سنا بیٹھا توں پر آسمان سے پتھر برسا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کے ساتھ فرمایا جس چیز پر بھی اس کا نام لیا جائے گا وہ اس میں برکت دے گا یہ

(۱۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا عذاب کے انیس فرشتوں سے جو نجات چاہتا ہے اسے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ہر حرف کے بدلے

۱۰ ایضاً ص ۱۷ ج ۱  
۱۱ درمنثور ص ۱۷ ج ۱ ابو حاتم، طبرانی، دارقطنی و سنن بیہقی  
۱۲ ایضاً ص ۹ ج ۱ ابن مردودہ و تعلیہ



ہر شخص کی ایک نیکی مرحمت فرمائے گا یہ

(۱۹) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تباہی میں پڑ جاؤ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول  
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے  
کئی طرح کی مصیبتیں دور فرماتا ہے یہ

(۲۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزرا ایک ایسی جگہ سے ہوا جہاں زمین  
پر ایک تحریر تھی آپ نے اپنے ساتھ کے ایک شخص سے فرمایا اس میں کیا  
(لکھا) ہے اس نے کہا بسم اللہ آپ نے فرمایا جس نے یہ کیا ہے وہ  
ملعون ہے۔ بسم اللہ کو جو اس کی اپنی جگہ ہے وہی اسے دوسرے

(۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور

نے فرمایا جب استاذ بچے سے کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
کہو حضور فرماتے ہیں کہ استاذ بچے اور اس کے والدین کے لئے جہنم  
سے نجات رکھ دی جاتی ہے یہ

## سورۃ فاتحہ

سورہ کے معنی عمارت کی ایک منزل کے ہیں قرآن کریم  
کی سورتیں گویا ایک ایک منزلیں ہیں جو ایک دوسرے سے بظاہر الگ تفصیل  
ہیں یا یہ لفظ سُورۃ البَکد (شہر بناہ) سے آیا ہے جو شہر کو گھیرے ہوئے ہوتی  
ہے سورہ بھی اپنے اندر کی آیتوں کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے اس لئے اسے سورۃ  
کہتے ہیں۔ یا سورہ کے معنی اونچے مرتبہ کے ہیں سورہ کے اندر کا سبھی کلام

۱۴ ایضاً وکیع وثلعبی۔

۱۵ ایضاً ص ۱۰، ۹ دلیلی وعمل الیوم واللیلۃ از ابن سنی

۱۶ ایضاً ص ۱۱ ج ۱ مراسیل الوداد۔

۱۷ ایضاً ص ۹ ج ۱ مسند الفردوس از دلیلی۔

۱۸ القان ص ۵۲ ج ۱



اتنا اونچا کہ اس کی رفعت و بلندی کا اندازہ نہ کیا جاسکے اس لئے اسے سورہ  
کہا جاتا ہے۔ شریعت میں سورہ قرآن کریم کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا ایک  
آغاز اور ایک خاتمہ ہو اور جس میں کم سے کم تین آیتیں ہوں۔

جس طرح قرآن حکیم کے عمومی فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں  
اسی طرح بہت ساری سورتوں کے خصوصی فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں  
قرآن کے عمومی فضائل کے بعد اب ہم سورتوں کے خصوصی فضائل کی طرف  
متوجہ ہو رہے ہیں خصوصیت کے ساتھ سورہ فاتحہ کے فضائل تو بے شمار ہیں  
اس کے فضائل کی کثرت کے ساتھ ساتھ اس کے نام بھی کثیر ہیں۔

اسماعیل امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں بارہ اور امام سیوطی نے  
"الفان" میں پچیس نام ذکر کئے ہیں۔ ذیل میں ناموں کی  
تفصیل اور ان کے اسباب پیش کئے جا رہے ہیں۔

(۱) فاتحۃ الكتاب  
(۲) فاتحۃ القرآن

ان دونوں ناموں کا سبب یہ ہے کہ اس سے  
قرآن، تعلیم اور نماز کی قرارت کا آغاز کیا  
کیا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حمد ہر کلام کا ذریعہ آغاز ہے  
تیسرا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ یہ آسمان سے اترنے والی سب سے پہلی  
سورہ ہے۔

(۳) سورہ حمد  
(۴) سورہ حمد اولی  
(۵) سورہ حمد قصری

اس کا سبب یہ ہے کہ اس کا پہلا لفظ حمد ہے  
یہ سورہ حمد کی پہلی سورہ ہے  
حمد کی یہ مختصر سورہ ہے۔

۱۵ ص ۱۷۳ ج ۱

۱۵ ص ۱۵۲ ج ۱



(۶) اُمُّ الْقُرْآنِ [ ان دونوں ناموں کے مختلف اسباب ہیں۔  
(۱) اُم شئی اصل شئی کو کہتے ہیں اور پورے  
(۷) اُمُّ الْكِتَابِ قرآن سے چار باتوں کو ثابت کرنا مقصود ہے  
الہیات کے مسائل، معاد کی تعلیم و تصور، نبوت کے احکام و مسائل اور  
قضا و قدر کا ثبوت۔ ارشاد الہی "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ" الہیات کا پتہ دیتا ہے اور "مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ"  
سے دوبارہ جیسے کا پتہ ملتا ہے اور "اِيَّاكَ لَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ"  
جبر و قدر کے غلط ہونے کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کی بھی کہ سب کچھ اللہ کی قضاء  
و قدر سے ہوتا ہے اور "اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِينَ  
الْعَمِلْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" سے قضا  
و قدر الہی کا بھی سراغ ملتا ہے اور نبوت کا بھی، اور قرآن کے سب سے عظیم  
مقاصد یہی چار ہیں اور اس سورہ کے اندر یہ چاروں ہی پائے جاتے ہیں۔ اس  
لئے اس کا نام "اُمُّ الْقُرْآنِ" اصل قرآن اور "اُمُّ الْكِتَابِ" اصل کتاب ہوا۔  
(۲) آسمانی تمام کتابوں کا پچوڑتین امور ہیں (۱) زبان سے اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثناء (۲) خدمت و اطاعت میں مصروف ہونا (۳) مکاشفات اور مشاہدات  
کی طلب و درخواست اس طرح "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ" کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء  
ہے اور "اِيَّاكَ لَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" میں خدمت و اطاعت میں  
مشغولیت و مصروفیت ہے اور "اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" میں  
مکاشفات، مشاہدات اور ہدایت کی انواع و اقسام کی طلب و درخواست  
ہے۔

(۳) اس سورہ کے اُمُّ الْقُرْآنِ و اُمُّ الْكِتَابِ نام ہونے کا تیسرا سبب  
یہ ہے کہ تمام علوم کا مقصد ہے وقارِ ربوبیت اور ذلتِ عبودیت کی شناخت



وَأَشْنَانِي، اس طرح "الحمد لله رب العالمين . الرحمن الرحيم  
مالك يوم الدين . " سے اس کا پتہ ملتا ہے کہ دنیا و آخرت کے تمام  
حالات و کیفیات پر اللہ تعالیٰ محیط اور ان پر کھربور دسترس رکھتا ہے پھر اس کے  
ارشاد "إِيَّاكَ لَعِبْدُ وَإِيَّاكَ لَسْتَعِين . سے عبودیت کی ذلت کا  
سراغ ملتا ہے ۔

(۴) ام القرآن نام ہونے کا چوتھا سبب یہ ہے کہ اُمّ کے ایک  
معنی شکر کے جھنڈے کے ہیں ۔ قیس بن حطیم عربی شاعر کہتا ہے ۔

نَهَبْنَا أُمَّنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَرُورًا

(ہم نے اپنا جھنڈا اگاڑ دیا یہاں تک کہ وہ دشمن ) کھیر گئے)

سورہ فاتحہ کا نام اُمّ القرآن اس لئے ہوا کہ یہ سورہ اہل ایمان کی پناہ  
گاہ ہے جیسا کہ جھنڈا شکر کی پناہ گاہ ہوا کرتا ہے ۔

## سبع مثانی (۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا  
مِّنَ الْمَثَانِي " ہم نے آپ کو مثانی کی سات آیتیں دیں ۔ اسے "مثانی" کیوں  
کہا گیا اس کی وجہیں یہ ہیں (۱) اس سورہ کے دو ٹکڑے ہیں ۔ ایک میں اللہ تعالیٰ  
کی تعریف اور دوسرے میں اللہ تعالیٰ کی عطا و نوازش ہے ۔ (۲) اس کا نام "مثانی"  
اس لئے ہے کہ یہ نماز کی ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے ۔ (۳) اس کو مثانی اس  
لئے کہتے ہیں کہ یہ تمام آسمانی کتابوں سے الگ اور ممتاز ہے ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا ارشاد ہے ۔ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سورہ کی  
مثال تورات ، انجیل ، زبور اور فرقان (خود قرآن) میں نازل نہ ہوئی اور یہ  
سورہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے ۔

(۴) اس کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور ہر آیت کی  
تلاوت قرآن کے ساتویں حصے کے برابر ہے اس طرح جس نے سورہ فاتحہ پڑھ لی اس  
کو اللہ تعالیٰ پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا ۔

(۵) اس میں سات آیتیں ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں اس لئے



جس شخص نے اس کو پڑھنے کے لئے اپنی زبان کھولی اس کے لئے (جہنم کے) ساتوں دروازے بند کر دیئے گئے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

✓ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی امت کے سلسلے میں عذاب سے ڈرتا تھا لیکن جب سورہ فاتحہ نازل ہو چکی تو میں مطمئن اور بے خوف ہو گیا۔ حضور نے فرمایا وہ کیونکر؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَأَنَّ جَهَنَّمَ  
لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ  
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ كُلَّ  
بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ  
مَّقْسُومٌ (سورہ جبرع ۳ پ ۱۱)

بلاشبہ جہنم ان سب کا  
وعدہ ہے اس کے سات دروازے  
ہیں ہر دروازہ کے لئے ان لوگوں  
میں سے ایک حصہ بٹا ہوا  
ہے۔

اور سورہ فاتحہ میں آیتیں سات ہیں اس لئے جو کوئی انہیں پڑھ لے گا اس کے لئے ہر آیت جہنم کے ایک دروازہ کا ڈھکن ہوگی اس طرح آپ کی امت ان سے بچ کر گزر جائے گی۔

(۶) اس کو مشانی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نماز میں پڑھی جاتی ہے پھر کسی دوسری سورہ سے ملا دی جاتی ہے۔

(۷) اس کو مشانی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ثناء اور تعریف پر مشتمل ہے۔

(۸) سورہ فاتحہ کے مشانی نام ہونے کی آکھوس وجہ یہ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ نازل فرمایا۔

✓ (۱۰) قرآن عظیم اس کی وجہ مسند امام احمد کی یہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ ام القرآن ہے، سبع مشانی اور قرآن عظیم ہے یہ۔



## (۱۱) وافیه

حضرت سفیان بن عیینہ اس سورہ کا یہی نام لیتے تھے حضرت ثعلبی نے فرمایا ہے کہ اس کی تشریح یہ ہے کہ اس سورہ میں نصف نصف کرنے کی گنجائش نہیں ہے قرآن کی کسی بھی سورہ کا نصف حصہ کسی رکعت میں پڑھا جائے اور دوسرا نصف دوسری رکعت میں پڑھا جائے تو جائز ہے لیکن اس سورہ میں اس طرح نصف نصف کرنا روا نہیں۔

## (۱۲) کافیہ

اس کا نام کافیہ اس لئے ہے کہ یہ بذات خود کافی ہو جاتی ہے کسی دوسری سورہ کی اسے احتیاج نہیں اور اس کے علاوہ کسی اور سورہ میں یہ بات نہیں، محمود بن ربیع نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہم القرآن (سورہ فاتحہ) اور سورتی کا بدل ہے اور اس کے علاوہ دوسری سورتیں اس کا بدل نہیں ہو سکتیں۔

## (۱۳) اساس

اس سورہ کے سورۃ اساس نام ہونے کے تین اسباب ہیں۔  
(۱) یہ قرآن کی پہلی سورہ ہے اس طرح یہ اساس (بنیاد) کی طرح ہے۔  
(۲) یہ بلند اور عظیم ترین مقاصد پر مشتمل ہے اسی کو اساس کہتے ہیں۔  
(۳) ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے اور یہ سورہ ضروریات ایمان پر بھی مشتمل ہے اور اس کے بغیر نماز بھی مکمل نہیں ہو سکتی اسی لئے اسے بنیاد کہا گیا۔

## (۱۴) شفاء

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

## (۱۵) شافیہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ و کتاب

ہرزہر کا علاج ہے کسی صحابی کا ایک مرگی زدہ شخص کے پاس سے گذر ہوا انہوں نے اس کے کان میں سورہ فاتحہ پڑھ دی پس وہ شفا یاب ہو گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا یہ (سورہ) اہم القرآن ہے اور ہر مرض کی دوا ہے۔



امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ امراض دو طرح کے ہیں روحانی اور جسمانی اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو مرض بتایا ارشاد ہے "فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ" ان کے دلوں میں مرض (کفر) ہے اور یہ سورہ اصول و فروع اور مکاشفات پر مشتمل ہے اس لئے حقیقت میں ان جگہوں میں شفا یابی کا سامان و ذریعہ ہے۔

ابن قانع نے "معجم الصحابہ" میں رجاء غنوی سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق کی حمد و مدح سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس سے خود اپنی حمد و مدح فرمائی اس سے تم شفا حاصل کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا "الْحَمْدُ لِلَّهِ" اور "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" جسے یہ قرآن شفاء نہ دے پھر اللہ تعالیٰ اسے شفا نہ بخشتے۔

(۱۶) **صلوة**  
(۱۷) **سورۃ صلوٰۃ**  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "صلوٰۃ" (سورۃ فاتحہ) کو میں نے

اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔  
صلوٰۃ سے مراد یہی سورہ ہے اور اس وجہ سے بھی اس سورہ کو صلوٰۃ اور سورۃ صلوٰۃ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ کے معنی نماز کے ہیں یہ سورہ نماز کا واجب حصہ ہے۔

(۱۸) **سوال**  
حدیث قدسی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب العزت جل جلالہ سے روایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جیسے میرے ذکر کی مشغولیت کے سبب مجھ سے سوال کرنے کا موقع نہ مل سکا اس کو میں نے اس سے کہیں زیادہ عطا کیا جو میں مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں۔"  
اس سورہ میں کسی مادی چیز کا سوال تو نہیں ہے لیکن ایک عظیم مراد کا سوال ضرور ہے اور وہ ہے ہدایت کا سوال جو مقاصد دین میں نہایت اہم اور کامل ترین

تفسیر کبیر میں ۱۷ ج ۱ ص ۱۷۲ درمختور ص ۶ ج ۱



مقصود ہے اور "اھدنا الصراط المستقیم" کے سوال نے یہ بھی واضح کر دیا کہ معرفت راہ و منزل اور معرفت الہی کی جنت آسائش و خلوت کی جنت سے بہتر ہے اسی لئے تو بات "اھدنا الصراط المستقیم" (ہمیں سیدھی راہ چلا) پر ختم ہوئی اور یوں نہ فرمایا "ارزقنا الجنة" ہمیں جنت عطا فرما۔

### (۱۹) سورہ شکر

اسے سورہ شکر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان کی حمد و ثناء ہے اور یہی محسن کی شکر گزاری ہے۔

### (۲۰) سورہ دعاء

اس سورہ کو سورہ دعاء اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہدایت کی دعاء کی گئی ہے۔

### (۲۱) کنز

کنز - خزانہ کو کہتے ہیں اس کو کنز اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سورہ علوم و معارف اور رموز و اسرار کا خزانہ ہے یا اس لئے کہ یہ کنز عرش (خزانہ عرش) سے نازل کی گئی ہے۔

### (۲۲) راقیہ

جس سے شفاء کے لئے پھونکا جائے اس کی وجہ یہ روایت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے بیان فرمایا ہم نے ایک سفر میں ایک جگہ بڑا ڈکيا ہمارے پاس ایک لڑکی آئی اس نے کہا ہمارے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے آپ میں کوئی جھاڑ بھونک جانتا ہے چنانچہ ہم میں سے ایک شخص گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے بھونکا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

### (۲۳) سورہ مناجات

اس لئے کہ بندہ اس کے ذریعہ اپنے رب

لہ اتفاق ص ۱۶۳ ج ۲ بحوالہ بخاری



سے مناجات کرتا ہے۔

(۲۴) **سورہ تفلہین** | تفلہین کے معنی سپرد کرنے کے ہیں۔ بندہ مومن جب کہتا ہے " اَيَّاكَ نَعْبُدُ وَاَيَّاكَ نَسْتَعِينُ " تو گویا وہ اپنی ذات کو اپنے خالق کے حوالہ کر دیتا ہے اس لئے اسے سورہ تفلہین کہا گیا۔

(۲۵) **سورہ نور** | یہ سورہ سرچشمہ نور و ہدایت ہے اس لئے اسے سورہ نور کہتے ہیں۔

(۱) حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں نے جواب نہ دیا پھر نماز پوری کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (معذرت کے ساتھ) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز میں مشغول تھا حضور نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تمہیں " اِسْتَجِیْبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ " جب تمہیں اللہ و رسول بلائیں تو حاضر ہو جاؤ، اور اطاعت کرو۔ پھر حضور نے فرمایا اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکل سکو کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ نہ بتا دوں پھر حضور نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے (مسجد سے) نکلنا چاہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ بتاؤں گا حضور نے فرمایا یہ ہے۔ الحمد للہ رب العالمین یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے

۱۔ بخاری ص ۶۶۹ ج ۲۔ ابوداؤد ص ۲۰۶، ۲۰۵۔ نسائی ص ۱۴۵ ج ۱۔ ابن ماجہ ص ۲۷۶ ج ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۱۳ ج ۲۔



اس حدیث سے ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر حاضر ہوتے اور تعمیل حکم سے نماز میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ علامہ طیبی فرماتے ہیں حدیث میں اس کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر اثناء نماز میں لبیک کہنے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح (نماز میں) آپ سے یوں خطاب کیا جاتا ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (اے نبی آپ کو سلام) اس سے نماز باطل نہیں ہوتی (اسی طرح آپ کی اطاعت سے نماز نہیں جاتی)

علامہ ملا علی قاری رقمطراز ہیں حدیث سے بالکل واضح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مطلقاً لبیک کہنا اور حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے جیسا کہ اطلاق سے سمجھا جاتا ہے۔

حدیث میں سورۃ فاتحہ کو سب سے عظیم سورہ کہا گیا اس کی توضیح اس سے پہلے گذر چکی آگے فرمایا گیا کہ یہی سبع مثانی ہے اس کی تشریح بھی اس سورہ فاتحہ کے ذیل میں لکھی جا چکی ہے۔ پھر حضور نے فرمایا: ”یہی قرآن عظیم ہے۔“ شیخ محقق فرماتے ہیں سورہ فاتحہ کو قرآن عظیم اس لئے کہا گیا کہ یہ قرآن کا جزو اعظم ہے یہ صاف لفظوں میں یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو نہیں بلکہ کیونکہ حدیث پاک کا آغاز ”الحمد للہ“ سے کیا گیا ہے حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ قرآن عظیم کی سب سے عظیم سورہ ہے۔

(۲) ایک دوسری روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابی بن کعب کے پاس

۱	مرقاۃ	ص ۷۹	ج ۲
۲	اشعۃ اللمعات	ص ۱۳۵	ج ۲
۳	عمدة القاری	ص ۸۱	ج ۱۸



تشریف لے گئے اور فرمایا اے ابی، اس وقت حضرت ابی نماز میں مشغول تھے۔ حضور کو جواب نہ دیا اور نماز نہ توڑی، نماز ملکی کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے سلام عرض کیا حضور نے جواب مرحمت فرمانے کے بعد پوچھا میں نے تمہیں آواز دی تو تم نے تعمیل کیوں نہ کی؟

حضرت ابی نے (معذرت کے ساتھ) عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تمہارے پیش نظر یہ آیت کریمہ نہ تھی۔  
”إِسْتَجِیْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ“ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے گی، انہوں نے کہا ہاں ضرور یہ آیت کریمہ میرے علم میں تھی اب ان شاء اللہ ایسا نہ کروں گا (آئندہ جب بھی بلائیں میں حاضر ہوں گا خواہ نماز ہی میں کیوں نہ رہوں)

حضور نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہیں ایک ایسی سورہ بتاؤں جس کی طرح نہ تورات میں نازل ہوئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی فرقان میں، حضرت ابی نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ حضور نے فرمایا تم نماز کیسے پڑھتے ہو۔ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور فرقان میں ایسی کوئی سورہ نازل نہیں فرمائی اس میں ثنائی کی سات آیتیں ہیں اور یہ سورہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے

ترمذی ص ۱۱ ج ۲، الترغیب والترہیب ص ۶۱۵ ج ۲  
صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان۔ درمنثور ص ۴ ج ۱ ابو عبیدہ  
امام احمد، دارمی، نسائی، ابن منذر، ابن مردویہ، فضائل قرآن  
از ابو ذر و سنن بیہقی



(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے ایک جگہ ٹھہراؤ کیا آپ کے پہلو ہی میں ایک شخص اتر اس کی طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے افضل سورہ نہ بتا دوں، اس شخص نے کہا، کیوں نہیں، حضور نے فرمایا یہ الحمد للہ رب العالمین، ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن جابر کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے بہتر سورہ نہ بتا دوں، یہ ہے۔ "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔

(۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا میں تجھے قرآن میں نازل شدہ سب سے اچھی سورہ نہ بتا دوں، یہ سورہ فاتحہ ہے یہ ہر مرض کے لئے شفا بخش ہے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان سے سورہ فاتحہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا سورہ فاتحہ خزانہ عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے۔

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۴۱۶ ج ۲ صبح ابن حبان و مستدرک

حاکم ص ۵۶۰ ج ۱ —

۲۔ کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۶۲ھ ص ۲۹۶ ج ۱۔ مستدرک

امام احمد۔

۳۔ کنز العمال

الایمان از بیہقی۔

۴۔ تفسیر کبیر ص ۱۷۸ ج ۱



اسی طرح ابن فریس نے "فضائل القرآن" میں اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں روایت کی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا اور خدایا بھی کہ (اے حبیب) میں نے تمہیں سورۃ فاتحہ مرحمت کی، یہ میرے عرش کے خزانوں سے ہے میں نے اسے اپنے اور تمہارے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے یہ

(۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قوم کے اوپر یقینی اور قطعی طور سے عذاب بھیجنے والا ہوتا ہے کہ اتنے میں (اس قوم کا) کوئی بچہ کسی مکتب میں الحمد للہ رب العالمین پڑھ دیتا ہے تو اس کی وجہ سے ان کے اوپر سے اللہ تعالیٰ چالیس سال کے لئے عذاب ٹال دیتا ہے یہ

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے سورہ فاتحہ اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لئے ہوگا۔

دوسری روایت میں ہے اس سورہ کا نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے چنانچہ جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی۔ پھر جب الرحمن الرحیم کہتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء کی پھر جب وہ وبالک یوم الساعۃ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت و مجد اور بزرگی و کبریائی بیان کی پھر جب وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے (عبادت خدائے تعالیٰ کی ہے اور استعانت اور طلب مدد و بندے کا

درمشور ص ۵ ج ۱

ایضاً



مطلوب و مقصود ہے، میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لئے ہوگا۔ پھر جب یہ  
” اهدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیہ  
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین “ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب  
ہے جسے وہ مانگے یہ

(۹) حضرت حسین (یا حسن) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے اللہ تعالیٰ نے کل ایک سو چار آسمانی کتابیں نازل فرمائیں۔ پھر سو کتابوں  
کے علوم ان چار کتابوں تو رات، انجیل، زبور اور قرآن میں رکھے  
ان چاروں کے علوم قرآن کریم میں رکھے۔ پھر قرآنی علوم مفصل کی سورتوں  
میں رکھے پھر مفصل کے علوم سورہ فاتحہ میں رکھے اس لئے جس نے فاتحہ کی تفسیر  
جان لی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی سمجھی آسمانی کتابوں کی تفسیر  
لی اور جس نے اس کی تلاوت کی اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن  
کی تلاوت کی ہے

(۱۰) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سورہ فاتحہ  
تورات میں ہوتی تو قوم موسیٰ یہودی نہ ہوتی اور اگر یہ انجیل میں ہوتی تو قوم  
عیسیٰ نصرانی نہ ہوتی اور اگر زبور میں ہوتی تو قوم داؤد پر عذاب نہ آتا  
جو مسلمان بھی اسے پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ گویا اتنا دے گا جیسے اس نے یوں  
قرآن پڑھا ہو اور جیسے اس نے ہر مومن مرد و عورت کو صدقہ دیا ہو۔

(۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت  
جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے تھے یکایک

۱	مسلم	۱۴۰	ج ۱	نسائی	ص ۱۴۲	ج ۱	ابن ماجہ	ص ۲۷۲
۲	الترغیب والترہیب	۶۱۷	ج ۲					
۳	تفسیر کبیر	۱۷۸	ج ۱					
۴	روح البیان	۲۶	ج ۱					



انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور فرمایا آسمان کا یہ دروازہ آج سے پہلے کبھی نہ کھلا تھا اس دروازہ سے ایک فرشتہ اتر حضرت جبریل نے فرمایا یہ فرشتہ اب سے پہلے کبھی نہ اتر تھا۔ پھر اس نے سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا آپ کو دوا ایسے نوروں کی بشارت ہے جو آپ سے پہلے کسی (اور نبی) کو نہ دیئے گئے تھے ایک تو سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (اَمِنْ الرَّسُولِ سے آخر تک) اس کا جو حرف بھی آپ پڑھیں گے وہ عطا کیا جائے گا۔ اس کی دعائیں یقیناً مقبول ہوں گی۔

(۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سورۃ فاتحہ دوا کافی ہو جاتی ہے جہاں قرآن کا کوئی اور حصہ کافی نہ ہو سکے اگر ترازو کے ایک پلرے میں سورۃ فاتحہ رکھی جائے اور دوسرے پلرے میں قرآن رکھا جائے تو سورۃ فاتحہ (بلا فاتحہ) قرآن کے مقابلہ میں سات گنا وزن و فضیلت والی ہوگی۔

ایک دوسری روایت میں ہے سورۃ فاتحہ دوسری سورہ کا بدل و عوض ہو سکتی ہے مگر کوئی اور سورہ اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔  
(۱) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سورۃ فاتحہ نہ ہر قاتل کا علاج ہے ایک دوسری روایت میں ہے سورۃ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔

(۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

مسلم ص ۲۷۱ ج ۱ نسائی ص ۱۴۵ ج ۱ الترغیب والترہیب

ص ۶۱۷ ، ۶۱۸ ج ۲

کنز العمال ص ۱۲۰ ج ۱ منذ الفردوس از دہلی والبولغیم

ایضاً دارقطنی و مستدرک حاکم

ایضاً صحیح ابن حبان ، الثواب از ابوالشیخ و سعید بن منصور



جس نے کسی گھر میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھ لی تو اس کو دالہ  
اس دن کسی انسان یا جن کی نظر نہ لگے گی یہ

(۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہیں حضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا وہ فرماتے ہیں مد  
کے ایک راستہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت  
نے ایک شخص سے نماز نہجد میں سورہ فاتحہ پڑھتے سنا حضور اٹھے اور  
فاتحہ تک متوجہ ہو کر سنا پھر ارشاد فرمایا روئے زمین پر اس جیسی کو  
اور (سورہ) نہیں ہے

(۱۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں تین سو اور  
کے دستے میں (ایک ہم کے لئے) بھیجا ہم نے عرب کی ایک قوم میں منزل کی  
نے ان سے چاہا کہ وہ ہماری مہمان نوازی کریں۔ انہوں نے (اس سے) انکار  
کر دیا ان کے سردار کو بچھونے ڈنک مار دیا لوگ ہمارے پاس آئے اور  
انہوں نے پوچھا کیا تم میں کوئی بچھو کا ڈنک مارا جھاڑ سکتا ہے؟ میں نے  
کہا ہاں میں سنی ہوں مگر یہ کام یونہی نہ کروں گا بلکہ تمہیں کچھ دینا ہوگا انہوں  
نے کہا ہم آپ لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں نے اس (ڈسے ہوئے حصہ)  
پر سات بار سورہ فاتحہ پڑھ دی اور وہ ٹھیک ہو گیا ہم نے جب بکریاں  
لے لیں ہمارے دل میں اس سے خدشہ گذرا کہ یہ جائزہ بھی ہے یا نہیں  
اس لئے تصرف کرنے سے ہم نے توقف کیا جب ہم نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سے ہم نے اس  
کا ذکر کیا حضور نے فرمایا کیا تمہیں خبر نہیں یہ جھاڑ بھونک ہے

۱۰ کنز العمال ص ۱۷۰ ج ۱ مسند الفردوس از دیلمی

۲۰ درمشور ص ۴ ج ۱۲ اوسط از طبرانی



اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگا دے  
اس سے واضح ہو گیا کہ سورہ فاتحہ بچھو کے ڈنک مارنے کا بھی علاج  
ہے اور یہ بھی کہ قرآن کے ذریعہ چھاڑ بھونک صحابہ کی سنت ہے اور پھر اس  
کا عوض لینا بھی۔ ساتھ ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے حصہ طلب  
کر کے چھاڑ بھونک کی اجرت لینے پر ہر تصدیق ثابت فرمادی چنانچہ امام اعظم  
امام شافعی، امام مالک وغیرہم حضرات کے نزدیک چھاڑ بھونک کی اجرت  
یعنی جائز ہے یہ

ایک دوسری روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۷۱)  
سے مروی ہے صحابہ کی ایک جماعت ایک گھاٹ سے گزری وہاں ایک شخص  
تھا جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا گھاٹ والوں میں سے ایک آدمی  
ان لوگوں کے پاس آیا اس نے کہا آپ لوگوں میں کوئی چھاڑ بھونک جانتا ہے  
اس گھاٹ پر بچھو یا سانپ کا ڈسا ایک آدمی ہے ان حضرات میں سے ایک  
صاحب گئے اور بکریوں کے عوض انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ آدمی ٹھیک  
ہو گیا وہ صاحب بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں میں آئے ان حضرات نے ناپذیرگی  
کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تم نے اللہ کی کتاب کی اجرت اور عوض لے لیا وہ  
حضرات مدینہ پہنچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
سلم اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا جن چیزوں کی تم نے اجرت لی ہے ان میں کتاب اللہ کا حق  
سب سے زیادہ ہے

بخاری ص ۷۹ ج ۲ و مسلم ص ۲۲۴ ج ۱ والبداء ص ۱۲۹ ج ۲  
وترندی ص ۲۴ ج ۲ و نسائی، ابن ماجہ ص ۱۵۷ ج ۱ و حاکم و بیہقی  
و درمنثور ص ۴ ج ۱ امام احمد و ابو عبیدہ  
شرح مسلم توی ص ۲۲۴ ج ۱  
درمنثور ص ۴ ج ۱ و بخاری ص ۸۵۲ ج ۱، احمد اسنن بیہقی



(۱۸) حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں ان کے چچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس سے واپس آ رہے تھے کہ ان کا گزرا ایسے لوگوں کے یہاں سے ہوا جن کے پاس ایک دیوانہ لوہے میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے اہل خانہ نے کہا کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علاج ہے اس لئے کہ آپ کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین چیز لے کر آئے ہیں۔

یہ کہتے ہیں میں نے تین دن اس کے اوپر سورۃ فاتحہ پڑھی صبح و شام دوبار پڑھنا اپنا حق جمع کرتا پھر حق کو (اس عمل سے) وہ ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا تذکرہ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تو وہ ہیں جو غلط اور باطل چھاڑ پھونک سے کھاتے ہیں لیکن تم نے تو حق چھاڑ پھونک سے کھایا اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے سونے کے لئے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور سورۃ فاتحہ اور "قل ہو اللہ احد" پڑھ لیا تو پھر موت کے علاوہ ہر چیز سے تمہیں امان مل گئی ہے۔

(۲۰) حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مستقول ہے وہ فرماتے ہیں اہلبیس چار بار پھوٹ پھوٹ کر دیا ہے: (۱) جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی (۲) جب اس پر لعنت بھیجی گئی (۳) جب زمین پر آیا (۴) جب رسول اعظم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

۱۔ درمنثور ص ۵ ج ۱، احمد، ابوداؤد ص ۱۲۹ ج ۱، نسائی، عمل الیوم واللیلۃ

از ابن سنی، مستدرک ص ۵۶۰ از حاکم و دلائل از بیہقی۔

۲۔ ایضاً۔ مستدرک

۳۔ درمنثور ص ۵ ج ۱، تفسیر وکیع مصاحف ابن ابیاری، غلطۃ احمد

ابوالشیخ، حلیہ از ابوالفہیم۔



ابن ضریر نے "فضائل القرآن" میں حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب "الحمد لله رب العالمین" نازل ہوئی ابلیس کو بہت شاق گذرا اور زار زار رویا، خوب خوب چیخا۔ ابن ضریر ہی نے عبدالعزیز بن ربیع سے نقل کیا ہے جب فاتحہ کتاب نازل ہوئی ابلیس اس دن کی طرح زار زار رویا جس دن اسے ملعون کیا گیا۔

(۲۱) ابوالشیخ نے "الثواب" میں حضرت عطار سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جب تمہیں کوئی ضرورت ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھو اور مکمل پڑھو انشاء اللہ ضرورت پوری ہوگی۔

(۲۲) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ فاتحہ شروع ہوتے وقت جو حاضر ہوا گویا راہ خدا کی ایک فتح میں حاضر ہوا اور جو اس کے ختم کئے جانے تک موجود رہا گویا وہ مال غنیمت تقسیم کئے جانے تک موجود رہا۔

## فَضَائِلُ سُورَةِ بَقَرَةٍ

اس کے مزید دو نام یہ ہیں "فسطاط القرآن" اور "ستام القرآن" حدیث و تفسیر کی کتابوں میں سورۃ بقرہ کے فضائل بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ چند روایتیں ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لو جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۔ درمنثور ص ۶ ج ۱ - ۲۔ درمنثور ص ۶ ج ۱ -

۳۔ درمنثور ص ۶ ج ۱ - ابن ضریر -

۴۔ اتقان ص ۵۴ ج ۱ -

۵۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۴، مسلم ص ۲۶۵، باب استحياب النافله في بيته



قبرستان میں جس طرح تلاوت، طاعت اور عبادت نہیں کی جاتی اور وہ ویران رہتا ہے اس طرح گھروں کو تلاوت و عبادت سے خالی رکھ کر انہیں ویران نہ بنالو خصوصیت کے ساتھ ان میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اس کے بھاگنے کے اسباب یہ ہو سکتے ہیں۔

۱۔ شیطان اہل خانہ کو اس سورہ کی برکت سے گمراہ نہیں کر سکتا ہے اس لئے مایوس ہو کر کوئی اور ہی راہ لیتا ہے۔

۲۔ شیطان دیکھتا ہے کہ اہل خانہ دین کے لئے محنت و مشقت کر رہے ہیں اور یقین کی تلاش میں کوشاں ہیں اس لئے ان سے مایوس ہو جاتا ہے۔ سورہ بقرہ کو یہ شرف حاصل ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ سب سے طویل سورہ ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کے احکام اس میں کثرت سے آئے ہیں اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس میں ایک ہزار امر، ایک ہزار نہی، ایک ہزار حکمتیں اور ایک ہزار خبریں ہیں یہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے تم اپنے گھروں میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس لئے کہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے یہ

ایک اور روایت میں ہے حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے بوقت شب جو شخص اپنے گھر میں سورہ بقرہ پڑھتا ہے شیطان تین رات تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور جو دن میں اسے اپنے گھر میں پڑھتا ہے تین دن تک شیطان اس گھر میں نہیں جاتا یہ

۱۔ مرقاۃ ص ۵۸۰ ج ۲

۲۔ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱، مستدرک ص ۵۶۱ ج ۱ از حاکم شعبہ الایمان از بیہقی  
۳۔ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱ سند ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان، معجم کبیر از طبرانی  
و شعب الایمان از بیہقی۔



حضرت صلصال بن دہمس سے مروی ایک اور روایت میں ہے تم اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اور تم ان (گھروں) کو قبروں کی طرح دیرانہ نہ بناؤ اور جو شخص سورۃ بقرہ کی تلاوت کرے گا اسے جنت میں ایک تاج پہنایا جائے گا۔

حضرت ابوذر وار سے ایک اور روایت ہے حضور کا ارشاد ہے تم قرآن سیکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ قرآن کا سر اور اس کی چوٹی ہے اس کی ہر آیت کے ساتھ اشی فشتے اترے ہیں اور اللہ لا الہ الا هو الھی القیوم (آیت الکرسی) عرش کے نیچے سے نازل ہوئی اور سورۃ بقرہ سے یہ ملا دی گئی اور سورۃ یس قرآن کا دل ہے جو شخص بھی اسے اللہ کی خوشنودی اور آخرت کی بہتری کی خاطر پڑھے گا اسے ضرور بخشا جائے گا۔

اس حدیث میں سورۃ بقرہ کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کی ایک خاص آیت آیت الکرسی کی بھی اور ساتھ ہی سورۃ یس کی بھی ان دونوں کے مستقل فضائل ان کے مقام پر آئیں گے اس حدیث نے یہ واضح کیا کہ جس طرح انسان کے سر و دل دو سب سے اہم اعضاء ہیں اسی طرح قرآن کے بھی دو اہم ترین حصے ہیں سر کا مقام جسے حاصل ہو سکتا ہے وہ سورۃ بقرہ ہے اور دل کا مقام جسے مل سکتا ہے وہ سورۃ یس ہے۔

(۳) حضرات اسید بن حصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں جس وقت میں سورہ بقرہ کی

۱ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱ شعب الایمان از بیہقی

۲ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱ کامل ابن عدی

۳ الترغیب والترہیب ص ۶۲۰ ج ۲ احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ



تلاوت کر رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے ایک دھماکہ سنا مجھے خیال ہوا کہ میرا گھوڑا  
کھل گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو عتیک (جب کبھی بھی ایسا  
ہو) تم پڑھتے رہنا (پھر تلاوت میں مشغول ہوا) اور نگاہ اوپر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں  
کہ آسمان و زمین کے درمیان چراغ لٹک رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فرماتے ہیں ابو عتیک پڑھتے رہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم (خوف و وحشت کی وجہ سے) تلاوت جاری رکھنا میرے پس کا نہیں اس وقت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ فرشتے تھے سورۃ بقرہ کی تلاوت کے باعث  
اترے تھے اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو بہت سی حیرت انگیز چیزیں دیکھتے یہ

اس حدیث سے متعلق اجمالی گفتگو گذر چکی سورۃ بقرہ کی یہ برکت تھی کہ اس کی  
قرارت کے لئے آسمان سے نورانی فرشتوں کے اترنے کا تانا بانہہ گیا تھا اور ایک  
صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقاضائے بشریت اسے دیکھنے کی تاب نہ رکھ سکے  
اسی طرح کا واقعہ ایک دوسرے صحابی حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو بھی پیش آیا تھا ابو عبیدہ نے تخریج کی ہے جریر بن یزید سے مروی ہے مشائخ مدینہ  
نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا حضور ثابت بن قیس  
بن شماس کا حال آپ کو معلوم ہوا ان کا گھر کل رات بھر نورانی چراغوں سے روشن رہا  
حضور نے فرمایا اس نے شاید سورۃ بقرہ پڑھی ہوگی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت ثابت سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ (ہاں) میں نے  
سورۃ بقرہ پڑھی تھی یہ

(۴) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہر چیز کا ایک اوجھا اور بلند حصہ ہوتا ہے  
قرآن کا وہ بلند حصہ سورۃ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ہے جو قرآنی آیتوں کی سردار

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶ ج ۲، ابن حبان، بخاری  
مسلم و صحیح ابن حبان۔  
۲۔ ابن کثیر ص ۳۳ ج ۱۔



ہے (اس کا منصب دوسری آیتوں میں وہ ہے جو ایک سردار کا پوری قوم میں  
موتے ہے) یہ ہے آیت الکرسی۔ حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں، سورہ بقرہ میں ایک  
آیت ہے جو قرآنی آیات کی سردار ہے یہ جس گھر میں پڑھی جائے گی شیطان اس سے  
نکل بھاگے گا یہ ہے آیت الکرسی

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
جہاں کہیں میں تم میں کسی سے اس حال میں ملوں کہ وہ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں  
پر رکھ کر کنگنار یا ہے اور سورہ بقرہ سے غافل ہے پس اسے سورہ بقرہ پڑھا کر سونگ  
(مزید فرمایا) اور گھروں میں سب سے ویران گھر وہ ہے جو اللہ عزوجل کی کتاب  
سے خالی ہو۔

(۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس سورہ میں بقرہ  
کا ذکر ہے وہ قرآن کا خیمہ ہے اس لئے تم اسے سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا باعث خیر و برکت  
اور اسے چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور باطل پرست (جادوگر وغیرہ) اس کو حاصل  
نہیں کر سکتے

حضرت معاویہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہونچی کہ باطل  
پرست سے مراد جادوگر ہیں  
اس سورہ کی تلاوت کرنا اس کے معانی پر غور و فکر کرنا اور اس کے مطابق عمل  
کرنا باعث خیر و برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے جیسا کہ وارد ہوا کہ  
اہل جنت کو اگر کسی چیز کی حسرت ہوگی تو صرف اس وقت پر ہوگی جو دنیا میں ذکر  
الہی سے خالی گذرا ہوگا

- 
- ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۲۲ ج ۲، ترمذی ص ۱۱۱ ج ۲، مستدرک ص ۲۵۹ ج ۲، احکام  
۲۔ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱، شعب الایمان از بیہقی۔  
۳۔ کنز العمال ص ۱۴۰ ج ۱، ولیبی۔  
۴۔ الترغیب والترہیب ص ۶۲۱ ج ۲۔  
۵۔ مرقاة ص ۵۸۱ ج ۲۔



حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو سب سے عجیب چیز ہے دیکھی ہے اس سے ہمیں باخبر کیجئے، حضرت عائشہ خاموش رہیں پھر انہوں نے بیان فرمایا ایک رات کا واقعہ ہے حضور نے فرمایا، عائشہ مجھے اپنے پروردگار کے لئے اس رات عبادت کرنے دو۔ میں نے کہا سبحانہ مجھے آپ کا قرب محبوب ہے اور مجھے وہی پسند ہے جس سے آپ خوش رہیں وہ فرماتی ہیں اس کے بعد اٹھے وضو سے فارغ ہو کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور مسلسل رونے لگے یہاں تک کہ آپ کی بغل (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں پھر بیٹھے اور مستقل روتے رہے۔ اس حد تک کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک تر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں ابھی رونے کا سلسلہ ٹوٹا نہیں تھا کہ زمین تر ہو گئی۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہو گئے جب انہوں نے حضور کو روتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے، حضور نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ بیشک میرے اوپر گزشتہ رات ایک آیت اتری ہے ایسی آیت جو اسے پڑھے اور غور و فکر نہ کرے اس کے لئے تباہی ہو وہ آیت یہ ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰیٰۃً پوری آیت کریمہ یہ ہے یہ

بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور رات و دن کے مختلف ہوتے اور اس کشتی میں جو لوگوں کے نفع کے ساتھ سمندر میں چلتی ہے اور اس پانی میں جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۲۸ ج ۲ - صحیح ابن حبان۔

۲۔ حاشیہ الترغیب ص ۸۲۸ ج ۲۔



السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاحْيَا بِهِ  
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ  
فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ  
الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ  
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
لَا يَتَّبِعُ لِقَوْمٍ لَيَقُولُنَّ

فرمایا پھر اس سے مردہ زمینوں کو  
حیات بخشا اور اس میں ہر طرح کے جاندار  
پھیلانے اور پھیلانے کی گردش میں اور  
ان بادلوں میں جو آسمان و زمین کے  
میں زیرنگیں ہیں ان سب میں عقلمندوں  
کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

(البقرة ۱۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت بھیجی ان کی تعداد خاصی تھی سب سے حضور نے قرآن  
پڑھا کر سنا ایک ایسے شخص کی باری آئی جو ان میں تو عمر کتے حضور نے پوچھا تمہیں  
قرآن کتنا یاد ہے انہوں نے جواب دیا یہ اور یہ اور سورہ بقرہ بھی یاد ہے حضور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سورہ بقرہ بھی یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں  
حضور نے فرمایا جاؤ تم ان کے امیر ہو گئے

حضرت مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا قرآن کی کون سی سورہ افضل ہے انہوں  
نے فرمایا سورہ بقرہ، میں نے عرض کیا پھر کون سی آیت افضل ہے انہوں نے فرمایا  
آیت الکرسی

اسی طرح حضرت حارث، ابن ضریر اور محمد بن نصر نے حضرت حسن رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں سب  
سے افضل سورہ بقرہ ہے اور اس میں سب سے عظیم آیت الکرسی ہے اور یقیناً  
شیطان اس گھر سے نکل بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے

۱۔ درمنثور ص ۲۰ ج ۱ - ترمذی ص ۱۱۱ ج ۲، نسائی، ابن ماجہ و کتاب الصلوٰۃ

ابن محمد بن نصر مری، ابن حبان، حاکم و شعب الایمان از بیہقی۔

۲۔ درمنثور ص ۲۰ ج ۱ و فضائل القرآن از ابوذر ہروی۔

۳۔ کنز العمال ص ۱۲۰ ج ۱۔



(۱۱) علامہ لغوی نے اپنی معجم میں ربیعہ جریشی سے روایت کی ہے۔ قرآن میں سب سے افضل سورہ بقرہ ہے اور قرآن کی سب سے افضل آیت آیت الکرسی ہے یہ  
(۱۲) محمد بن نصر نے "کتاب الصلوٰۃ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا قرآن کی اعلیٰ سورہ سورہ بقرہ ہے اور اعلیٰ آیت آیت الکرسی ہے یہ

(۱۳) حضرت ایفیع بن عبد کلامی سے ایک روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کی سب سے عظیم سورہ کونسی ہے حضور نے فرمایا "قل هو اللہ احد" اس نے کہا پھر کونسی آیت آپ پسند فرماتے ہیں میں کا ثواب و فائدہ آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچے حضور نے فرمایا سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں (امن الرسول سے فاتحہ تا علی القوم الکفاریں تک) اس لئے کہ یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے اس کے عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اس امت کو مرحمت فرمائیں دنیا و آخرت کی کوئی ایسی خیر نہیں جسے ان آیتوں نے اپنے اندر سمیٹ نہ لیا ہو۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رقمطراز ہیں "امن الرسول" سے ایمان و تصدیق اور "سمعتا و اطعنا" سے اسلام اور ظاہری احکام اور "الیٰک المصابیر" سے آخرت میں اعمال کی جہاز اور "لا یکلف اللہ نفسا الحج" سے دین و دنیا کے منافع کا اشارہ ملتا ہے یہ

اس حدیث میں "قل هو اللہ احد" کو سب سے عظیم سورہ فرمایا گیا اور اس سے پہلے والی حدیث میں سورہ بقرہ کو سب سے افضل سورہ بتایا گیا اور ان سے قبل سورہ فاتحہ کو بھی سب سے عظیم اور افضل فرمایا گیا آخر ایسا کیوں کر ہو سکتا

۱	کثر العمال	ص ۱۴۱	ج ۱
۲	در منشور	ص ۲۱	ج ۱
۳	مشکوٰۃ	ص ۱۸۹	دارمی
۴	اشعة اللمعات	ص ۱۵۲	ج ۲



ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مختلف حیثیتوں اور جہتوں اور متعدد اعتبار و لحاظ سے بات ہے کوئی سورہ کسی حیثیت سے افضل ہے تو دوسری سورہ کسی اور اعتبار سے افضل ہے مثلاً سورہ بقرہ اس لحاظ سے افضل ہے کہ یہ سب سے طویل سورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہزار احکام اسلام اس میں کثرت سے وارد ہوئے ہیں اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس میں ہزار امر (حکم) ہزار نہی، ہزار حکمتیں اور ہزار خبریں ہیں۔

سورہ فاتحہ اعظم و افضل اس لئے ہے کہ یہ مقاصد قرآن کی جامع ہے اور نماز میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔ اور «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» اس لئے افضل ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے اور آیت الکرسی اس لئے سب سے عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شہوتی اور سلبی صفتیں اور اس کی عظمت و جلالت سب کو یہ آیت کاوی ہے اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اس لئے اعظم ہیں کہ ان میں ایمان و تصدیق اسلام اور اس کے ظاہری احکام اور آخرت میں اعمال کی جزا اور دنیا و آخرت کے نافع و فوائد اور ایک جامع دعا ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورہ بقرہ اور آیت الکرسی پڑھتے تو مینستے اور فرماتے یہ دونوں رحمن کے زیرِ مشر خانے سے ہیں اور جب یہ پڑھتے

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ  
عَمَلُهُ بِمَا كَرِهَ اللَّهُ  
بِأَنَّهُ

وَأَنَا إِلَهِهِ رَاغِبُونَ پڑھتے اور منکسر ہو جاتے تھے

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے شیطان کی ان سے ملاقات ہو گئی دونوں نے پیچ کشتی ہوئی، صحابی نے اسے بچھاڑ دیا، شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ

۱۔ مرقاة ص ۵۸۰ ج ۲

۲۔ لمعات حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۸۹

۳۔ درنثار ص ۳۲۳ ج ۱ ابن مردودہ



کو ایک بات بتا دیتا ہوں صحابی نے اسے چھوڑ دیا، شیطان نے بتانے سے انکار کر  
پھر دوبارہ دونوں کی لڑائی ہوئی پھر صحابی نے اسے پھار دیا شیطان نے کہا مجھے  
چھوڑ دیجئے اب میں یقیناً وہ بات بتاؤں گا جو آپ کو پسند آئے گی چنانچہ انہوں  
اسے چھوڑ دیا اور کہا کہ بتاؤ پھر اس نے انکار کر دیا۔ پھر تیسری بار کشتی ہوئی اور صحابی  
رسول نے پھر کشتی ماری اور شیطان کے سینے پر بیٹھ گئے اور اس کا انگوٹھا دانت  
سے کاٹنے لگے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے انہوں نے کہا جب تک مجھے وہ بات بتاؤ  
نہیں تم کو نہ چھوڑوں گا۔ اس نے کہا سورہ بقرہ اس کی کوئی بھی آیت آپ شیطانوں  
کے جھنڈ میں پڑھیں فوری شیطاں بکھر جائیں گے اور جس گھر میں پڑھیں گے اس  
میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا لوگوں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن وہ آدمی کون  
تھے انہوں نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اور کون  
ہو سکتا ہے۔

## فضائل بیت الکرسی

قرآنی آیات میں آیت الکرسی کے فضائل جس کثرت  
سے وارد ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کی کوئی اور آیت اس معاملہ میں اس کی شریک نہیں  
اس کے چند فضائل یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے  
ہیں رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر وصول  
کرنے کے لئے مجھے مقرر کیا میرے پاس ایک آنے والا آیا اور دونوں ہاتھ سے غلہ لینے  
لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں پیش کروں گا اس نے کہا میں ایک غریب آدمی ہوں اور میرے ذمہ اہل و عیال  
ہیں اور میں بڑا ضرورت مند ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا  
صبح کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (میرے کچھ عرصہ



کرنے سے پہلے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو ہریرہؓ گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا حضور اہل و عیال اور اپنی سخت محتاجی کی اس نے شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آگیا اور اسے چھوڑ دیا، حضور نے فرمایا، سنو! اس نے تم سے غلط کہا ہے پھر وہ جلد ہی آئے گا۔

یہ کہتے ہیں مجھے تو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے باعث وہ ضرور آئے گا چنانچہ میں اس کے انتظار میں بیٹھا ہی تھا کہ وہ آیا اور دونوں ہاتھ سے غلہ اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ کر کہا اب تو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے، میں ایک محتاج آدمی ہوں اور میرے ذمے اہل و عیال ہیں اب پھر میں نہیں آؤں گا مجھے ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کے وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نے اہل و عیال اور شدید احتیاج کی شکایت کی پھر میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا، حضور نے فرمایا، سنو! اس نے تم سے غلط کہا ہے پھر وہ جلد ہی آئے گا۔

مجھے یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے باعث وہ ضرور آئے گا چنانچہ میں اس کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ آیا اور دونوں ہاتھ سے غلہ اٹھانے لگا میں نے اسے گرفتار کر کے کہا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا یہ تیسری بار ہے کہ تم کہتے ہو کہ نہیں آؤں گے پھر آتے ہو۔

اس (شیطان) نے کہا میں آپ کو چند کلمے بتا دیتا ہوں جس کے ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ فائدہ پہونچائے گا جب آپ سونے کے لئے بستر پر جاتیں تو کہتے ہیں "اللہ لا إله إلا هو" اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومُ، آخر آیت تک پڑھ لیں (ایسا کریں گے) تو اللہ کی طرف سے مستقل آپ کے اوپر ایک محافظ رہے گا اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا اسی حال میں آپ کی صبح ہوگی۔ (جب اس نے بستر بتایا) تو میں نے پھر اسے چھوڑ دیا صبح کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا اس نے مجھے چند ایسے کلمات بتائے کو کہا جن سے اللہ مجھے نفع دے گا۔ حضور نے فرمایا سنو! اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے (اپنی دیگر باتوں میں جھوٹا ہوتا ہے مگر یہ علاج اس نے صحیح بتایا ہے)

ابو ہریرہ! تین راتوں سے جس سے تم ہم کلام ہو رہے ہو تم جانتے بھی ہو وہ کون ہے؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور نے فرمایا وہ شیطان ہے اس حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) انسان شیطان کو دیکھ سکتا ہے ہاں اس کو اس کی اصلی شکل میں نہیں دیکھا جاسکتا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ  
قَبْلَهُ مِنْ حَيْثُ  
لَا تَرَوْهُ (اعراف، ۲۷)

یقیناً وہ (شیطان) اور اس کا  
قبیلہ تم لوگوں کو اس طرح دیکھتا ہے کہ  
تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

(۲) علامہ طیبی نے تحریر فرمایا کہ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دی ہے یہ جی بھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ بیان کرنے سے پہلے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی نے کیا کیا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ دوبارہ سہ بارہ آئے گا اور دوسری، تیسری شب آیا بھی۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس سے کرامت بھی ثابت ہوئی کہ حضور کی صحبت اور اطاعت کی برکت سے آپ نے شیطان کو پکڑا اور اسے تار مارا واپس کیا۔

(۴) ابن ملک نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے بھی علم حاصل کرنا درست ہے جو اپنے آپ پر خود عمل نہ کرے مگر اس شرط کے ساتھ کہ علم حاصل کرنے والا حاصل کیے جائے والے علم کی بہتری سے واقف ہو ایسا نہ ہو کہ علم

۱۔ بخاری ص ۳۱ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۵

۲۔ قاتل ص ۵۸۲ ج ۲



کی اچھائی اور خرابی کا اعتبار نہ رکھتا ہو ورنہ اس صورت میں جائز نہ ہو گا۔  
(۵) سوتے وقت اگر کوئی آیت الکرسی پڑھے تو رات بھر اللہ تعالیٰ کا  
ایک نگہبان اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس سے شیطان قریب نہیں آسکتا  
امام بیہقی کی روایت ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ  
اسے اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے اہل خانہ سب  
کو امن و عافیت دیتا ہے۔

(۲) حضرت ابو الیوب الصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
ان کی ایک کوٹھلی تھی اس میں کھجور رکھی ہوئی تھی جن آتے تھے اور اس سے کھجور  
لے جاتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی  
حضور نے فرمایا جاؤ جب تمہیں وہ نظر آئیں تو یہ کہنا۔

یا سُبْحَانَ اللَّهِ أَجِیْبِیْ  
رَسُوْلَ اللَّهِ  
اللہ کے نام سے تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

چنانچہ انہوں نے جب یہ کلمات کہے ان کی برکت سے جن کو بیٹھ لیا تو اس جن نے  
قسم کھائی کہ پھر وہ نہیں آئے گا انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے دریافت کیا تمہارے قیدی کا کیا معاملہ رہا انہوں نے  
کہا اس نے قسم کھائی کہ پھر نہیں آئے گا، حضور نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا وہ جھوٹ کا  
عادی ہے پھر انہوں نے دوبارہ گرفتار کیا، اس نے باز آنے کی قسم کھائی پھر انہوں نے  
چھوڑ دیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا تمہارے  
قیدی کا کیا ہوا انہوں نے کہا اس نے (اس حرکت سے) باز آنے کی قسم کھائی (اس لئے  
اسے چھوڑ دیا) حضور نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا، جھوٹ کا یہ عادی ہے پھر انہوں نے  
اسے گرفتار کر کے کہا اب میں تمہیں نہ چھوڑوں گا اور تمہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت میں لے جا کر رسول کا اس جن نے کہا میں تم سے ایک چیز تبتا ہوں یعنی آیت

۲ ج ۵۸۳ ص مرقاة  
۲ ج ۵۸۳ ص مرقاه



الکرسی تم اس کو اپنے گھر میں پڑھو شیطان و جن تمہارے قریب نہیں آئیں گے یہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوئے حضور نے دریافت فرمایا، تمہارے قیدی نے کیا کیا انہوں نے اس جن کی کہی ہوئی بات بتائی حضور نے فرمایا اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے یہ

(۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو منذر تم جانتے ہو کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضور نے پوچھا تمہارے ساتھ کتاب اللہ کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے انہوں نے کہا: "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" حضرت ابی فرماتے ہیں اس کے بعد حضور نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تمہیں یہ علم مبارک ہو یہ

ابوداؤد طیالسی، امام احمد، عبد بن حمید اور بیہقی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے حضور فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے آیت الکرسی کی ایک ذرا بات اور دو ہونٹ ہیں وہ ساق عرش کے پاس مالک کائنات کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے یہ حاکم کی روایت ہے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز روزے اور صدقہ کے فضائل بیان کئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے اوپر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی حضور نے فرمایا: "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" اخیر تک حضور نے پڑھی ہے

- ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۴۳۰-۴۳۱ ج ۲، ترمذی ص ۱۱۱ ج ۲
- ۲۔ الترغیب والترہیب ص ۴۳۳ ج ۲، مسلم ص ۲۵ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۵۶ ج ۱
- ۳۔ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱، فضائل القرآن، ابن قریب، ابوریان، صحیح ابن حبان
- ۴۔ عظیمۃ اذ ابوالشیخ کبیر از طبرانی، مستدرک حاکم
- ۵۔ مستدرک حاکم ص ۲۸۲ ج ۲



حاکم کی ایک اور روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے یہ

ان روایات میں آیت الکرسی کو عظیم ترین آیت اور آیتوں کا سردار فرمایا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کمی ایک ثبوتی اور سلبی صفتیں پائی جاتی ہیں اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے متعلق بتایا کہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس کی ایسی زندگی ہے جس کے لئے موت و فنا کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور وہ ایسا مستقل بالذات ہے کہ وہ سب سے بالکل بے نیاز ہے نہ اسے نیند آسکتی ہے نہ ہلکی سی اونگھ ہی، پھر اس نے اپنی مطلق بادشاہی کی خبر دی کہ آسمان و زمین جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے زیر نگین ہے اور کوئی اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش نہیں کر سکتا (انبیاء و شہداء وغیرہم کو شفاعت کی اجازت قرآن وحدیث سے ثابت ہے) پھر اس نے بتایا کہ اس کے علم نے گزشتہ اور آئندہ کے تمام امور کا احاطہ کر رکھا ہے اور مخلوقات میں صرف وہی مخلوقات جان سکتی ہیں جن کے جاننے کی اس نے اجازت دے رکھی ہے اور یہ بھی بتایا کہ اس کی کرسی آسمان و زمین سے بھی کہیں زیادہ وسیع ہے آسمان و زمین اس کی کرسی میں ایسے پٹی ہیں جیسے کہ چھوٹی سی گول چیز وسیع صحرار میں ڈال دی گئی ہو اور یہ بھی بتایا کہ آسمان و زمین اور ان کے اندر کی چیزوں کی حفاظت اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور وہ ایسا بلند ہے جس کے لئے ساری بلندیاں ہیں ذات کی بلندی ایسی کہ کسی مخلوق میں اس بلندی کے ایک ذرہ کا بھی تصور نہ کیا جاسکے اور صفات کی بلندی ایسی کہ کسی مخلوق میں ونسی صفت کے ادنیٰ سے ادنیٰ حصہ کا تخیل نہ کیا جاسکے اور قہر کی بلندی ایسی کہ وہ اپنے بندوں کے اوپر قانہ مطلق حقیقی اور قدر و شرف کی بلندی ایسی کہ وہ اپنی عباد و شرف میں کامل و اکمل، اور اس سے بھی باخبر کیا کہ وہ ایسی عظمت والا جس کی عظمت کی کوئی حد نہیں ہے

۲۵ مستدرک ص ۲۶۰  
۲۶ حاشیہ ترغیب ص ۶۲۲



(۴) حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا وہ دوسری نماز تک اللہ کے ذمہ اور حفاظت میں رہے گا یہ

(۵) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کی روح بذات خود اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے اور وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس نے اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی طرف سے جنگ کی ہو اور وہ اس میں شہید کیا گیا ہو یہ

خطیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جو شخص آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی روح قبض فرماتا ہے یہ

ایک اور روایت ہے، ابن سنی اور دیلمی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے رب تعالیٰ بذات خود اس کی روح قبض فرماتا ہے اور وہ اس مجاہد کا درجہ پاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کی جانب سے جہاد کیا ہو اور وہ اس میں شہید کیا گیا ہو یہ

(۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت روکے رکھتی ہے (اس کا انتقال ہوا نہیں کہ جنت میں داخل ہو) اور جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے گھروں کو امان دیدیتا ہے یہ

(۷) ابن سنی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت

۱ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱ کیرانہ طبرانی، سنن سعید ابن منصور اور دیلمی بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

۲ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱ حکیم بروایت زید مروزی۔

۳ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱

۴ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱

۵ ایضاً شعب الایمان از بیہقی۔



کی ہے جس شخص پر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے وہ انتقال کرتے ہی جنت میں داخل ہوتا ہے یہ

(۸) بیہقی نے حضرت صلصال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان موت کا فاصلہ ہوتا ہے جو ہی وہ مرتا ہے جنت میں داخل ہوتا ہے یہ

(۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ایک دن لوگوں کے پاس آئے لوگ قطار سے بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم میں سے کوئی قرآن کی سب سے عظیم آیت مجھے بتائے گا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حقیقت کے جاننے والے کے پاس آپ تشریف لائے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے قرآن کی سب سے عظیم آیت "اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم" ہے یہ

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی سب سے عظیم آیت آیت الکرسی ہے جو اسے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے یہ فرشتہ اس وقت سے آنے والے کل تک اس کی نیکیاں لکھتا ہے اور برائیاں مٹاتا ہے یہ

علامہ خازن تحریر فرماتے ہیں آیت الکرسی کو قرآن کریم کی عظیم ترین آیت ہونے کا امتیاز اس لئے حاصل ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بنیادی اسماء و صفات کو حاوی ہے مثلاً معبودیت، وحدانیت، حیات، علم، قیومیت، مالکیت، قدرت، ارادہ وغیرہ صفات اس میں پائی جاتی ہیں اور یہی اسماء و صفات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ ذکر کی جانے والی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سب سے عظیم ہے اس لئے اس کی توحید و تعظیم کا ذکر بھی تمام ذکروں میں عظیم ترین ہو گا یہ

۱۔ ایضاً ۲۔ ایضاً شعب الایمان۔

۳۔ ابن کثیر ص ۳۰۷ ج ۱

۴۔ تفسیر بنیادی ص ۱۱۷ ج ۱

۵۔ تفسیر خازن ص ۳۹۶ ج ۱



(۱۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کسی نچتر عقل شخص کو میں نہ دیکھوں گا کہ یہ آیت "اللہ لا اله الا هو الہی القیوم" پڑھے بغیر وہ سوئے اگر تم جان لو کی اس میں کیا ہے تو اسے کسی حال میں نہ چھوڑو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی عرش کے نیچے سے مجھے دی گئی اور مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو یہ نہ دی گئی۔ حضرت علی فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کبھی کوئی ایسی شب نہ گزری جس میں میں نے آیت الکرسی نہ پڑھی ہو یہ

اس حدیث کے سر راوی کا بیان ہے کہ جب سے یہ حدیث ہمیں پہونچی اس وقت سے اب تک ہم نے کسی بھی رات اس کا پڑھنا ترک نہ کیا ہے

(۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے شکایت کی کہ گھر کے اندر کی چیزوں میں کوئی برکت نہیں حضور نے فرمایا کیا تم آیت الکرسی نہیں پڑھتے جس کا کھانے اور سالن پر تم آیت الکرسی پڑھو گے اللہ تعالیٰ اس کا کھانے اور سالن میں برکت دے گا یہ

(۱۳) حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ شکر گزار بنائے گا ثواب، صدیق کا عمل اور انبیاء کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے اوپر اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے اور وہ انتقال کرتے ہی جنت میں داخل ہوتا ہے یہ

۱ کنز العمال ص ۲۲۱ ج ۱، ویلی، اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب  
از شمس الدین بن جزری۔

۲ کنز العمال ص ۲۲۱ ج ۱، ویلی، اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب

۳ درمنثور ص ۲۲۳ ج ۱، امالی از ابوالحسن محمد بن احمد واعظ و ابن نجار

۴ درمنثور ص ۲۲۳ ج ۱، تاریخ بغداد از ابن نجار



(۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے یہ قرآن کی آیتوں کا مصدق ہے جس گھر میں یہ پڑھی جائے گی اگر اس میں شیطان ہے تو وہ یقیناً نکل جائے گا یہ آیت آیت الکرسی ہے۔

(۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ کی مخلوقات جنت و دوزخ، آسمان و زمین میں سے کوئی بھی سورہ بقرہ کی آیت آیت الکرسی سے زیادہ عظمت کی حامل نہیں ہے۔ اسی طرح امام بیہقی نے "الاسماء والصفات" میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ان کا ارشاد ہے آسمان و زمین اور پہاڑ کوئی بھی آیت الکرسی سے عظمت میں بڑھا ہوا نہیں ہے۔

(۱۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کرب و اضطراب کے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فریاد ہر سی فرمائے گا یہ

(۱۷) ابن اسحاق سے منقول ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بائع میں گئے تو اس میں شور مچا انہوں نے کہا یہ کیا، ایک جن نے جواب دیا ہم قحط کے شکار ہو گئے ہیں اس لئے میں نے آپ کے پھل سے کچھ لینے کا ارادہ کیا ہے آپ اسے ہمارے لئے جائز کر دیجئے انہوں نے کہا ہاں۔ (میں نے تمہارے لئے جائز کر دیا) پھر زید بن ثابت نے فرمایا کیا تم ہمیں وہ نہ بتاؤ گے جس کے ذریعہ ہم تم سے بچ سکیں، اس نے کہا آیت الکرسی ہے (اسے پڑھو تو کوئی جن و شیطان قریب نہیں آئے گا)۔

- ۱۔ کنز العمال ص ۱۲۱ ج ۱، مستدرک از حاکم۔  
۲۔ درمنثور ص ۲۲۳ ج ۱، ابو عبیدہ، ابن خزیمہ اور محمد بن نصر۔  
۳۔ درمنثور ص ۲۲۲ ج ۱۔  
۴۔ درمنثور ص ۲۲۵ ج ۱، ابن سنی۔  
۵۔ درمنثور ص ۲۲۴ ج ۱، مکائد الشیطان از ابن ابی الدنیا۔



## خواتیم بقرہ

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کے خزانوں سے دو آیتیں نازل فرمائیں، مخلوق کو سید کرنے سے دو ہزار سال پہلے ان کو رحمن نے اپنے ہاتھ سے لکھا جو شخص ان آیتوں کو عشاء بعد پڑھ لے گا یہ آیتیں اس کے لئے تہجد وغیرہ سے بے نیاز کر دیں گی۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ بقرہ کی آخر دو آیتیں کسی شب میں پڑھے گا یہ اسے کافی ہوں گی۔ اس حدیث کا جو آخری ٹکڑا ہے کہ یہ دو آیتیں پڑھنے والے کے لئے کافی ہیں اس کی شرح میں کئی اقوال ہیں۔ علامہ ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ (۱) یہ آیتیں پڑھنے والے کو بری اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچاتی ہیں۔ (۲) یا یہ آیتیں نماز تہجد سے بے نیاز کرتی ہیں۔ (۳) یادگیر اور ادب و ظالمت سے بے نیاز کرتی ہیں۔ (۴) نماز تہجد وغیرہ میں قرآن کا جتنا حصہ کافی ہو سکتا ہے اس میں کم سے کم یہ دو آیتیں ہیں نماز تہجد میں صرف یہی دو آیتیں پڑھ لی جائیں تو بس یہ کافی ہیں۔ طبرانی کی ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں شخص نے رات میں سورۃ بقرہ کا آخر پڑھ لیا اس نے بہت پڑھ لیا اور عمدہ کیا۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اسی دوران حضور نے اوپر سے ایک سخت آواز سنی اور اپنا سر اٹھایا حضرت جبریل نے عرض کیا آج یہ وہ آسمانی دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہ کھلا تھا اس سے ایک فرشتہ اتر رہا ہے جبریل نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہ اتر تھا اس فرشتہ نے حضور کو سلام عرض کرنے کے بعد کہا آپ کو دو نوروں کی نثار ہے جو صرف آپ کو دیئے گئے ہیں۔ اور نبی کو نہ دیئے گئے تھے، ایک

۱۔ درمنثور ص ۳۷۸ ج ۱ ابن عدی

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۵۵، سنن ابی داؤد و سنن ابی یوسف و سنن ابی حنبلہ

ص ۲۱۵ ج ۱ حدیث ۵۵۲۔ ۳۔ رقاۃ ص ۵۸ ج ۲، مشکوٰۃ ص ۲۱۵ ج ۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں ان میں سے جو حرف بھی آپ پڑھیں گے وہ قبول کیا جائے گا۔

اخیر آیتوں سے مراد سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں ہیں یا تین اس میں قلم کے اختلاف ہے اکثر حضرات نے دو آیتیں بتائی ہیں یعنی "امن الرسول" سے "فانصرنا علی القوم الکفارین" تک چنانچہ ابن حجر نے فرمایا ہے وہ حصہ جو کسی سابق نبی پر نازل نہ ہوئے ان میں آیت الکرسی بھی ہے اور خواتیم بقرہ بھی اور ان خواتیم بقرہ کا آغاز "امن الرسول" سے ہے۔

(۴۰) حضرت لعمان بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا فرمانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس سے دو آیتیں نازل فرمائیں انہیں سے سورۃ بقرہ ختم فرمائی جس گھر میں بھی تین راتوں تک یہ آیتیں پڑھی جائیں گی شیطان اس کے قریب بھی نہ جائے گا۔

(۵۱) حضرت جبیر بن نفیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ دو ایسی آیتوں سے ختم فرمائی جو مجھے اس کے زیر عرش کے خزانے سے ملی ہیں اس لئے تم انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو بھی ان کی تعلیم دو یہ طلب مغفرت کا قرینہ اور اللہ سے قرب کا ذریعہ اور ایک اچھی دعا ہے۔

حاکم کی روایت میں "ابناء کبر" بھی ہے یعنی اپنی اولاد کو بھی ان آیتوں کی تعلیم دو۔ امام احمد اور امام بیہقی اور محدث سعید بن منصور نے حضرت ابو ہریرہ سے یوں روایت کی ہے حضور نے فرمایا سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں مجھے زیر عرش کے

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۵، مسلم ص ۲۷۱، نسائی ص ۱۴۵ ج ۱  
۲۔ مرقاۃ ص ۵۸۴ ج ۲، الترغیب والترہیب ص ۶۲۶ ج ۲، ترمذی ص ۱۱۲، نسائی، صحیح ابن حبان، دارمی، مستدرک ص ۲۶۰ ج ۲۔  
۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹، دارمی، الترغیب والترہیب ص ۶۲۶ ج ۲۔



خزانے سے دی گئیں اور محمد سے پہلے کسی اور نبی کو یہ نہ ملیں۔

(۶) حضرات عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں »امن الرسول« سے اخیر تک انہیں تم خوب پڑھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے درجہ برگزیدہ اور ممتاز فرمایا۔ امام مسلم، امام احمد، امام بیہقی وغیرہم کی روایتوں میں یہ گزرا کہ یہ آیتیں حضور کے علاوہ کسی اور نبی کو نہ دی گئیں صرف حضور کو ان آیتوں کا اعزاز بخشا گیا۔ ان کے علاوہ امام نسائی، امام طبرانی، ابن مردویہ، ابن راہویہ وغیرہم کی روایتوں میں بھی یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔

(۷) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کے بارے میں فرمایا یہ قرآن میں اور یہ دعائیں۔ یہ آیتیں (اپنے قاری کو) جنت میں داخل کرتی ہیں اور رخصت کو خوش کرتی ہیں۔

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو آیتیں قرآن میں اور شفا بخش ہیں اور ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے یہ ہیں سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں۔

## سورہ بقرہ وال عمران

ان دونوں کا نام زہراؤں بھی ہے۔ بہت ساری احادیث میں سورہ بقرہ وال عمران کے فضائل ایک ساتھ وارد ہوئے ہیں ایسے ہی بعض فضائل یہاں پیش کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرات ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم قرآن کی تلاوت کرو اس لئے کہ وہ روز قیامت اپنے

۱۔ کنز العمال ص ۱۴۲ ج ۱ ۲۔ درمشور ص ۸، ۳ ج الطبرانی

۳۔ درمشور ص ۸، ۳ ج ۱ ۴۔ ایضاً بحوالہ ابوعبیدہ، ابن خزیمہ اور حنفیہ

۵۔ درمشور ص ۸، ۳ ج ۱ ۶۔ القان ص ۵۵ ج ۱



اصحابِ ربانی کے ساتھ تلاوت اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں کی شفاعت کے لئے آئے گا (خاص طور سے) تم دو روشنی و تابندہ سورتوں سورۃ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرو اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو گھٹا ہوں یا دو ہلکی مہلبیاں ہوں (جن سے روشنی بھی چھن رہی ہو) یا وہ صفت بستہ پرندوں کا دو جھنڈ ہوں یہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑیں گی (گویا یہ دونوں سورتیں زوردار سفارش کریں گی اور خصوصیت کے ساتھ) سورۃ بقرہ کی تلاوت کرو اس لئے کہ اس کی تلاوت کرتا باعث برکت اور اس کا ترک کرتا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کے حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھ سکیں گے یہ روزِ محشر جب سورج بالکل قریب ہوگا ایسی کڑی اور بولناک دھوپ ہوگی کہ جس کی شدت سے اللہ کی پناہ ایسے سخت وقت میں یہ دونوں سورتیں اپنی تلاوت کرتے والوں کے سروں پر دہلیوں کی شکل میں یا پرندوں کی قطاروں کی شکل میں سایہ فگن ہوگی اس طرح جس طرح کہ پرندے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سر مبارک پر سایہ فگن ہوتے تھے یہ

(۲) حضرت نو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے حواس پر عمل پیرا ہوتے تھے انہیں لایا جائے گا قرآن میں سورۃ بقرہ و آل عمران آگے آگے ہوں گی (یہ دونوں سورتیں پیشوا کی کریں گی) راوی حضرت نو اس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کا حال تین مثالوں سے سمجھایا جنہیں میں اب تک بھول نہیں سکا ہوں حضور نے فرمایا یہ دونوں سورتیں (روزِ قیامت) دو دہلیوں کی طرح یا دو کالے سانپان کی طرح ہوگی ان دونوں کے درمیان امتیاز کے لئے روشنی ہوگی یا وہ دونوں سورتیں صفت بستہ پرندوں کے دو جھنڈ کی شکل میں ہوں گی اور دونوں ہی اپنے اصحاب کی صابیت میں جھگڑیں گی۔

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۴، مسلم ص ۱۵۴، (۲) مرقاۃ ص ۵۸۱، ۲۵۱  
۳۔ الترغیب والترہیب ص ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲،



حاکم کی ایک اور روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم بقرہ و آل عمران کو سیکھو اس لئے کہ یہ دونوں دور روشن و درخشندہ سورتیں ہیں قیامت کے دن اپنے اصحاب پر سایہ فگن ہوں گی اور وہ اس طرح ہوں گی جیسے دو گھٹایا ہلکی دو بدلیاں (جن سے روشنی بھی چھن رہی ہوگی) یا پرندوں کے دو جھنڈے ہوں۔ یقیناً قرآن اپنی تلاوت و نگہداشت کرنے والے سے قیامت کے دن اس وقت ملیگا جب وہ اپنی قبر سے نکلے گا قرآن ایک رنگ بدلتے ہوئے آدمی کے روپ میں ہوگا اور وہ اس شخص سے کہے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ آدمی کہے گا میں تمہیں نہیں پہچانتا قرآن کہے گا میں تمہارا وہی ساتھی ہوں جس نے تلاوت کے لئے تمہیں دوپہر کی کڑی دھوپ میں پیاسا رکھا اور جس نے تمہیں راتوں کو بیدار رکھا جب کہ سرتاجرا اپنی تجارت میں منہمک تھا اور آج تیرے لئے سرتجارت کا نفع ہے (دنیاوی تجارت والوں کو ان کی تجارت کا نفع آج کچھ بھی نہ ملے گا مگر تم جو قرآن کی تلاوت کے ذریعہ ایک تجارت آخرت کر رہے تھے تو بس آج سارا نفع تیرے ہی لئے ہے) پھر اس شخص کو اس کے دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں خلدیش کی جائے گی اور اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائیگا اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا تمہیں ہو سکتی اس کے والدین کہیں گے کس (شکی) کے بدلے میں ہمیں یہ تاج پہنا یا گیا جواب میں کہا جائے گا تمہارے لڑکے نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کے بدلے میں۔ پھر قرآن کی تعلیم حاصل کرتے والے سے) کہا جائے گا تم قرآن پڑھو اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں میں چڑھتے چلے جاؤ۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا خواہ وہ ٹہر ٹہری کر کیوں نہ پڑھے وہ اوپر چڑھتا ہی چلا جائے گا۔ (جہاں قرآن کا پڑھنا ختم ہو گا وہی جنت کا مقام اس کا حصہ ہو گا)۔

۱۔ الفنا ص ۲۲۵ - ۲۲۶ ج ۲۔ کنز العمال ص ۱۲۱ ج ۱۔ مستد امام احمد دارمی ۱۔ رویانی، مذکور، از عقیل مستدرک از حاکم و شعب الاثران از بیہقی



(۳) حضرات زیدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سورۃ بقرہ سیکھو اس لئے کہ اس کا اختیار کرنا عت برکت اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست (جادوگر وغیرہ) اس کو حاصل نہیں کر سکتے تم سورۃ بقرہ اور آل عمران سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن و تابندہ سورتیں ہیں یہ دونوں قیامت کے دن اپنے اصحاب پر سایہ فگن ہوں گی جیسے وہ دو گھٹا ہوں یا ملکی بدلیاں ہوں (جن سے روشنی بھی چھین رہی ہوگی) یا دو پرندوں کے صفت بستہ بھند ہوں۔

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک شخص نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھی آپ نے فرمایا تم نے دو ایسی سورتیں پڑھیں جن میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے اس اسم اعظم کے وسیلے سے جب دعا کی جائے گی دعا قبول ہوگی اور جب اس کے واسطے سے مانگا جائے گا تو ملے گا۔

✓ (۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ مانتے ہیں جو کوئی سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھتا ہے میں وہ با عظمت ہو جاتا ہے۔

✓ (۶) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھی تو یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن آئیں گی اور کہیں گے ہمارے رب اس پر کوئی گرفت نہیں (اسے چین و قرار کے گھر حبشہ میں بھیجا جائے) یہ۔

✓ (۷) حضرات عبدالواحد بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی شب سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کی اسے ساتویں زمین سے ساتویں

درمنثور ص ۱۹ ج ۱ دارمی  
درمنثور ص ۱۹ ج ۱ دارمی



آسمان کی مسافت کے بقدر ثواب ملے گا یہ

## سورۃ آل عمران

اس کا نام طیبہ بھی ہے یہ

سورۃ آل عمران کے زیادہ تر فضائل سورۃ بقرہ کے ساتھ وارد ہوئے ہیں تاہم اس کے الگ فضائل بھی پائے جاتے ہیں بعض یہ ہیں۔

(۱) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ سورۃ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے پل صراط پر امان دیدی گئی تھی

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وہ سورہ پڑھی جس میں آل عمران کا ذکر ہے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دن بھر درود بھیجتے ہیں یہ

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، جو بھی نادار شخص سورۃ آل عمران آخر شب میں نماز کے ار پڑھے گا اس کے لئے یہ ایک بہترین خزانہ ہوگی جیہ

(۴) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے سورۃ آل عمران کا آخر (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اٰیٰتٍ لِّمَنْ يَّرٰی) تک، شب میں پڑھا اس کے لئے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھ دیا گیا یہ

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

۱۔ درمنثور ص ۱۹ ج ۱۔ الترغیب از اصیبائی۔

۲۔ اتقان ص ۵۴ ج ۱۔ شہ کنز العمال ص ۱۴۱ ج ۱

۳۔ روح المعانی ص ۸۷ ج ۱۔ اوسط طبرانی۔

۴۔ درمنثور ص ۲ ج ۲۔ دارمی فضائل الوعد وشعب الایمان از بیہقی

۵۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹ دارمی۔



ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے "شَهِدَا اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلَادِ" سے "عِنْدَ اللّٰهِ السَّلَام" تک پڑھی پھر اس نے یہ کہا کہ جس کی اللہ تعالیٰ نے شہادت دی اس کی میں شہادت دیتا ہوں اور یہ شہادت اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ میری امانت ہے ایسا شخص قیامت کے دن پیش ہوگا اس وقت رب ذوالجلال کا ارشاد ہوگا یہ میرا بندہ ہے اس نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا اور میں سب سے بڑھ کر عہد پورا کرنے والا ہوں میرے اس بندے کو جنت میں داخل کروئے

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **سبع طوال**

روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات (شروع کی لمبی) سورتیں حاصل کیں وہ بہتر ہے سے سات طویل سورتوں سے مراد ایک قول کے مطابق بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، النعام، اعراف اور سورہ یونس ہیں۔ آیت کریمہ،

وَلَقَدْ اَتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ (حجر، ۸۷)

بیشک ہم نے آپ کو سات مثانی کی سورتیں یا آیتیں دیں۔

اس کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سات سے سات طویل سورتیں بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، النعام، اعراف اور سورہ یونس مراد ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت مجاہد، حضرت ضحاک وغیرہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ سبع مثانی سے مراد سبع طوال سات طویل سورتیں، بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، النعام، اعراف اور یونس ہیں۔

۱۔ کنز العمال ص ۱۴۲ ج ۱ ابوالشیخ۔

۲۔ حاشیہ ص ۱۱۶ ج ۲، امام احمد، ابن فرس، محمد بن نصر شعب الایمان از بیہقی

ومتدرک حاکم ص ۵۶۲ ج ۱۔

۳۔ ابن کثیر ص ۵۵۷ ج ۲۔



حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ سبع طوال میں ساتویں سورہ یونس شمار کی جاتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک روایت ہے کہ سبع مثانی سے یہ سات طویل سورتیں مراد ہیں بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ، النعام، اعراف، یونس۔ ایک جماعت نے کہا کہ سبع مثانی سے سات طویل سورتیں بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ، النعام، اعراف، اور النفال و توبہ ایک ساتھ مراد ہیں اسی لئے دونوں کی سچ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھا گیا یہ قول ابن عمر، ابن عباس، سعید بن جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ مثلاً قرآن حکیم کی سورتیں چار قسموں میں بٹی ہوئی ہیں (۱) طوال (۲) میٹیں (۳) مثانی (۴) مفصل۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تورات کی جگہ سبع طوال، زبور کی جگہ میٹیں اور انجیل کی جگہ مثانی دی گئیں اور مفصل سے مجھے برتری بخشی گئی تھی۔

طوال - سے مراد کون کون سورتیں ہیں، اوپر گزر چکا۔  
میٹیں - وہ ہیں جو ان سات سورتوں کے بعد ہیں ان میں تقریباً سو سو آیتیں ہیں اس لئے انہیں میٹیں کہتے ہیں۔

مثانی - میٹیں کے بعد کی سورتیں مثانی کہلاتی ہیں فرار نے فرمایا ہے مثانی وہ سورتیں ہیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں۔

مفصل - مثانی کے بعد کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں۔

حضرت واثلہ بن اسقع ہی سے امام بیہقی نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تورات کی جگہ سات طویل سورتیں دی گئیں اور میٹیں ہر وہ سورہ جس میں سو یا اس سے کچھ زیادہ آیتیں ہیں اور مثانی ہر وہ سورہ جس میں

- ۱۔ درنثور ص ۲۹۹ ج ۳ ابوالشیخ ۲۔ عمدۃ القاری ص ۸۱ ج ۱۸  
۳۔ عمدۃ القاری ص ۱۲ ج ۱۹ ۴۔ القان ص ۵۶ ج ۱ بروایت امام احمد  
۵۔ میٹیں مائتہ کی جمع ہے اس کے معنی ستوں کے ہیں۔  
۶۔ القان ص ۶۳ ج ۱ ۷۔ القان ص ۶۳ ج ۱



مسوئے کم اور مفصل سورتوں کی آیتوں سے زیادہ آیتیں ہیں یہ  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شب کچھ تکلیف محسوس کی صبح کو عرض کیا یا رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے اوپر درد و تکلیف کا اثر نمایاں ہے حضور نے  
فرمایا سنو جیسا تم دیکھ رہے ہو (یعنی محنت شاقہ کا جو تمہیں اندازہ ہے) وہ  
صحیح ہے بجز اللہ میں نے سبع طوال سات طویل سورتیں پڑھی ہیں یہ  
ایک دوسری روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ  
فرماتے ہیں میں ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدار میں سنا  
پڑھنے کھڑا ہوا حضور نے سات رکعتوں میں سبع طوال پڑھی۔  
ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب میں اٹھے تھنائے  
عاجت سے فارغ ہوئے مشک کے پاس تشریف لائے پانی اونٹیلاتین بار پانی  
دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر وضو فرمایا اور ایک رکعت میں سبع طوال پڑھی۔

### سورہ مائدہ | اس کے دواور نام یہ ہیں۔ «عقود» اور «متعقدہ»

(۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری (اونٹنی) پر سوار تھے اسی حال  
میں سورہ مائدہ نازل ہوئی اونٹنی آپ کا بوجھ برداشت نہ کر سکی چنانچہ حضور صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے اتر گئے یہ

(۲) امام احمد، عبد بن حمید، ابن جریر، محمد بن نصر، طبرانی، دلائل  
البتغیم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۱۔ درغشور ص ۱۱۶ ج ۲ ۲۔ ایضاً ابویعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن حبان  
حاکم بیہقی در شعب الایمان۔ ۳۔ ایضاً امام احمد  
۴۔ درغشور ص ۱۱۶ ج ۲ ایضاً عبد الزراق۔  
۵۔ القان ص ۵۴ ج ۱ ۶۔ درغشور ص ۲۵۲ ج ۲ امام احمد۔



روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عَضْبَار کی لگام تھامے ہوئے تھی کہ اسی وقت پوری سورہ مائدہ نازل ہوئی اس سورہ کے بوجھ سے اونٹنی کا کندھا ٹوٹا جا رہا تھا۔

(۳) حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حجۃ الوداع (کے سفر) میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اپنی اونٹنی پر سوار تھے (اس وقت) سورہ مائدہ نازل ہوئی (اس کے بوجھ سے) اونٹنی کا بازو پھٹا جا رہا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے اتر گئے۔

ابن جریر نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورہ مائدہ نازل ہوئی اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے (اونٹنی سورہ مائدہ کا بار برداشت نہ کر سکی) وہ اس کے بوجھ سے بیٹھ گئی یہ کلام الہی کے وزن کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا قرآن خود ناطق ہے۔

اَنَا سُلِّقْتُ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا  
ہم آپ پر عنقریب وزنی بات اتاریں گے۔

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور آپ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف سے جھکا اور پاش پاش دیکھتے۔

وَسَرَىٰ عِلْكَ قُرْآنَ كِتَابٍ  
لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ  
عَلَىٰ حَبْلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا  
مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ  
(حشر ۲۱)

(۴) حضرت ضمک بن حبیب اور حضرت عطیہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لَهُ الْيَمَانُ - - - لَكَ دَرَمَشُورُ ص ۲۵۲ ج ۲ ابوعبید  
لَهُ الْيَمَانُ



سورۃ مائدہ سب سے اخیر میں نازل ہوئی اس لئے تم اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو کیونکہ اس کے بعد اب منسوخ ہونے کا سوال بھی ختم ہو گیا جیسا کہ ایک اور روایت ہے، ابن عون سے مروی ہے انہوں نے حضرت حسن سے پوچھا سورۃ مائدہ سے کچھ منسوخ بھی ہوا؟ انہوں نے فرمایا سورۃ مائدہ سے کچھ بھی منسوخ نہ ہوا یہ

سورۃ النعام سبع طوال میں شامل ہے سبع طوال کے  
**سورۃ النعام** اجمالی واجتماعی فضائل تحریر کئے جا چکے اس کے بعض  
علمیہ فضائل بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا پوری سورۃ النعام مکہ میں نازل ہوئی اس کے ساتھ فرشتوں کا ایک (عظیم) قافلہ تھا وہ اسے پہنچانے آئے تھے ان کی تعداد اتنی زبردست تھی کہ ان سے آسمان وزمین کا بیج بھر گیا تھا وہ تسبیح کی ایسی گونج کے ساتھ تھے کہ زمین ان کی تسبیح کی گونج سے لرز رہی تھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کی تسبیح کی گونج سنی تو اس سے متاثر ہو کر سجدہ ریز ہو گئے پھر یہ سورہ اسی وقت آپ پر مکہ میں نازل ہوئی یہ اس سورہ کو پہنچانے کے لئے آنے والے فرشتے کتنے تھے بعض روایتوں میں ان کا اندازہ تعداد بھی ملتی ہے حاکم و بیہقی کی روایت ہے کہ اس سورہ کو پہنچانے کے لئے اتنے فرشتے آئے جن سے کنارہ آسمان بھر گیا تھا یہ

ابن مردودہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں سورۃ النعام (اس شان سے) نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اسے پہنچانے کے لئے آئے تھے یہ

(۲) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں سورۃ النعام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یک بارگی نازل ہوئی اس

۱۔ درمشور ص ۲۵۲ ج ۲ ابو عبیدہؓ ایضا عبد بن حمید، البیہقی و ابن مردودہ  
۲۔ درمشور ص ۲ ج ۳ ابن قریبؓ ایضا کنز العمال ص ۳۱۱ ج ۱  
۳۔ ایضا



وقت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام تھامے ہوئے تھی اس سورہ کے وزن سے اونٹنی کی ہڈیاں جیسے ٹوٹی جا رہی تھیں۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت سے ایک پکارنے والا پکارے گا سورہ انعام کے پڑھنے والے سورہ انعام اور اس کی تلاوت سے محبت رکھنے کے بدلے تم جنت میں آ جاؤ گے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر پڑھ کر سورہ انعام کے شروع سے دیکھ ما تک سبوتا پڑھتا ہے اس کے یہاں چالیس ہزار فرشتے اترتے ہیں اس کے لئے ان فرشتوں کے اعمال کی طرح اعمال لکھے جاتے ہیں اور اس کے پاس آسمانوں کے اوپر سے ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اس کے ساتھ لوہے کا ایک ہتھوڑا ہوتا ہے۔ اگر شیطان اس کے دلیں کوئی بُری بات ڈالتا ہے تو فرشتہ اسے اتنا زور سے مارتا ہے کہ اس کے اور اس شیطان کے درمیان ستر پدے سے حائل ہو جاتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے گا میں تیرا پُرکار ہوں اور تم میرے بندہ ہو تم میرے سایہ (رحمت) میں چلو اور کوثر سے پیو اور سلسبیل سے غسل کرو اور بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۵) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے اور اسی جگہ بیٹھ کر سورہ انعام کے شروع سے تین آیتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

(۶) حضرت عسیر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سورہ انعام

۱۔ درمنثور ص ۳ ج ۳ دیلی  
۲۔ درمنثور ص ۳ ج ۳ دیلی

۱۔ ایضاً ابن مردودہ و طبرانی  
۲۔ ایضاً سلفی



قرآن کی ایک بہترین سورہ ہے۔

## سورہ ہود

(۱) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم جمعہ کے دن سورہ ہود پڑھا کرو گے

(۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر پڑھا یا جلد طاری ہو گیا حضور نے فرمایا سورہ ہود اور اس کی مانند اور سورتوں سورہ واقعہ، حاقہ، عم، نساء، لون اور "إذا الشمس کورت" نے مجھے بوڑھا کر دیا

بزار اور ابن مردویہ کی اسی مفہوم کی ایک اور روایت ہے اس میں "إذا الشمس کورت" کے بعد سورہ "هل اقل حدیث الغاشیة" کا اضافہ ہے اور ترمذی، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ اور البعث والشنور از بیہقی کی روایت میں مذکورہ سورتوں کے ساتھ سورہ "مرسلات" کا بھی ذکر ہے یہ ابن عساکر کا ایک اور روایت میں سورہ مرسلات اور "إذا الشمس کورت" کے ساتھ "سورہ اقتربت" بھی موجود ہے

ابن عساکر کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سورہ ہود اور اس کی مثل سورتوں اور مجھ سے پہلے پچھلی امتوں کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے ان سب کے افکار نے مجھے بوڑھا کر دیا یہ زوائد از عبد اللہ بن احمد اور ابوالشیخ کی روایت میں یہ ہے کہ حضور نے فرمایا مجھے ہود اور اس جیسی اور سورتوں اور رزق قیامت کی یاد اور سابقہ قوموں کے واقعات نے مجھے بوڑھا کر دیا

۱۔ الاتقان ص ۱۵۳ ج ۲ ۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹ دارمی، درمنثور ص ۳۱۹ ج ۳، مراسیل الوداؤد، ابوالشیخ، ابن مردویہ، و شعب الایمان۔ از بیہقی۔ ۳۔ درمنثور ص ۳۱۹ ج ۳، ابن منذر، طبرانی، ابوالشیخ، ابن مردویہ و ابن عساکر ۴۔ ایضاً ۵۔ روح المعانی ص ۲۰۲ ج ۱۱ ۶۔ درمنثور ص ۳۱۹ ج ۳ ۷۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱ ۸۔ درمنثور ص ۳۲۰ ج ۳۔



## سورہ یوسف

(۱) حضرت رفاعہ بن رافع زرقی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ اور ان کے

خالہ زاد بھائی معاذ بن عفرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور مکہ مکرمہ پہنچے یہ واقعہ چھ حضرات انصار کے نکلتے سے پہلے کا ہے وہ دونوں حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت رفاعہ نے کہا (اسلام) پیش کیجئے ان کے سامنے حضور نے اسلام پیش کیا حضور نے فرمایا آسمان وزمین اور پہاڑ کس پر ایمان ہے تم نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضور پر ایمان نہیں کس نے سید کیا ہم نے کہا اللہ نے حضور پر فرمایا جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو انہیں کس نے بنایا ہم نے جواب دیا ہم نے، حضور نے فرمایا خالق (پیدا کرنے والا) عبادت کئے جانے کا زیادہ حق ۔۔۔ رکھتا ہے یا مخلوق (ملکہ) تم زیادہ حق رکھتے ہو کہ وہ بت، تمہاری عبادت کریں کیونکہ تم نے اپنے ہاتھوں سے تراش خراش کر انہیں بنایا جن کو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود بنایا ہے ان سے کہیں زیادہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو میں تمہیں اللہ کی عبادت اور اس کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور صلہ رحمی، سرکشی اور لوگوں کا بغض و کینہ چھوڑنے کی (میں دعوت دیتا ہوں) ہم نے کہا اگرچہ جن کی آپ دعوت دیتے ہیں ان کے اپنے زعم میں وہ باطل ہوں تاہم وہ اوسچی باتیں اور اچھے اخلاق سے ان کا تعلق ہے، ہماری سواریاں روکیں ہم خانہ کعبہ جاتے ہیں، حضور کے پاس معاذ بن عفرار بیٹھے رہے۔

حضرت رفاعہ کہتے ہیں میں نے (خانہ کعبہ کا) طواف کیا اور (فال کے) سات تیر نکالے ان میں سے ایک تیر ان کے لئے کیا میں نے استقبال کعبہ کیا اور ان تیروں کو گھمایا اور میں نے کہا اے اللہ! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کی دعوت دے رہے ہیں اگر وہ حق ہے تو ان کا تیر سات بار نکال دے وہ کہتے ہیں چنانچہ میں نے تیر نکالے اور سات بار تیر مکمل کیا اور میں نے «اشہد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله» کی زور دار صدا لگائی لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے ایک پاگل آدمی ہے دین سے



سکلی گیا ہے میں نے کہا نہیں ایک مومن آدمی یہ پھر میں مکہ کے اونچے حصہ پر پہنچا جب مجھے معاذ نے دیکھا تو کہا بھائی بن رافع کا چہرہ ایسا بارونق ہو گیا ہے کہ ویسا کبھی نہ تھا میں بھی آیا اور ایمان لایا اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ یوسف اور اقرآ باسم ربک کی تعلیم دی پھر ہم مدینہ واپس ہوئے اس حدیث میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اہم تعلیمات دی ہیں وہیں دو حضرات کے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے سورۃ یوسف اور اقرآ باسم ربک کی تلقین کر کے ان کی اہمیت بھی واضح کی ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

کہ یہود کے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سورۃ یوسف پڑھ رہے تھے انہوں نے بھی موافقت کی اور عرض کی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورہ آپ کو کس نے سکھائی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی تعلیم دی جب حضور سے ان عالم نے سنا تو انہیں برکت ہوئی پھر وہ یہود کے پاس آئے اور ان سے کہا اللہ کی قسم (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرآن پڑھتے ہیں (وہ کلام ویسا ہی ہے) جیسا تورات میں نازل ہوا پھر وہ یہود کی ایک جماعت کے ساتھ چلے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے جانی پہچانی صفت کے مطابق حضور کو پایا اور مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت نبی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سورۃ یوسف کی قرأت سننے لگے اور بت زدہ رہ گئے اور ان سب نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

**منیلت سورۃ رعد** | روایت ہے انتقال کرنے والے کے پاس نزع

عالم میں سورۃ رعد پڑھنا مستحب سمجھا جاتا تھا اس سے مرنے والے کی سختیاں کم ہوتی ہیں اور اکی روح

در منشور ص ۲ ج ۲ مستدرک از حاکم۔

در منشور ص ۲، ۳ ج ۲ دلائل از بیہقی۔



نرمی اور آسانی سے قبض کی جاتی ہے یہ

**سورۃ بنی اسرائیل** | اسے سورۃ سبحان بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک نام اسر بھی ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بنی اسرائیل، کہف، مہریم، طہ اور سورۃ انبیاء کے بارے میں فرمایا کہ یہ (سورتیں) اولین عمدہ ترین سورتیں ہیں اور وہ مجھے پہلے ہی سے حفظ ہیں علامہ عینی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سورتوں کو اس لئے افضل قرار دیا ہے کہ ان سورتوں کا اقتتاجیہ عجیب شان رکھتا ہے اور اولین اس لئے فرمایا کہ یہ پہلے نازل ہوئیں چنانچہ یہ سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھیں یا اس لئے کہ یہ جلد یاد ہو جاتی ہیں

(۲) حضرات عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی اسرائیل اور زمر پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے

(۳) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص صبح یا شام کو آیت قُلْ اَدْعُوا اللہَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰن سے اخیر سورۃ اسراء تک پڑھے گا اس کا دل اس دن یا اس رات میں نہ مرے گا

**سورۃ کہف** | سورۃ کہف کے فضائل بھی کثرت سے وارد ہوئے ہیں یہاں چند روایات پیش کی جا رہی ہیں۔

- ۱۔ درمنثور ص ۴۲ ج ۴ ابن ابی شیبہ و مروزی ۱۵ اتقان ص ۵۵ ج ۱
- ۲۔ عمدۃ القاری باب تالیف القرآن ص ۲۲ ج ۲۰ بخاری ص ۴۷ ج ۲
- ۳۔ عمدۃ القاری ص ۲۲ و ۲۳ ج ۲۰
- ۴۔ درمنثور ص ۱۳۶ ج ۴ امام احمد، ترمذی ص ۱۷۶ ج ۲، نسائی، حاکم و ابن مرقا
- ۵۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱



(۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگا ایسے علامہ طیبی فرماتے ہیں جس طرح اصحاب کہف اپنے زمانے کے جبار (دقیانوس) سے محفوظ ہو گئے تھے اسی طرح اس سورہ کا پڑھنے والا دوسرے جباروں سے بچ جائے گا۔

دجال قرب قیامت میں ظاہر ہوگا الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس کے ہاتھوں خرقِ عادت چیزیں ظاہر ہوں گی۔ مثلاً وہ آسمان سے برسے کو کہے گا تو آسمان اسی وقت برسے لگے گا۔ زمین سے اگانے کو کہے گا وہ فوری پودے وغیرہ اگا دے گی۔ اس طرح اس کا فتنہ شباب پر پہنچ جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کا فتنہ روئے زمین کا سب سے زبردست فتنہ ہوگا تمام ہی انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کو اس کے فتنے سے ڈراتے چلے آئے ہیں۔

(۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے یہ روایت بھی ہے جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھ لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگا یہ پہلی حدیث میں دس ابتدائی آیتیں حفظ کرنے پر دجال سے محفوظ ہونا بتایا گیا اور اس حدیث میں شروع کی صرف تین آیتیں پڑھنے پر دجال سے بچ جانے کی ضمانت دی گئی آخر ایسا کیوں؟ اس کے جواب میں علامہ شیخ محقق دہلوی فرماتے ہیں پہلے وہ تھا جو پہلی حدیث میں بیان کیا گیا اور اب یہ ہے کہ جو صرف تین شروع کی آیتیں پڑھ لے اسے فتنہ دجال سے امن و عافیت مل جائے گی۔

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورہ کہف اس کی نازل شدہ ترتیب اور تجوید کے ساتھ پڑھی اس کے لئے قیامت کے دن اس کے مقام سے مکہ کی مسافت

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۵ مسلم ص ۲۷۱ ج ۱ ۲۔ مرقاۃ ص ۵۸۵ ج ۲  
۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷ ترمذی ص ۱۱۲ ج ۲ ۴۔ الترغیب والترہیب ص ۲۲۲ ج ۲  
۵۔ اشعۃ اللمعات ص ۱۲۶ ج ۲



کے بقدر نور ہوگا اور جس شخص نے سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دیا  
کا خروج ہوا تو اس شخص پر دجال کا بس نہ چلے گا یہ

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی دس آیتیں پڑھے گا اس کے سر  
قدم تک ایمان سے بھر دیا جائے گا اور جو جمعہ کی شب میں اسے پڑھے گا اس کے لئے  
شہر صنعاء اور بصری کے درمیان کی مسافت کے بقدر نور ہوگا اور جو شخص یہ سورہ  
کے دن جمعہ سے پہلے یا بعد پڑھے گا وہ دوسرے جمعہ تک محفوظ ہو جائے گا اگر دو دن  
جمعوں کے بیچ دجال ظہور کرے گا تو یہ شخص اس کی اطاعت سے بچ رہے گا (دجال  
کی گمراہی اور فتنہ سے یہ تلاوت کرنے والا محفوظ ہوگا) یہ

(۵) حضرات عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورہ نہ بتا دوں جس کی غطیت آسمان  
و زمین کے درمیان حصہ کے برابر ہے اور اس کے لکھنے والے کے لئے بھی اسی کے بقدر  
اجر و ثواب ملتا ہے اور جو شخص اسے جمعہ کے دن پڑھتا ہے اس کے لئے دونوں جمعوں  
کے درمیان کے گناہ اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور سوتے وقت  
جو شخص اس کی دس آخری آیتیں پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ جس شب میں وہ جاوے گا  
اسی میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا، صحابہ نے عرض کیا ہاں کیوں  
نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (میں ضرور بتایا جائے) حضور نے فرمایا  
یہ سورہ اصحاب کہف ہے یہ

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تورات میں سورہ کہف کا نام حاکمہ (حاکم ہو جائے  
والی) ہے یہ سورہ اپنی تلاوت کرنے والے اور جہنم کے درمیان حاکم ہو جاتی ہے یہ

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۳۴۷ ج ۲ مستدرک از حاکم

۲۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱ ابوالشیخ

۳۔ درمنثور ص ۲۰۹ ج ۲ ابن مردودہ

۴۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱، شعب الایمان از بیہقی و مسند الفردوس از دیلمی



(۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن جو شخص سورہ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان کے لمحات و اوقات کو (ہدایت و ایمان کا) نور منور کر دیتا ہے جو شخص ایک جمعہ کو سورہ کہف پڑھ لیتا ہے تو دوسرے جمعہ تک کے اوقات کو ہدایت اور ایمان کا نور روشن کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایمان و ہدایت کی پوری روشنی میں ہوتا ہے۔

(۸) بزار وغیرہ کی روایت ہے جو شخص سوتے وقت سورہ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے ایک نور ہوتا ہے اس کی چمک مکہ تک پہنچتی ہے اس نور میں فرشتے ہوتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اگر اس کی خواب گاہ مکہ میں ہوتی ہے تو اس کے لئے ایک ایسا نور ہوتا ہے جو اس کی خواب گاہ سے بیت المعمور تک چمکتا ہے اس نور میں فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لئے اس کے بیدار ہونے تک استغفار کرتے رہتے ہیں یہ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھتا ہے نور (ایمان) جہاں وہ پڑھتا ہے وہاں سے خانہ کعبہ تک کی مسافت کو روشن کر دیتا ہے۔

(۹) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جمعہ کے دن امام (جمعہ) کے نکلنے سے پہلے جو شخص سورہ کہف پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے اور اس سورہ کا نور بیت عتیق (خانہ کعبہ) تک پہنچتا ہے یہ ابن عمرؓ کی روایت ہے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت دوسرے جمعہ تک کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سورہ کہف کی تلاوت ہوتی ہے

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹  
۲۔ مرقاة ص ۲۰۵ ج ۲  
۳۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱  
۴۔ درمنثور ص ۲۰۹ ج ۴ سعید بن منصور  
۵۔ ایضاً



اس میں اس رات شیطان داخل نہیں ہوتا ہے

(۱۱) حضرت ابو حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر صرف سورہ کہف کا اخیر حصہ نازل ہوتا اور کچھ نازل نہ ہوتا تو میری امت کے لئے یہی کافی ہوتا ہے

(۱۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ کہف یکبارگی اس طرح نازل ہوئی کہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضرت

## فضیلت سورہ مریم

جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا تمہارے ساتھ اس کتاب کا کچھ حصہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے لائے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں اس کے بعد نجاشی کے سامنے حضرت جعفر نے سورہ مریم کہ فی قصص کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا نجاشی اتنا روایا کہ (آنسو سے) اس کی ڈاڑھی بھیگ گئی اور اس کے پادری بھی اس قدر روئے کہ ان سمجھ کے صحیفے بھیگ گئے جس وقت انہوں نے حضرت جعفر سے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ سنا پھر نجاشی نے کہا بلاشبہ یہ اور وہ جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے ہیں ایک ہی طاقت سے نکلتے ہیں یہ وقت انگیز اسلوب ربانی سے سخاشی اور اس کے پادری اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے ساون بھا دوں کی برسات ہونے لگی اور نجاشی شاہ حبشہ نے تو کھلے الفاظ میں یہ اعتراف بھی کر لیا کہ تعلیمات محمدیہ اور تعلیمات مسیح میں اصلاً کوئی فرق نہیں دونوں کا منبع اور مصدر ایک ہی ہے

۱۔ کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱ طبری کبیر ابن مردودہ والثواب از ابوالشیخ

۲۔ کنز العمال ص ۱۴۴ ج ۱ ابوالنعیم

۳۔ درمنثور ص ۲۱۰ ج ۲ مسند الفردوس از ویلی

۴۔ درمنثور ص ۲۵۸ ج ۲ امام احمد ابن ابی حاتم و دلائل بیہقی

۵۔ مہرۃ ابن ہشام ص ۳۳۶ ج ۱



## سورہ طہ | اسے سورہ کلیم بھی کہتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان وزمین پیدا فرمانے سے ایک ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے سورہ یس و طہ کی قرات ظاہر فرمائی جب فرشتوں نے قرآن کا یہ حصہ سنا انہوں نے کہا اس امت کے لئے خیر و خوبی ہے جس پر یہ قرآن خصوصاً طہ و یس نازل ہوں گی اور ان کے لئے خیر و خوبی ہے جو ان کے حامل ہوں گے اور ان تربانوں کے لئے خیر و خوبی ہے جو انہیں ادا کریں گے۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے علاوہ فرشتوں کے سامنے ان دو سورتوں کو پڑھیں تاکہ انہیں ان دونوں کی محدود عظمت سے روشناس کرائے۔ ظاہر حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے فرشتوں کو پیدا کیا گیا تھا۔

(۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پورا قرآن اہل جنت کے سامنے رکھا جائے گا وہ سورہ طہ و یس کے علاوہ کوئی قرآن کا حصہ نہ پڑھیں گے بلاشبہ جنت والے جنت میں یہ دونوں سورتیں پڑھیں گے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سورہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طہ اور انبیار اولین عمدہ ترین سورتیں ہیں اور وہ مجھے پہلے ہی سے حفظ ہیں یہ اس کی تشریح فضائل اسرار میں گذر چکی۔

۱۔ اتقان ص ۵۴ ج ۱ ۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷، دارمی درمنثور ص ۸۸ ج ۲، توحید ابن خزیمہ، صنعار عقیلی، اوسط طبرانی، ابن عدی ابن مردویہ و شعب الایمان از بیہقی۔ ۳۔ مرقاة ص ۵۹ ج ۲۔ ۴۔ درمنثور ص ۲۸۸ ج ۲، ابن مردویہ ۵۔ عمدۃ القاری ص ۱۹ ج ۱۹ بخاری ص ۴۴ ج ۲۔



(۲) حضرت عامر بن دبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایہ ہے ان کے پاس عرب ہی کا ایک شخص آیا حضرت عامر نے اس شخص کو اعزاز کے ساتھ بٹرایا اور اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی اس کے بعد وہ شخص آیا اور اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک وادی جاگیر کے طور پر لینے کی درخواست کی ہے اس سے بہتر عرب میں کوئی وادی نہیں، میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس کا ایک حصہ میں تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے عنایت کروں حضرت عامر نے فرمایا مجھے تمہارے حصہ وادی کی کوئی ضرورت نہیں آج ایک ایسی سورہ نازل ہوئی ہے جس نے دنیا سے ہماری توجہ ہٹا دی ہے وہ سورہ "اقرب للناس حسا بہرحمہم فغفلتہ معصون" ہے لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آچکا اور وہ غفلت میں اعراض کئے جا رہے ہیں انیک عمل کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہیں

## (۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی چہرہ اقدس کے قریب شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنی جاتی تھی چنانچہ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی ہم تقوٰی دیر کے رہے وحی کا سلسلہ ختم ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی -

اے اللہ ہمیں بڑھا اور گھٹا  
نہیں اور ہمیں اعزاز بخش ہمیں رسوا  
نہ کر اور ہمیں دے ہمیں محروم نہ کر اور  
ہم کو ترجیح دے ہمارے خلاف ترجیح نہ دے  
ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بھی خوش کر دے

اللہم زدنا ولا تنقصنا  
واکرمنا ولا تھمنا واعطنا  
ولا تحرمنا واشرفنا  
ولا تؤثر علیتنا وادمن  
عنا وارضنا -

درین شور میں ۳۱۴ ج ۴، ابن مردویہ، علیہ از ابوالغیم وابن عساکر۔



پھر فرمایا میرے اوپر دس آیتیں نازل ہوئیں جو ان کے مطابق کما حقہ عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا پھر "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ" کی تلاوت فرمائی اور دس آیتیں مکمل کیں یہ

اس حدیث میں سورۃ مؤمنون کی ابتدائی دس آیتوں کا یہ عظیم اجر و ثواب بتایا گیا ہے کہ جو ان کی تعلیمات و ہدایات کو اپنی طبیعت و مزاج بنائے وہ جنت میں جائے گا ایک حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انہیں آیات کے مطابق عمل کو خلق عظیم کہا گیا ہے۔

بخاری نے "ادب مفرد"، نسائی، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت زبیر بن بابتوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق کیا تھا انہوں نے فرمایا آپ کا خلق قرآن تھا پھر حضرت عائشہ نے فرمایا سورۃ مؤمنون "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ" پڑھو چنانچہ انہوں نے شروع کیا اور دس آیتیں پڑھیں حضرت عائشہ نے فرمایا یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ تھے یہ

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنتِ خلد کی تخلیق فرمائی اور خود سے اس کے درخت لگائے اور اس سے فرمایا گفتگو کرو اس نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ کہا یہ

(۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ" پڑھے

۱۔ درمنثور ص ۲ ج ۵، عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، ترمذی ص ۱۴۱ ج ۲، نسائی، ابن منذر، عقیلی، حاکم، دلائل بیہقی و مختارہ از ضیاء مقدسی  
۲۔ درمنثور ص ۲ ج ۵۔ ۳۔ درمنثور ص ۲ ج ۵، ابن عدی حاکم  
۴۔ اسما و صفات از بیہقی۔



میتوں کا سد باب ہو سکتا ہے۔

یہ ترکہ انسانی بے پناہ امانت (سورہ ملک) اور المرسلین السجدہ (سورہ سجده) پڑھی اس نے گویا شب قدر عبادت میں گزاری ہے

در منشور ص ۱۴۰، ۵۷، ابن مردودیہ -



(۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سورہ سجدہ اور سورہ ملک پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے یہ

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات سورہ سجدہ پڑھے، اقسربت الساعة

اور سورہ ملک پڑھے گا یہ اس کے لئے نور ہوں گی اور شیطان سے بچاؤ کا سامان ہوں گی اور اس کے درجے قیامت تک بلند ہوتے رہیں گے یہ

(۴) حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورہ سجدہ اس طرح آئے گی اس کے

دونیکھ ہوں گے وہ اپنی تلاوت کرنے والے اور اس کے مطابق عمل کرنے والے

پر سایہ فگن ہوگی اور کہے گی اس کے خلاف کوئی راستہ نہیں اس کے خلاف کوئی

سبیل نہیں ہے (یعنی صاحب سورہ سجدہ کے لئے عذاب کی کوئی صورت نہیں اس کی بخشش ہوتی ہے)

(۵) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے فرمایا "منجیہ" یعنی سورہ سجدہ پڑھو اس لئے کہ مجھے یہ روایت پہنچی

ہے کہ ایک شخص اسے پڑھتا تھا اسی سے اسے خاص شغف تھا (جب بھی پڑھتا

یہی پڑھتا) اور وہ بہت گنہگار تھا اس سورہ نے اس کے اوپر اپنا پنکھ بھیل دیا

اور کہا اے پروردگار اس کی مغفرت فرما اس لئے کہ وہ مجھے کثرت سے پڑھتا تھا

رب تعالیٰ اس کے حق میں اس سورہ کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا

اس کے لئے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ بلند کرو گے

(۶) انہیں خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری روایت

ہے انہوں نے فرمایا سورہ سجدہ اپنی تلاوت و نگہداشت اور اس کے مطابق عمل

کرنے والے کی طرف سے قبر میں جنگ کرے گی وہ کہے گی اے اللہ اگر میں تیری کتاب کا

لے ایضاً دارمی، ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲، نسائی، حاکم وابن مردودہ۔

کے ایضاً ابن مردودہ کے ایضاً ابن خریزیم کے ایضاً، دارمی۔



X

سورہ یس | اس کے مزید نام یہ ہیں قلب قرآن، معجزہ مدافعہ اور قاضیؑ

(۱) حضرت امتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل ایس ہے جو شخص سورہ ایس پڑھے گا اس کے لئے اس پڑھنے کے عوض دس بارہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ اے قرآن کا دل اس لئے کہا گیا ہے کہ قیامت کے حالات و مناظر

۱۔ درمشور ص ۱۷ ج ۵ دارمی کے ایضاً ابن مردودیه -  
۲۔ ایضاً ابن خربلیں - - - - - اتقان ص ۵۴ ج ۱ -  
۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷ ، دامتی ، ترمذی - ص ۱۱۲ ج ۲ -



سورہ نسیں میں جس بسط و تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں کسی اور سورہ میں وہ نہیں پائے جاتے اس لئے دنیا سے رخصت ہونے والے کے پاس خاص طور سے یہ سورہ پڑھی جاتی ہے، یا اسے دل اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی تلاوت زندوں اور مردوں دونوں کے دلوں کو زندگی بخشتی ہے اور ان دلوں کو غفلت سے بیداری اور طاقت و عبادت تک یہ پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں علامہ طیبی نے بڑی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اسے قرآن کا دل اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے مختصر ہونے کے باوجود اس کے اندر روشن دلیل، قطعی بیان، پوشیدہ علوم (اسرار و رموز) دقیق معانی، اونچے وعلیے اور موثر تنبیہیں پائی جاتی ہیں یہ

حجۃ الاسلام امام غزالی اس سورہ کے قلب قرآن ہونے کی وجہ بتاتے ہیں کہ سب کچھ تو ایمان ہے اور ایمان کی صحت حشر و نشر کے اقرار پر موقوف ہے اور یہ حقیقت اس سورہ کے اندر نہایت موثر اور عمدہ پیرایہ میں بیان کی گئی ہے اس لئے اس سورہ کو دل کی طرح کہا گیا جس سے بدن کی صحت اور اس کا قوام ہوتا ہے امام رازی نے بھی یہ توجہ پسند فرمائی ہے یہ

علامہ نسفی فرماتے ہیں اسے قرآن کا دل اس لئے فرمایا گیا ہے کہ بنیادی تینوں اصول توحید، رسالت اور حشر و نشر پر اس کے اندر خاصا زور دیا گیا ہے اور ان تینوں کا تعلق صرف دل سے ہے اور زبان اور دیگر اعضاء سے تعلق رکھنے والی چیزیں دوسری سورتوں میں ذکر کی گئی ہیں اس طرح جب اس میں صرف دل کے اعمال ہی کا تذکرہ ہے تو اسے دل کہہ دیا گیا اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نزع کے وقت اسے پڑھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس وقت مرنے والا اندر سے کمزور ہو جاتا ہے اعضاء بے جان ہو رہے ہوتے ہیں لیکن دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے ہر طرف سے اس کی توجہ مبثوث جاتی ہے اس لئے اس کے پاس وہ چیز پڑھی جاتی ہے جس سے اس کے دل کو تقویت پہنچتی ہے اور اس کے ایمان و تصدیق کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے لہ

لے مرقاة ص ۵۹۶، ۵۹۷ ج ۲ لے روح المعانی ص ۲۰۸ ج ۲۲  
لے مرقاہ ص ۵۹۷ ج ۲ -



اس حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا جو شخص ایک بار سورہ لیس پڑھتا ہے اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے اور اس کی کریمانہ شان ہے کہ جس عمل کا جتنا چاہتا ہے ثواب مرحمت فرماتا ہے قرآن و حدیث کے اندر اس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں جیسے شب قدر کی عبادت کو ایک ہزار سینے کی عبادت سے بہتر کہا گیا ہے حرم محترم مکہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر فرمایا گیا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

(۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا دل لیس ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی بہتری کی خاطر جو شخص سورہ لیس پڑھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی تم انتقال کرنے والے کے پاس اس کو پڑھا کر دو۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں انہیں سے روایت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سورہ لیس پڑھے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دے جائیں گے اس لئے تم اسے اپنے انتقال کرنے والوں کے پاس پڑھا کر دو یہ حدیث میں "موتی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا ایک مطلب تو وہ ہے جو ترجمہ میں لکھا گیا اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ مردوں کی قبروں کے پاس اسے پڑھو۔ اس لئے کہ اس سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور مردوں کو گناہ کی بخشش کی زیادہ ضرورت ہے اور اگر دونوں حال میں یہ سورہ پڑھی جائے تو اور اچھی بات ہے، جانکنی کے عالم میں پڑھی جائے تو انتقال کرنے والے کی روح آسانی سے فیض کی جائے اور اہل قبور کے پاس پڑھی جائے تو ان کے گناہ بخش دیئے جائیں۔

(۳) حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۶۳۶ ج ۲، حصن حصین، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ

ابن حبان، ومرقاة ص ۵۹۷ ج ۲۔

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹ ج ۱، مرقاة ص ۶۰۴ ج ۲۔



۱۰۱ سورۃ یس پڑھی اس کی بخشش ہو گئی۔

(۴) امام ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو کسی شب میں سورۃ یس پڑھتا ہے وہ صبح کو اس عالم میں ہوتا ہے کہ اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔ دارقطنی کی روایت میں ہے کہ جو کسی شب سورۃ یس پڑھتا ہے وہ صبح کو بخشا ہوا ہوتا ہے اور جو جمعہ کی شب میں سورۃ دخان پڑھتا ہے وہ بھی صبح اس عالم میں کرتا ہے کہ اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

(۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سورۃ یس پڑھو، بلاشبہ سورۃ یس میں دس برکتیں ہیں (۱) اسے کوئی کھوکھلا پڑھے گا آسودہ ہوگا۔ (۲) کوئی پیاسا پڑھے گا سیراب ہوگا (۳) کوئی تنگ پڑھے گا وہ لباس پہنے گا (۴) کوئی بے بیوی والا پڑھے گا اس کا نکاح ہو جائے گا (۵) کوئی خوفزدہ پڑھے گا اس کا خوف جاتا رہے گا (۶) کوئی قیدی پڑھے گا اسے قید سے رہائی مل جائے گی (۷) کوئی مسافر پڑھے گا اس کے سفر میں تعاون ملے گا (۸) کوئی قرض دار پڑھے گا وہ قرض ادا کر دے گا (۹) وہ شخص پڑھے گا جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہے اس کی گم شدہ چیز مل جائے گی (۱۰) جب یہ سورہ کسی انتقال کرنے والے کے پاس پڑھی جائے گی اس کی روح آسانی سے قبض کی جائے گی۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ یس سے گا۔ (اس کا ثواب) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے جانے والے بیس دینار کے برابر ہوگا اور جو اسے پڑھے گا (اس کا ثواب) بیس حج کے برابر ہوگا اور جو اسے لکھ کر پی لے گا اس کے سینے میں ایک ہزار یقین، ایک ہزار نور، ایک ہزار برکتیں، ایک ہزار رحمتیں اور ایک ہزار رزق (روزی و حصہ) داخل کر دیا جائے گا اور ہر طرح کا کینہ اور مرض اس سے دور

۱۰۲ الترغیب والترہیب ص ۶۳۷ ج ۲، امام مالک، ابن سنی و صحیح ابن حبان۔

۱۰۳ الترغیب والترہیب ص ۶۳۷ ج ۲

۱۰۴ مسکن العمال - - - ص ۱۲۲ ج ۱ ابن مردودہ۔



ہو جائے گا یہ

(۷) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے روایت پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں سورہ یس پڑھتا ہے اس کی (ہر طرح کی) ضروریات پوری کی جاتی ہیں یہ

(۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص جمعہ کے دن سورہ یس اور سورہ صافات پڑھے گا اس کی مانگی مراد پوری کی جائے گی یہ

(۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ ہر رات سورہ یس پڑھتا ہے پھر وہ مرتا ہے تو وہ شہید (کی موت) مرتا ہے یہ گویا پابندی سے جو شخص ہر شب سورہ یس پڑھتا ہے وہ درجہ شہادت پاتا ہے۔

(۱۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جو سورہ یس پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کوئی یہ سورہ اس کھانے کے قریب پڑھتا ہے جس کے کم ہونے کا اسے اندیشہ ہو تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے اور جو کوئی کسی انتقال کرنے والے کے پاس اسے پڑھتا ہے اس کی روح آسانی سے قبض کی جاتی ہے اور جو کوئی اسے اس عورت کے پاس پڑھے جس کو ولادت میں دشواری ہو رہی ہو اس کو ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے اور جو شخص اسے پڑھتا ہے گویا وہ گیارہ بار قرآن پڑھتا ہے ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یس ہے۔

یہ روایت لکھنے کے بعد امام بیہقی فرماتے ہیں حضرت ابو قلابہ سے مروی

۱۔ درنثور ص ۲۵۲ ج ۵ خطیب ۲ مشکوٰۃ ۱۸۹ ، دارمی ۔

۲۔ کنز العمال ص ۱۴۷ ج ۱ فضائل ابن ابوالدینیا وابن نجار ۔

۳۔ درنثور ص ۲۵۷ ج ۵ ، طبرانی وابن مردویہ ۔



ہیں یہ روایت پہنچی ہے وہ ایک بڑے تابعی ہیں اور یہ انہوں نے اپنی طرف سے نہیں کہا ہے انہیں کوئی روایت پہنچی ہے جسے انہوں نے بیان کیا ہے لہ  
(۱۱) حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے جو اپنے دل میں سختی اور بے رحمی پائے وہ زعفران سے کسی پیالہ میں  
لیس والقرآن الحکیم لکھے پھر پی جائے (اس سے اس کی سخت دلی اور  
بے رحمی جاتی رہے گی) یہ

(۱۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر جمعہ کو اپنے والدین کی قبر پر یا ان میں سے  
کسی ایک کی قبر پر حاضر ہو اور ان کے پاس سورۃ لیس پڑھے اس کے لئے اس  
سورہ کے ہر حرف کے شمار سے بخشش ہوگی یہ

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک سورہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے  
یہاں عظیمہ (زبردست سورہ) کہا جاتا ہے اور صاحب سورہ (تلاوت و عمل سے  
اس کی پابندی کرنے والے) کو اللہ تعالیٰ کے یہاں شریف کہا جاتا ہے صاحب  
سورہ قیامت کے دن اتنے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا جن کی تعداد قبیلہ  
ربیعہ و مضر کے لوگوں سے زیادہ ہوگی یہ سورۃ لیس ہے یہ

(۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ  
فرماتے ہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن میرے سینے سے نکل جایا کرتا ہے (محفوظ نہیں رہتا)  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ بتا دوں  
جن سے تمہیں اللہ نفع دے گا اور تمہیں بھی نفع دے گا جتنہیں تم ان کی تعلیم  
دو گے انہوں نے عرض کیا ہاں! (حضور مجھے ضرور بتائیں) آپ پر میرے ماں

۱۔ درمنثور ص ۲۵۷ ج ۵ شعب الایمان از بیہقی۔ ۲۔ درمنثور ص ۲۵۷  
ج ۵، حاکم و بیہقی۔ ۳۔ ایضا تاریخ بخاری۔ ۴۔ ایضا ابانہ از ابوالفریحی



ابن نثار میں۔ حضور نے فرمایا جمع کے دن چار رکعتیں پڑھو پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس، دوسری میں فاتحہ اور سورہ حسد خان تیسری میں فاتحہ اور الحمد لتزیل السجدة اور چوتھی میں فاتحہ اور سورہ تبارک والذی بیدک الملائک پڑھو جب تشهد سے فارغ ہو لو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو، ابتیار پرورد و بھیجو اور مومنین کے لئے مغفرت کی دعا کرو پھر یہ کہو۔

اے اللہ پوری زندگی بھر مجھے گناہوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما اور مجھ پر مہربانی فرما تا رہ جب تک میں لا ینفی بے مقصد چیزوں کی رحمت نہ کروں اور مجھے اس میں حسن نظر عطا فرما جس سے تو راہنی رہے اور میں تجھ سے سوال کرتا رہوں کہ تو میری نگاہ دینی کتاب کے ذریعہ روشن فرما اور اس کے وسیلے سے میری زبان چلا اور اس کے صدقے میرے دل سے (پریشانی و غفلت اور نسیان) دور فرما اور اس کے طفیل میرا سینہ کھول دے اور اسی میں میرا جسم لگا اور اس کے لئے مجھے توانائی عطا فرما اور میری مدد فرما اس لئے کہ خیر کے سلسلے میں تیرے علاوہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور اس کی توفیق بھی صرف تو ہی دے سکتا ہے۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي  
بِرُحْمَتِكَ الْمَعَاوِي أَبَدًا  
مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي  
مَا لَا أَتَكَلَّفُ مَا لَا  
يَعْنِيَنِي وَارْزُقْنِي  
حَسَنَ النَّظَرِ فِيمَا  
يُرْضِيكَ عَنِّي وَأَسْأَلُكَ  
أَنْ تَنْوِّرَ بَالِكَتَابِ  
بَصَرِي وَتُطْلِقَ بِهِ  
لِسَانِي وَتُفَرِّجَ بِهِ  
قَلْبِي وَتُشَرِّحَ بِهِ  
مَعْدَارِي وَتُسَهِّلَ بِهِ  
بَدَنِي وَتُقَوِّمَنِي  
عَلَى ذَلِكَ وَتُعِينَنِي  
عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا  
يُعِينَنِي عَلَى  
الْخَيْرِ غَيْرُكَ وَلَا يُفِيقُ  
لَهُ إِلَّا أَنْتَ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم اس طرح تین یا پانچ یا سات جمعہ تک کرو اللہ کے حکم سے یاد کرنے لگو گے یہ عمل کسی



مؤمن کے سلسلے میں کبھی غلط ثابت نہیں ہوا ہے پھر سات جمعوں کے بعد حضرت علی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو قرآن وحدیث یاد کر لینے کی خبر دی اسی وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تم (سچے) مؤمن ہو اے ابو حسن علی تم تعلیم دو تعلیم دو!

اس حدیث میں بیک وقت سورہ فاتحہ کے ساتھ چار سورتوں لیس، حم دھان، الم تنزیل السجدہ اور سورہ تبارک کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے کہ ان سورتوں کو مذکورہ ترکیب کے مطابق اگر پڑھ لیا جائے تو ضعف حافظہ کی شکایت جاتی رہے گی ساتھ ہی دعا کے اندر کی دوسری برکات بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔

### (۱) فضائل سورہ صافات | حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ لیس اور صافات پڑھے گا پھر اللہ سے

(کسی چیز کا) سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز عطا فرمائے گا یہ

اس حدیث میں سورہ لیس و صافات دونوں کے فضائل ایک ساتھ بیان کئے گئے ہیں کچھ ایسی روایتیں بھی ہیں جن میں سورہ صافات کی آخری آیتوں سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ سے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تک کے فضائل وارد ہوئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ آیتیں سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھا کرتے تھے یہ

۱۔ درمشورہ ص ۲۵۷، ۲۵۸ ج ۵، طبرانی، ترمذی وحاکم  
۲۔ درمشورہ ص ۲۷۰ ج ۵ فضائل قرآن از ابن ابی داؤد و تاریخ ابن بخار  
۳۔ درمشورہ ص ۲۹۵ ج ۵ افراد از قسطنطینی۔



انہیں سے ایک دوسری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قانع ہوتے ہی سلام کے بعد یہ آیتیں پڑھتے تھے۔

(۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تین بار پڑھے وہ پھر پورے سال سے اپنا اجرے گا لے

(۴) حضرت شعبی قداس سرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ سرت چاہتا ہے کہ قیامت کے دن پھر پورے سال سے ناپ کر (ثواب) لے اس کو مجلس سے اٹھنے کے وقت یہ آیتیں پڑھنی چاہئے  
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

## فضائل سورہ زمر | اس کا نام سورہ غرغ بھی ہے

(۱) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آیت کریمہ  
قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِينَ  
اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ  
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ  
تم فرماؤ میرے وہ بندے جنہوں نے  
اپنی جانوں پر ظلم کئے تم اللہ کی رحمت  
سے مایوس نہ ہوؤ۔  
اس کے مقابلہ میں دنیا اور وہ سب کچھ جو دنیا میں ہے سب میرے لئے ہوتو میں  
پسند نہ کروں گا۔

(۲) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۔ دوشنور ص ۲۹۵ ج ۵ طبرانی ۲۔ ایضاً ابن ابی حاتم  
۳۔ اتفاق ص ۵۴ ج ۱ ۴۔ دوشنور ص ۲۳۱ ج ۵ امام احمد  
ابن جریر، ابی حاتم، ابن مردودہ و شعب الایمان از مصنفی۔



علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت سے فرمایا میں تمہارے سامنے سورہ زمر کی آخری چند آیتیں پڑھتا ہوں تم میں سے جو روئے گا اس کے لئے جنت ناگزیر ہو جائے گی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "وما قدر واللہ حق قدرہ" سے آخر سورہ تک تلاوت فرمایا صحابہ فرماتے ہیں ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ رو سکے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے حضور نے فرمایا میں پھر تمہارے سامنے پڑھوں گا تو جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنائے یہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## سورہ حم دخان

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا جو کسی رات حم دخان پڑھے گا وہ صبح کو اس عالم میں ہوگا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے یہ

(۲) انہیں سے روایت ہے جو شخص جمعہ کی رات میں حم دخان پڑھے گا

اس کی بخشش ہو جائے گی یہ

پہلی روایت میں کسی بھی رات کا اور اس میں خاص جمعہ کی رات کا ذکر ہے جس

سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی شب میں سورہ حم دخان کا پڑھنا افضل ہے یہ

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن حم دخان پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا یہ

(۴) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات سورہ دخان پڑھے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے

۱۔ کنز العمال ص ۴۷ ج ۱ و درمنثور ص ۳۴ ج ۵ معجم کبیرانہ طبرانی -

۲۔ مشکوٰۃ ص ۸۷ ج ۱ ترمذی ص ۱۱۲ ج ۲ الیضا ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲

۳۔ اشعۃ اللمعات ص ۱۷۹ ج ۲ -

۴۔ درمنثور ص ۲۲ ج ۶ ابن مردودہ -



جائیں گے یہ

(۵) حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو جمعہ کی رات میں ختم دخان پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا اور حسین و جمیل آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی ہوگی یہ

(۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں نے ایک چیز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا لیکن حضور نے مجھے جواب نہ دیا میں نے جی میں کہا کہ اے ابن خطاب تجھے تیری ماں کھودے (خود کو بد عادی) تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باصرار تین بار سوال کئے اور حضور نے تمہیں جواب نہ دیا (اس کے بعد بیان کرتے ہیں کہ) میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی پھر میں لوگوں سے آگے نکل گیا اور مجھے اپنے بارے میں قرآن نازل ہونے کا خدشہ ہوا چنانچہ ابھی کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ مجھے ایک شخص زور زور سے چیخ کر پکارنے لگا میں اس خدشہ کے ساتھ واپس ہوا کہ میرے سلسلے میں کچھ (قرآن) نازل ہو چکا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے اوپر ایک ایسی سورہ نازل ہوئی ہے جو دنیا اور جو کچھ دیتا ہے

ان سب سے بہتر ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُعْفِيَكَ اللَّهُ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا أَخَّرَكَ  
سورہ فتح کے سب سے زیادہ محبوب ہونے کی وجہ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اس میں حضور کو رحمت خداوندی اور بھرپور احسان سے نوازے جانے کا تذکرہ اور آپ کے صحابہ سے اللہ تعالیٰ کے راہنی ہونے کا بیان ہے اس لئے یہ سورہ حضور کو سب سے زیادہ

۱۔ درمشورہ ص ۲۴ ج ۶ ابن جریر ص ۱۵۹ ج ۱۰

۲۔ درمشورہ ص ۲۸ ج ۶ احمد - بخاری ص ۱۶ ج ۳ ترمذی ص ۱۵۹ ج ۲

۳۔ نسائی۔ ابن حبان وابن مردويه، مسند ابویعلیٰ ودلائل بیہقی وکنز العمال ج ۱

مولانا مالک ص ۱۶



محبوب ہے۔<sup>۱</sup>

(۲) حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مسعودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا مجھے رُؤا ہو سچی ہے کہ جو رمضان کی پہلی رات میں نفل نماز کے اندر "إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا" پڑھ لے وہ اس سال محفوظ و ناموں ہوگا۔<sup>۲</sup>

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس تشریف لارہے تھے آپ پر انا فتحتنا لك فتحا مبینا نازل ہوئی حضور نے فرمایا میرے اوپر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے محبوب تر ہے اور آپ نے انا فتحتنا لك فتحا مبینا پڑھا صحابہ نے عرض کیا خوب خوب یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اسے بیان فرمادیا جو آپ کے ساتھ وہ کرے گا لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا لَمَّا جَلَ الْأُمِّيْنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْيَوْمَ<sup>۳</sup>

» تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مومن مردوں اور عورتوں کو جنت میں داخل فرمائے۔<sup>۴</sup>

اس سورہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فتح مکہ کی عظیم بشارت بھی ہے اور صحابہ کرام کے لئے خاص طور سے جنت کی خوش خبری بھی۔

**سورہ مفصل** | سورہ حجرات سے قرآن کی آخری سورہ ناس تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں ان سورتوں میں بیشتر سورتوں کے فضائل جہاں الگ الگ پائے جاتے ہیں ان کے اجتماعی فضائل بھی ملتے ہیں ان سورتوں کی سب سے عظیم فضیلت جسے قرار دیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے ذریعہ مجھے امتیاز بخشا گیا ہے ان کے علاوہ دوسری سورتوں کا بدل بچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کو دیا گیا

۱۔ عمدۃ القاری ص ۳۲ ج ۲۔ ۲۔ درخشور ص ۷۰ ج ۶۔ طہوریات از سلفی  
۳۔ جامع عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسند امام احمد، عبد بن حمید و بخاری ص ۶۰۰ ج ۲  
۴۔ مسلم ص ۱۰۶ ج ۲، ترمذی ص ۱۵۹ ج ۲، ابن جریر، ابن مردوہ و معرقہ از ابونعیم



مگر یہ سورتیں تو صرف میرے حصے میں آئیں اور صرف مجھے ان کا اعزاز بخشا گیا۔  
(۱) حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تورات کی جگہ مجھے سات طویل سورتیں دی گئیں اور زبور کی جگہ منسبین دی گئیں اور انجیل کی جگہ مثنائی دی گئیں اور مفصل سے مجھے فضیلت و امتیاز بخشا گیا۔ سات طویل سورتیں منسبین اور مثنائی کی تشریح پہلے لکھی جا چکی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سات طویل سورتیں تورات کی جگہ اور منسبین انجیل کی طرح اور مثنائی زبور کی طرح ہیں اور بقیہ قرآن پچھلی آسمانی کتابوں پر اضافہ ہے۔

(۲) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تورات کی جگہ مجھے سات طویل سورتیں دی گئیں اور انجیل کی جگہ مثنائی دی گئیں اور زبور کی جگہ فلاں اور فلاں دی گئیں اور مفصل (کی سورتوں) سے مجھے امتیاز بخشا گیا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہر چیز کا ایک مفر ہوتا ہے قرآن کا مفر مفصل (کی سورتیں) ہیں۔

## سورۃ ق

اس کا نام باسقات بھی ہے۔

(۱) حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے (بلا واسطہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے (شکر) ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حاصل کی ہے۔ حضور جمعہ کے دن منبر پر جب لوگوں کے سامنے

۱۔ درمشورہ ص ۱۰۱ ج ۲، مستدام احمد، طبرانی، ابن جریر و شعب الایمان از بیہقی

کنز العمال ص ۱۴۳ ج ۱۔ ۲۔ درمشورہ ص ۱۰۱ ج ۲ ابن جریر۔

۳۔ درمشورہ ص ۱۰۱ ج ۲ ابن خلیل، ابن جریر۔

۴۔ درمشورہ ص ۱۰۱ ج ۲ دارمی، طبرانی، محمد بن نصر و شعب الایمان از بیہقی

۵۔ اتقان ص ۵۴ ج ۱۔



طہ ویتے توقّ والقرآن المجید پڑھتے یہ اس طرح میں نے یاد کی ہے۔  
(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم "عم یسء لوت، قّ والقرآن العجید، والنجم  
واہوی، والسماء ذات البروج، والسماء والطارق سیکھو"۔  
اسے سورۃ اقتربت بھی کہتے ہیں یہ

**سورۃ قمر** (۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو الحمد تنزیل، یس، اقتربت  
الساعة، اور تبارک الذی بیداکہ الملق پڑھے گا یہ اس کے لئے نور ہوں گی  
اور شیطان و شرک سے بچاؤ کا سامان بھی اور قیامت کے دن اس کے درجات بلند  
ہوں گے یہ

(۲) حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن العنبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو ہر دوسری رات کو "اقتربت الساعة  
والنشق القمر" پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس عالم میں اکٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں  
بے چاند کی مانند (چمکتا) ہوگا یہ

(۳) حضرت معن نے ایک ہمدانی شیخ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک رات کے نائے کے ساتھ اپنے مرنے تک "اقتربت  
الساعة" پڑھے گا وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے  
چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا یہ

**سورۃ رحمن** اسے غرہس قرآن بھی کہا جاتا ہے یہ

- ۱۔ درمنثور ص ۱۰ ج ۶ امام احمد مسلم ص ۲۸۶ ج ۱ ابن ابی شیبہ ابوداؤد  
ص ۱۵۷ ج ۱۔ نسائی ص ۱۵۸ ج ۱۔ ابن ماجہ و بیہقی۔  
۲۔ درمنثور ص ۱۰ ج ۶ ابن مردویہ ص ۱۵۲ ج ۱  
۳۔ درمنثور ص ۱۳۲ ج ۶ دیلمی ص ۱۵۲ ج ۱  
۴۔ ایضاً ابن ضریس ص ۱۵۲ ج ۱



(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرأتے سنا کہ ہر چیز کی ایک دہن ہوتی ہے قرآن کی دہن (سورہ) رحمن ہے یہ

اس سورہ کو قرآن کی دہن کیوں فرمایا گیا اس کی وجہ ملا علی قاری تحریر فرمایا ہے یہ سورہ دنیوی اور اخروی نعمتوں پر مشتمل ہے جتنی دہن حوروں کے اوصاف اور ان کے زیور و لباس کا بیان بھی اس کے اندر موجود ہے اس لئے اسے قرآن کی دہن کہا گیا۔ قرآن کی دہن ہونے سے مراد قرآن کا حسن و جمال اور زیبائش و آراستگی ہے جو ہر دہن کے لئے لازم ہے یہ

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ حدید، اذا وقعت الواقعة اور سورۃ جن کی تلاوت کرنے والے کو آسمان و زمین کی مخلوق میں فردوس کا بابت مندہ کہا جاتا ہے یہ

## سورۃ واقعہ

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی بھی قاقہ کا شکار نہ ہوگا یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بچیوں کو اسے ہر رات پڑھنے کا حکم دیتے تھے یہ

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ واقعہ بے نیاز کر دیتے والی سورہ ہے اس لئے تم اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تعلیم دو یہ

- ۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹ ۲۔ مرقاۃ ص ۶۰۶ ۳۔ اشعۃ اللمعات ص ۱۵۵ ج ۲ ۴۔ درخشور ص ۱۴۰ ج ۶ ۵۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹ شعب الایمان از بیہقی و درخشور ص ۱۵۳ ج ۲ تفائل ابو عبیدہ ابن قریس عارت بن ابوالاسامہ البعلی و ابن مردویہ ۶۔ درخشور ص ۱۵۳ ج ۶ ابن مردویہ ۷۔ الاذکار از امام نووی ص ۱۰۶ مطبوعہ ماموہ بیروت ۱۹۷۱ء



(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عورتوں کو سورہ واقعہ کی تعلیم دو کیونکہ یہ بے نیاز کر دینے والی سورہ ہے۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں سے فرمایا تم میں سے کوئی سورہ واقعہ پڑھنے سے عاجز و درماندہ نہ رہے۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ حدید منگل کو نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے منگل ہی کو لوہا پیدا فرمایا اور منگل ہی کو ابن آدم نے اپنے بھائی کو قتل کیا (النساء تاریخ کا یہ پہلا قتل ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منگل کو پھینکا لگوانے سے منع فرمایا۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منگل کو تم پھینکے نہ لگو اور کیونکہ منگل ہی کو سورہ حدید محمد پر نازل ہوئی ہے۔

(۳) حضرت عبد بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسجات پڑھتے تھے۔ فرماتے ان سورہوں میں ایک آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ مسجات وہ سورہیں ہیں جن کے شروع میں سبحن الذی، سبح اور سبح ہے۔ ایسی سورہیں کل سات ہیں۔ سبحن الذی اسوی، حدائد، حشر، صفت، جمعہ، تغابن اور سورہ اعلیٰ۔

- ۱۔ ایضاً دیلمی ۲۔ ایضاً ابو عبید  
۳۔ حدید لوہے کو کہتے ہیں۔ ۴۔ درمنثور ص ۱۷۰ ج ۶ طبرانی و ابن مردودہ۔ ۵۔ ایضاً دیلمی  
۶۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷ ترمذی ص ۷۷ آ دارمی و درمنثور ص ۱۷۰ ج ۶  
امام احمد، ابوداؤد ص ۳۳۳ ج ۲، نسائی ابن مردودہ و شعب الایمان از بیہقی۔ ۷۔ اشعۃ اللمعات ص ۱۲۷ ج ۲ بحوالہ طیبی۔  
۸۔ مرقاۃ ص ۵۹۸ ج ۲۔



۳۰ آیت جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے وہ کونسی ہے اس کے بارے میں مت  
اقوال ہیں ہمیک قول یہ ہے کہ یہ آیت "لَوَاتِلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ" ہے اور  
ابن کثیر سے منقول ہے کہ یہ آیت "هَوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ  
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" ہے۔

علامہ طاعلی قاری فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ آیت ہے جو تسبیح سے  
ہوئی ہے گو یا سات مذکورہ سورتوں کی پہلی آیتیں علامہ طیبی کا قول یہ ہے کہ یہ آیت  
قدر کی طرح پوشیدہ رکھی گئی ہے یہ

سورۂ حشر (۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات یا دن میں سو  
حشر کی آخری آیتیں پڑھے گا اور اسی دن یا رات میں اس کی روح قبض ہوگی وہ یقیناً  
اپنے لئے جنت لازم کرے گا یہ

(۲) حضرت ابو امامہ سے ہی روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد  
ہے جو سورۂ حشر کا آخر حصہ "لَوَاتِلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ" علی جیل سے اخیر تک پڑھے اور  
اسی رات اس کا انتقال ہو تو وہ شہید مرے گا یہ

سورۂ طلاق اس کا نام سورۂ نسارقصری بھی ہے  
(۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں یقیناً ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر سب  
لوگ اسے اختیار کریں (اور اپنے لئے مشعل راہ بنائیں) تو ان سب کو یہ کافی ہوگا  
آیت یہ ہے۔ وَمَنْ يَشِقِ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ  
لَا يَحْتَسِبُ ۚ

(۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ

۱ ایضاً کنز العمال ص ۱۴۵ ج ۱ کامل ابن مدی و منتخب الايمان از بیہقی  
۲ کنز العمال ص ۱۴۴ ج ۱ ابو شیخ ۳ اتقان ص ۵۵ ج ۱  
۴ کنز العمال ص ۱۴۵ ج ۱ -



تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کے وقت تین بار اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان الرجیم پڑھے کر سورہ ہشر کی اخیر تین آیتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر ستر فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اگر اسی دن اس کا انتقال ہو تو وہ شہید مر گیا اور جو انہیں شام کے وقت پڑھے گا وہ بھی یہی درجہ پائے گا۔

اس کے مزید نام یہ ہیں، سورہ تبارک، مائدہ، منجیہ، مجادلہ اور واقعہ ہے

### سورہ ملک

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ کی ایک ایسی سورہ ہے جس میں صرف تیس آیتیں ہیں اس نے ایک شخص کی ایسی شفاعت کی کہ اس کی بخشش ہو گئی یہ ہے تبارک الذی بیدار الملک

حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کتاب اللہ کی ایک ایسی سورہ ہے جس میں صرف تیس آیتیں ہیں اس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے جہنم سے نکالا اور جنت میں داخل کیا یہ

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک صحابی نے ایک قبر زخمیہ لصب کیا اور انہیں اس کا علم نہ تھا کہ یہ قبر ہے یکا ایک اس میں ایک انسان سورہ تبارک الذی بیدار الملک پڑھ رہا ہے اور پوری پڑھ ڈالی وہ صحابی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی خبر دی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورہ (عذاب سے) بچانے والی اور نجات دہندہ ہے اپنے پڑھنے والے کو عذاب الہی سے

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۸ ترمذی و دارمی ج ۵۵ ج ۱۔  
۲۔ درغشور ص ۲۲۶ ج ۶ امام احمد، ابو داؤد، ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲ نسائی  
ابن ماجہ ص ۲۷۶ ابن خلیل، حاکم، ابن مردویہ و شعب الایمان النبیقی  
۳۔ کنز العمال ص ۱۴۵ ج ۱۔



نجات دے گی یہ

اس سے معلوم ہو کہ بعض مردوں سے وہ چیزیں سرزد ہوتی ہیں جو زندوں سے ہوتی ہیں یہ

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی ایک سورہ نے صاحب سورہ کی طرف سے ایسی جنگ کی کہ اسے جنت میں داخل کر دیا یہ سورہ تبارک الذی بیدہ المملک

(۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ تبارک عذاب قبر سے بچانے والی ہے

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری خواہش ہے کہ تبارک الذی بیدہ المملک ہر مومن کے دل میں رہے

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی ایک سورہ ہے وہ تیس آیتوں پر مشتمل ہے وہ

اپنے پڑھنے والے اور اہتمام کرتے والے کے لئے اس حد تک استغفار کرتی ہے کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے یہ ہے تبارک الذی بیدہ المملک

مسند امام احمد، سنن ابو داؤد، مستدرک از حاکم اور شعب الایمان

از بیہقی کی روایت میں ہے کہ یہ سورہ اپنی تلاوت اور اہتمام کرنے والے کے لئے

شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے

(۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ

۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۷، ۱۸۸ ترمذی ص ۱۱۲ ج ۲ ص ۵۹۹ ج ۲۔

۲۔ درغشور ص ۲۴۶ ج ۶ اوسط از طبرانی، مختارہ از ضیاء مقدسی ابن مردودہ۔

۳۔ درغشور ص ۲۴۶ ج ۶ ابن مردودہ کنز العمال ص ۱۴۵ ج ۱۰ مستدرک حاکم

۴۔ کنز العمال ص ۱۴۷ ج ۱ صبح ابن حبان۔

۵۔ کنز العمال ص ۱۴۷ ج ۱۔



تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں یقیناً اللہ کی کتاب میں ایک ایسی سورہ پاتا ہوں جس میں تیس آیتیں ہیں جو سوتے وقت اسے پڑھتا ہے اس کے لئے اس کی برکت سے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے تیس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے بازو پھیلاتا ہے اس وقت سے اس کے بیدار ہونے تک اسے ہر برائی سے بچاتا ہے یہ ہے "مجادلہ" جو اپنی نگہداشت کرنے والے کے دفاع میں جنگ کرے گی یہ سورہ ہے تبارک الذی بیدار الملک۔

(۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک ایسا شخص مبعوث ہوگا جو دنیا میں کسی گناہ سے بچا نہ تھا مگر وہ مومن تھا اور قرآن کی صرف ایک سورہ کی تلاوت کرتا تھا اسے جہنم میں داخل کئے جانے کا حکم ہوگا اس وقت اس کے پیٹ سے ایک چیز چمکتی ستارہ کی طرح اڑے گی وہ کہے گی اے اللہ میں اس کا ایک حصہ ہوں جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمایا اور تیرا یہ بندہ میری تلاوت کرتا تھا پھر وہ پیہم شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کرے گی یہ ہے نجات دینے والی سورہ تبارک الذی بیدار الملک۔

(۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث کا تحفہ نہ دوں جس سے تم خوش ہو سکو اس نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سورہ تبارک الذی بیدار الملک۔ تم خود بھی پڑھو اور اپنے اہل و عیال کو اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور بیٹوؤں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ یہ سورہ نجات دینے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنے پڑھنے والے کے لئے جنگ کرے گی اور آتش جہنم سے بچانے کا مطالبہ کرے گی اور اس کے ذریعہ اس کا پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ملہ ایضاً دلیلی ۱۵ کنز العمال ص ۲۳۳ ۱۵ دلیلی۔



نے فرمایا ہے میری یہ قطعی خواہش ہے کہ یہ سورہ میری امت کے ہر مومن کے دل میں رہے۔

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے ساتھ تبارک الذی بیدار الملک کے علاوہ کچھ نہ تھا جب اسے قبر میں رکھا گیا اس کے پاس فرشتہ آیا اس سورہ نے اس کے سامنے شدید مزاحمت کی فرشتہ نے اس سے کہا تم اللہ کی کتاب کا ایک حصہ ہو اور میں تمہاری مخالفت و عداوت کو ناپسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس کے لئے اور اپنے لئے کسی نفع و نقصان کا میں مالک نہیں اگر تم اس کے ساتھ رعایت اور بھلائی چاہتی ہو تو پروردگار کے یہاں جاؤ اور اس کے لئے شفاعت کرو وہ سورہ رب تبارک و تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی اے میرے رب فلاں نے تیری کتاب سے میرا قصد کیا اور مجھے سیکھا اور میری تلاوت کی تو کیا تو اسے آگ میں جلانے کا اور اسے عذاب دے گا جبکہ میں اس کے شکم میں ہوں گی اگر تو اس کے ساتھ یہ کرے گا تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے اللہ عز و جل فرمائے گا تمہارے غصہ ہونے کی کیا وجہ ہے وہ کہے گی مجھے غصہ ہونے کا حق حاصل ہے اس وقت اللہ عز و جل فرمائے گا میں نے تمہاری وجہ سے اسے بخش دیا اور تمہاری شفاعت قبول کی تب سورہ ملک آئے گی اور وہ فرشتہ رنجیدہ دل اس طرح نکلے گا کہ اس کا کچھ بھی نہ کر سکا ہو گا پھر وہ سورہ اپنے اہتمام اور تلاوت کرنے والے کے پاس آئے گی اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھے گی اور کہے گی کہ یہ منہ مبارک جس نے میری خوب تلاوت کی اور کہے گی یہ سینہ مبارک جس نے مجھے خوب یاد رکھا اور یہ دونوں قدم مبارک جو میرے لئے نماز میں کھڑے رہے (اور میرے لئے زحمت و کلفت برداشت کی) اس طرح یہ سورہ قبر میں اس کی وحشت و وحشت دور کرے گی اور انس پیدا کرے گی حب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو کوئی چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی آزاد اور کوئی غلام ایسا

لے درمنثور ص ۲۴۶ ج ۶ مستدر عبد بن حمید، طبرانی، حاکم و ابن مرددہ۔



باقی نہ رہا جس نے اس کی تعلیم حاصل نہ کی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام "منجیہ" نجات دہندہ رکھا ہے

(۱۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا قبر میں آدمی کے پاس عذاب اور فرشتے پہنچیں گے وہ اس کے سر کی طرف سے آئیں گے تو اس کے سر پہنچیں گے کہ ہماری طرف سے تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں یہ شخص ہم پر سورہ ملک پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا تھا پھر اس کے سینے کی طرف سے آئیں گے تو سینہ پہ گامیری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں اس نے اپنے اندر مجھے حفظ کر رکھا تھا پھر اس کے سر کی طرف سے آئیں گے تو سر بھی کچھ گامیری جانب سے بھی کوئی راستہ نہیں وہ مجھے پڑھتا تھا اس طرح یہ سورہ مانعہ (بچانے والی) ہے یہ عذاب قبر سے بچائے گی تو رات میں اسے سورہ ملک کہا جاتا ہے جو کسی شب اسے پڑھتا ہے تو گویا وہ بہت پڑھتا ہے اور عمدہ کرتا ہے یہ

(۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے آپ فرماتے ہیں جب آدمی مر جاتا ہے اس کے گرد آگ چلائی جاتی ہے اور آگ اپنے پاس کی میت کو جلا دیتی ہے اگر اس کے پاس کوئی ایسا عمل نہ ہو جو اسے آگ سے بچا سکے۔ ایک شخص کا انتقال ہوا وہ قرآن کی صرف وہی سورہ پڑھتا تھا جس میں تیس آیتیں ہیں (یعنی سورہ ملک) چنانچہ وہ آگ کے سر کی طرف سے آئی تو اس سورہ نے کہا وہ مجھے پڑھتا تھا پھر وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آئی تو اس نے کہا وہ مجھے پڑھتا تھا (وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر مجھے پڑھتا تھا یا مجھ پر عمل کرنے کے لئے پاؤں کو زحمت و تکلیف دیتا تھا) پھر وہ اس کے پیٹ کی طرف سے آئی تو اس سورہ نے کہا اس نے مجھے اپنے اندر حفظ کیا اس طرح سورہ نے اس کو آگ سے بچا یا راوی کہتے ہیں میں نے اور مسروق نے قرآن پر نظر ڈالی کہ دیکھیں کونسی تیس آیت کی سورہ ہے (تو ہم نے سورہ

۱۔ درمنثور ص ۲۴۲ ج ۲ ابن عساکر۔

۲۔ درمنثور ص ۲۴۲ ج ۲ ابن ضریس، طبرانی حاکم و شعب الایمان و زیہدی



تبارک کے علاوہ کوئی سورہ تیس آیتوں کے نہ پائی یہ

(۱۳) حضرت عمرو بن مٹرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کی ایک سورہ ہے جو قبر میں اپنی تلاوت و اہتمام کرنے والے کی طرف سے جنگ کرے گی اس میں تیس آیتیں ہیں لوگوں نے دیکھا تو سورہ تبارک کو اس کے مطابق پایا یہ

(۱۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ایک شخص کو دیکھا اس کا انتقال ہوا وہ بڑا گنہگار تھا اپنی جان پر بڑی زیادتی کرنے والا تھا قبر میں جب بھی عذاب اس کے پیروں کی طرف آتا یا اس کے سر کا طرف آتا تو وہ سورہ جس میں طیر ہے متوجہ ہوتی اور اس کے دفاع میں لڑتی کہ وہ میری نگہداشت و پابندی کرتا تھا اور میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے جو ہمیشہ میری نگہداشت کرے گا اسکو وہ عذاب نہ دے گا اسکا باعث عذاب اس کے پاس جلد ہی چلا جائے گا (اسی اہمیت کے پیش نظر) ہاجرین و انصار سے سیکھتے تھے اور کچھ گھانے میں وہ ہے جو اسے نہ سیکھتے یہ سورہ ملک ہے

سورہ ملک کی جس آیت میں لفظ طیر آیا ہے یہ ہے اَوَكُمْدِرْ وَاِلَى الطَّيْرِ فَوَقَّهُ صَفَتْ رَقِيقَتْنِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ (سورہ ملک آیت ۱۹)  
(۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التم تنزيل السجدة اور تبارک الذی بیدۃ الملک ہرات پڑھتے تھے اور سفر و حضر میں کبھی نہ چھوڑتے تھے

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ امید والی آیت دلسوف يعطيك ربك فترضى نازل فرمائی ہے میں نے اس کو قیامت کے دن اپنی

۱۔ درشتور ص ۲۴۷ ج ۶ ابو عبیدہ دلائل بیہقی ، دارمی و ابن صریس ۔  
۲۔ ایضاً سعید بن منصور ۳۔ درشتور ص ۲۴۷ ج ۶ دیلمی  
۴۔ ایضاً ابن مردودہ ۔



امت کے لئے بچا رکھا ہے یہ

(۲) حضرت حرب بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا کہ شفاعت کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کا تذکرہ عراق ولے کرتے ہیں کیا یہ حق ہے انہوں نے فرمایا ہاں خدا کی قسم میرے چچا محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے اس حد تک شفاعت کروں گا کہ میرا رب پکارے گا کہ اے محمد کیا تم راضی ہوئے میں کہوں گا ہاں اے میرے پروردگار میں راضی ہوا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عراق والو تم کہتے ہو کتاب اللہ کی سب سے امید والی آیت یہ ہے یَعْبَادِیَ الذِّیْنَ اسْرَفُوا عَلٰی الْفَسْهَمِ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذَّنٰوِبَ جَمِیْعًا۔ میں نے کہا ہاں ہم یہی کہتے ہیں انہوں نے کہا مگر ہم سمجھی اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں سب سے امید والی آیت وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ہے اور یہ ہے شفاعت یہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہل بیت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند فرمایا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی اور یقیناً آپ کو آپ کا رب اتنا زیادہ دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی کے بارے میں حضرت حسن سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ گویا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی میں یہ عظیم بشارت ہے کہ روز قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منصب شفاعت عطا فرمائے گا اور آپ ایسی بھرپور شفاعت فرمائیں گے کہ اپنی پوری امت

۱۔ کنز العمال ص ۱۴۷ ج ۱ دلیلی۔

۲۔ درمثور ص ۳۶۱ ج ۴ ابن منذر ابن مردویہ و علیہ از ابو نعیم۔

۳۔ ایضاً۔



کو جنت میں داخل کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضایہ ہے کہ آپ کی پوری امت جنت میں داخل ہوگی آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک آپ کا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا۔

**سورہ قدر**  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات میں انا انزلنا فی لیلة القدر پڑھے گا یہ سورہ قرآن کے چوتھائی حصہ کے برابر ہوگی اور جو اذا نزلت پڑھے گا تو یہ سورہ نصف قرآن کے برابر اور "قل یا ایہا الکفرون قرآن کے چوتھائی حصے کے برابر اور قل هو اللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہوگی۔

**سورہ لم یکن**  
اس کے مزید نام یہ ہیں سورہ یا اہل کتاب، سورہ بقیہ، سورہ قیامت، سورہ برہ اور سورہ انفکاک۔  
(۱) حضرت اسماعیل بن ابی حکیم مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی فضیل کے ایک شخص سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا اللہ تعالیٰ "لحدیکن" کی تلاوت سنتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے تمہارے لئے خوشخبری ہے میری عزت و جلال کی قسم میں تمہیں جنت میں ضرور جگہ دوں گا یہاں تک کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

اور حضرت ابو موسیٰ مدنی نے "المعرفة" میں ان ہی اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی ہے وہ مصر مزی یا مدنی سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰ ایضا شعب الایمان از بیہقی ۴ ایضا تلخیص المتشابه از خطیب

۱۱ در مشور ص ۳۷۷ ج ۶ محمد بن نصر

۱۲ اتقان ص ۵۵ ج ۱

۱۳ در مشور ص ۳۷۷ ج ۶ المعرفة از ابوالخیم



علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ "لحمین الذین کفروا" کی تلوات سنتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے تمہیں بشارت ہے میری عزت و جلال کی قسم میں تمہیں دنیا و آخرت کے ہر حال میں یاد رکھوں گا اور تمہیں جنت میں ضرور جگہ مرحمت کروں گا۔

(۱) حضرت ابن عباس و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

## سورۃ زلزال

عنہم سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا زلزلت" نصف قرآن کے برابر اور "قل هو اللہ احد" ایک تہائی قرآن کے برابر اور "قل یا ایہا الکفرون اچوتھائی قرآن کے برابر ہے یہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ "اذا زلزلت" پڑھنے کا ثواب نصف قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے علامہ عینی نے فرمایا ہے مبدا و معاد دنیا و آخرت کا بیان قرآن کا مقصد اصلی ہے اور اذا زلزلت صرف معاد پر مشتمل اور اس کے اجمالی حالات کے بیان کو حاوی ہے گویا قرآن کے مضمون دو حصوں میں بٹے ہیں ایک دنیا سے متعلق اور دوسرا آخرت سے متعلق اور اس سورہ میں آخرت سے متعلق اجمالی حالات ہیں اس لئے اسے نصف قرآن کہا گیا۔

ایک روایت میں اسے قرآن کا چوتھائی کہا گیا ہے اس کی وجہ علامہ بلا علی قاری لکھتے ہیں قرآن توحید، نبوت، احکام بعثت اور حالات آخرت پر مشتمل ہے اور اس سورہ میں حالات آخرت کا بیان ہے اس لئے اسے قرآن کا چوتھائی فرمایا گیا اور اسی حدیث میں قل یا ایہا الکفرون کو قرآن کا چوتھائی کہا گیا اس لئے یہ سورہ توحید کے بیان پر مشتمل ہے کیونکہ شرک سے برأت بھی توحید کا اثبات ہے اس لئے یہ دونوں ہی سورتیں دو حیثیتوں سے قرآن کا چوتھائی ہیں کہ

۱۔ ایضاً ۵ مشکوٰۃ ص ۱۸۶ ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲

۲۔ مرقاۃ ص ۵۹۹ ج ۲

۳۔ مرقاۃ ص ۵۹۹ ج ۲



(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات «اذ لزلت» پڑھے گا اس کے لئے یہ نصف قرآن کے برابر ہوگی یہ

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ پڑھائیے حضور نے فرمایا «الزل» سے شروع ہونے والی سورتوں میں سے تین سورتیں پڑھو (قرآن میں ایسی کل پانچ سورتیں ہیں) اس نے اسے نہ پڑھ سیکنے کی معذرت کرتے ہوئے عرض کیا میں معمر ہو چکا ہوں دل سخت ہو چکا ہے دنیا کا غلبہ رہتا ہے زبان موٹی ہو چکی ہے (قرآن یا لمبی سورتیں سیکھنے کے لائق میری زبان نہیں رہی) حضور نے فرمایا (اگر اس کی تمہیں قدرت نہیں) تو حتم کی تین سورتیں پڑھو اس نے پھر پہلی ہی جیسی گفتگو و معذرت کی دیکھ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک جامع سورہ پڑھائیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے «اذ لزلت» پوری سورہ پڑھائی اس کے بعد اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی بھی اس سے زیادہ نہ کروں گا پھر وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب ہو گیا اسے دوبارہ ارشاد فرمایا یہ

یہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی ایسی سورہ کی تعلیم چاہتے تھے جس پر عمل پیرا ہو کر فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں اسی لئے انہوں نے ایک جامع سورہ کہا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سورہ کے اندر ایک ایسی جامع آیت ہے جس نے ذرہ ذرہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے یہ جامعیت میں اپنی انتہا

۱۔ درمثور ص ۳۷۹ ج ۶ والاذکار از امام نووی ص ۳۰۳ مطبوعہ

امویہ بیروت ۱۹۷۱ء

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۹۰ و درمثور ص ۳۷۹ ج ۶ امام احمد ابوداؤد وغیرہ

حاکم ابن مردویہ و شعب الایمان از بیہقی



کو پہنچی ہوئی ہے آیت یہ ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا میرہ ومن  
یعمل مثقال ذرۃ شرًا میرہ ۔  
اور جو ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ برابر برائی  
کرے گا اسے دیکھے گا یہ

علامہ طیبی نے فرمایا کہ اس آیت میں سارے اعمال کی پیشی اور ان کی جزا  
کا بیان ایسے مکمل انداز میں ہے کہ کوئی ذرہ حساب سے بچ نہ سکے گا یہ

(۱) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
**سورۃ عادیات**  
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: "اذا زلزلت، نصف قرآن کے برابر اور العادیات نصف  
قرآن کے برابر ہے یہ

فضائل اذا زلزلت،" میں جیسا کہ گذرا کہ قرآن کے مضامین دو حصوں  
میں بٹے ہیں ایک دنیا سے متعلق دوسرا آخرت سے متعلق اور سورۃ اذا زلزلت  
میں بڑی جامعیت کے ساتھ ذرہ ذرہ کے حساب ہونے کا بیان ہے اس لئے  
اسے نصف قرآن کہا گیا اسی طرح سورۃ عادیات میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ تمام  
ہی اعمال حتیٰ کہ سینے کے اندر چھپی ہوئی نیتوں کو اس روزِ آخرت میں سامنے لایا  
جائے گا اور ان کا حساب ہوگا اس لئے اس سورہ کو بھی نصف قرآن کہا گیا  
(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر العادیات  
نصف قرآن کے برابر قل ھو اللہ احد اتھائی قرآن کے برابر اور قل  
یا ایہا الکفرون جو تھائی قرآن کے برابر ہے یہ

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
**فضائل سورۃ تکوین**  
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۔ مرقاۃ ص ۶۰۸ ج ۲ ۲۔ ایضاً

۳۔ درغشور ص ۳۸۳ ج ۱ فضائل البعبید ۴۔ ایضاً محمد بن نصر



فرمایا کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کیسے اس کی طاقت ہوگی؟ حضور نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی الھلک التکاثر نہیں پڑھ سکتا ہے

گویا الھلک التکاثر پوری سورہ پڑھنے سے ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک رات میں ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس عالم میں ملے گا کہ اس کا چہرہ ہنستا ہوا ہوگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہزار آیتیں کون پڑھے گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم الھلک التکاثر پوری سورہ پڑھی پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے رستہ بھیجا ہے یقیناً یہ سورہ ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے یہ

(۳) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا میں تمہارے سامنے سورۃ الھلک التکاثر پڑھتا ہوں تم میں سے جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا چنانچہ حضور نے اسے پڑھا ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے جو لوگ نہیں رو سکے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے رونے کی کوشش کی مگر ہم نہ رو سکے پھر حضور نے فرمایا میں دوبارہ تمہارا سامنے اسے پڑھتا ہوں جو روئے گا اس کے لئے جنت ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنائے یہ

(۱) حضرت ابو ملیکہ دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سورہ عصر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو ایسے صحابی تھے یہ جب بھی باہم ملتے تو جب تک دونوں میں سے کوئی دوسرے کے سامنے پوری سورہ عصر نہ پڑھ

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۴۴۳ ج ۲ حاکم  
۲۔ کنز العمال ص ۱۴۸ ج ۲ دیلمی والمتفق والمفترق از خطیب  
۳۔ دشتور ص ۴۸۷ ج ۴ نوادر الاصول از حکیم ترمذی وشعب الایمان از بیہقی



بیا دونوں جدا نہ ہوتے جب یہ سورہ پڑھ لی جاتی تو الوداعی سلام ہوتا ہے  
اس کے مزید نام یہ ہیں مقشقہ اور سورہ عبادت ہے  
**سورہ کافرون** (۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قل یا ایہا الکفرون پڑھے گا اس  
کے لئے یہ ورہ چوتھائی قرآن کے برابر ہوگی ہے

(۲) حضرت نوقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں بستر پر جانے کے وقت  
پڑھا کروں حضور نے فرمایا قل یا ایہا الکفرون پڑھا کرو۔ اس لئے کہ یہ سورہ شرک  
سے علیحدگی کا ذریعہ ہے ہے

(۳) حضرت زید بن ادقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ  
دو سورتیں ہوں گی تو اس کا کوئی حساب نہ ہوگا وہ دونوں سورتیں یہ ہیں قل یا ایہا  
الکفرون اور قل هو اللہ احد ہے

(۴) ایک شیخ سے روایت ہے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف  
حاصل رہا ہے وہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا حضور  
کا گزرا ایک ایسے شخص کے یہاں سے ہوا جو قل یا ایہا الکفرون پڑھ رہا تھا حضور  
نے فرمایا یہ تو شرک سے بری و علیحدہ ہو چکا اور دوسرا شخص قل هو اللہ احد  
پڑھ رہا تھا تو فرمایا اس شخص کے لئے اس کی وجہ سے جنت ناگزیر ہو گئی ایک دوسری  
روایت میں ہے کہ اس کی مغفرت ہو گئی ہے

۱۔ درمنثور ص ۳۹ ج ۶ اوسط انظرانی و شعب الایمان از بیہقی۔  
۲۔ الاتفاق ص ۵۵ ج ۱۔ ۳۔ درمنثور ص ۴۰-۵ ج ۶ ابن مردویہ۔  
۴۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۸ الوداد اترمدی، دارمی، نسائی، ابن حبان، مستدرک  
از حاکم، و ابن ابوشیبہ ۵۔ کتبخ العالی ص ۱۳۸ ج ۱ ابو نعیم و درمنثور  
ص ۴۰-۶ ج ۶ ابن مردویہ ۶۔ درمنثور ص ۴۰-۵ ج ۶ امام احمد ابن حنبل  
بغوی ترغیب از عمید بن زنجویہ۔



(۵) حضرت عبداللہ بن جبراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منافق چاشت کی نماز اور قتل یا ایہا الکفرون نہیں پڑھتا یہ

(۶) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل ایہا الکفرون پڑھتا ہے وہ گویا چوتھائی قرآن پڑھتا ہے اور جو قتل ہوا اللہ احد پڑھتا ہے وہ گویا پچاس قرآن پڑھتا ہے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے دو سورتیں کیا ہیں خوب ہیں ایک قتل ہوا اللہ احد چوتھائی قرآن کے برابر ہے دوسری قتل یا ایہا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے یہ

(۷) حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جیسے میں بہتر پر جانے کے وقت پڑھا کروں حضور نے فرمایا قتل یا ایہا الکفرون پوری پڑھا کرو اس لئے کہ یہ سورہ شرک سے برارت اور علیحدگی کا ذریعہ ہے یہ

اس سورہ میں شرک سے بیزاری کا اعلان ہے اس لئے آدمی جب تنہا دنیا میں جائے تو شرک اور اس کی آلائش سے صاف ستھرا ہو کر جائے اور اگر اسی عالم میں موت آجائے تو توحید و ایمان پر اس کا خاتمہ ہو۔

سعد بن منصور، ابن ابوشیبہ اور ابن مردودہ نے حضرت عبدالرحمن بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ان کے والد حضرت نوفل نے عرض کیا یا رسول اللہ شرک سے ابھی جلد ہی میں الگ ہوا ہوں مجھے کسی ایسی آیت کی تعلیم دے دیں جو مجھے شرک سے پاک رکھے کے حضور نے فرمایا قتل یا ایہا الکفرون پڑھا کرو۔ حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میرے والد سے زندگی بھر کسی رات اور کسی دن یہ سورہ پڑھتے

۱۔ ایضاً دہلی کنز العمال ص ۱۴۸ ج ۱

۲۔ کنز العمال ص ۱۴۸ ج ۱۔

۳۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۸ ابوداؤد ص ۳۳۳ ترمذی ص ۱۷۶ ج ۲



سے چھوٹی نہیں وہ ہر شب دروزا سے پڑھتے رہے ابن مردویہ کی ایک اور روایت  
ہے حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے نوقل بن معاویہ اشجعی سے فرمایا جب سونے کے لئے خواب گاہ میں آؤ تو قل  
یا ایہا الکفرون پڑھو جب تم اسے پڑھو گے تو شرک سے بری و علیحدہ رہو گے  
امام احمد بن حنبل نے حضرت عمارت بن حیلہ اور طبرانی نے اوسط میں حیلہ بن عمارت  
سے روایت کی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں  
جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں جھٹورنے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو پوری  
سورہ قل یا ایہا الکفرون پڑھا کرو۔ اس لئے کہ یہ سورہ شرک سے برائت  
کا سامان ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم  
سوتے وقت قل یا ایہا الکفرون پڑھا کر کیونکہ یہ سورہ شرک سے بیزاری کا  
ذریعہ ہے۔ بزار، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم سویا کرو تو قل یا  
ایہا الکفرون پڑھا کرو اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی بستر پر آتے  
پوری سورہ قل یا ایہا الکفرون پڑھتے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں ایک ایسا کلمہ بتا دوں  
جو تم کو شرک باللہ سے نجات دے دے تم سوتے وقت قل یا ایہا الکفرون  
پڑھا کرو یہ

(۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
جو کسی رات قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑھتا ہے وہ گویا بہت  
پڑھتا ہے اور عمدہ کرتا ہے کہ

۱۔ درمنثور ص ۴۰۵ ج ۶۔

۲۔ الفیہ ص ۴۰۶ ج ۶ فضائل ابو عبیدہ ابن جریس۔



(۹) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت نماز میں بچھونے ڈنک مار دیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا بچھو بر اللہ کی لعنت ہو یہ نمازی وغیر نمازی کسی کو نہیں چھوڑتا پھر حضرت نے پانی اور نمک منگایا اور ایک برتن میں رکھا پھر اسے اپنی انگلی پر ڈالنے لگے جہاں بچھونے ڈنک مارتھا اور قل یا ایہا الکفرون، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے یہ

## سورۃ نصر

اس کو سورۃ تودیع بھی کہتے ہیں یہ

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکفرون جو تعالیٰ قرآن کے برابر اور اذا زلزلت جو تعالیٰ قرآن کے برابر اور اذا جاء نصر اللہ والفتح جو تعالیٰ قرآن کے برابر ہے یہ

(۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر کیا تم یہ پسند کرو گے کہ جب تم سفر کے لئے نکلو تو اپنے ساتھ کے لوگوں میں تمہاری حالت سب سے بہتر رہے اور تمہارا زاد راہ سب سے زیادہ رہے میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ پر میرے والدین قربان (میں اسے کیوں نہ پسند کروں گا) حضور نے فرمایا سفر کرتے وقت تم یہ پانچ سورتیں پڑھو قل یا ایہا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ والفتح، قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرو اور اخیر میں بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو (حضرت جبیر نے ایسا ہی کیا پھر ان کا کیا حال ہوا) وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں صاحب ثروت اور مالدار ہو گیا پہلے جب میں سفر کے لئے نکلتا تو خستہ حال ہوتا اور میرے پاس زاد راہ کم ہوتا

۱۔ القضا صغیر از طبرانی مشکوٰۃ ص ۳۹۰ شعب الایمان از بیہقی

۲۔ اتقان ص ۵۵ ج ۱۔

۳۔ کنز العمال ص ۱۳۹ شعب الایمان از بیہقی



لیکن جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ان کی تعلیم دی اور میں انہیں پڑھنے لگا تو سفر سے لوٹنے تک میری یہ کیفیت ہوتی کہ میرا حال بہت اچھا ہوتا اور میرے پاس ڈھیر سارا راہ ہوتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ آغاز سفر سے پہلے چاروں قُلُ اور اذا جاء نصر اللہ اور کھڑے ہو کر اللہ پڑھنے میں بڑی برکتیں ہیں۔

اس کا نام سورہ کا اس میں بھی ہے یہ

## سورہ اخلاص

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے اور اسے بار بار دہراتے سنا دیکھتے حضرت قتادہ بن نعانؓ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا حضور سے تذکرہ کیا اور گویا وہ اسے کم سمجھ رہے ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قیضے میں میری جان ہے بلاشبہ یہ سورہ تنہائی قرآن کے برابر ہے یہ

علامہ عینی لکھتے ہیں قل ھو اللہ احد کے تنہائی قرآن ہونے کا کیا مطلب ہے اس سلسلے میں مختلف راویں اور متعدد اقوال ہیں مازری نے فرمایا قرآن میں تین طرح کے مضامین ہیں۔ واقعات احکام اور صفات باری تعالیٰ یہ تین حصوں کا ایک حصہ ہے اس لئے اسے تنہائی قرآن کہا گیا بعض نے یہ کہا ہے کہ اس کا ثواب پڑھ کر تنہائی قرآن کے برابر ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں ذات الہی کی معرفت اس کے ناموں اور صفات کی معرفت اور اس کے کاموں اور طریقوں کی معرفت اور یہ سورہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی پاکی پر مشتمل ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تنہائی قرآن کے برابر قرار دیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو توحید کے اقرار اور خالق کے

۱۔ درمنثور ص ۶-۴ ج ۲ البیہقی و حسن حصین از ابن جریر ص ۸۹، ۹۰

برعاشیہ خزینۃ الاسرار - ۲ اتفاق ص ۵۵ ج ۱

۳۔ الترغیب والترہیب ص ۶۴ ج ۲

۴۔ صحیح بخاری ص ۵۰ ج ۲ البداوی ص ۲۰۶ ج ۱



ایقان و اذعان کے مطابق عمل کرے گا جو اس سورہ کے اندر ہے وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے تہائی قرآن پڑھ لیا ہو۔ ابو الحسن نے فرمایا شاید وہ صحابی جو اسے رات بھر دہراتے رہے انہیں صرف یہی یاد رہا ہو اور وہ اپنے اس عمل کو معمولی سمجھتے رہے ہوں اس لئے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے عمل خیر کی ترغیب کے لئے فرمایا ہو یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ اپنے بندے کو معمولی عمل پر بھی زیادہ عمل کے ثواب سے بڑھ کر ثواب عطا فرمائے۔ اسیلی نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ قل هو اللہ کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے جس میں قل هو اللہ نہ ہو یہ

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون کسی رات تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہوگا یہ ان پر بھاری سالگا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے حضور نے فرمایا هو اللہ الواحد الصمد (یعنی قل هو اللہ احد) تہائی قرآن ہے یہ

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ قل هو اللہ احد پڑھنے کا ثواب تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب رکھتا ہے۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپ نے ایک شخص سے پوری سورۃ قل هو اللہ احد، اللہ الصمد، لحدید و لحدید، و لحدید لہ کفو احد، پڑھنے سنا تو حضور نے فرمایا اس کے لئے لازم ہوگئی میں نے حضور سے عرض کیا کیا چیز لازم ہوئی حضور نے فرمایا جنت حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہوا کہ اس شخص کے پاس جا کر اسے یہ خوش خبری سناؤں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوپہر کا کھانا چھوٹنے کا اندیشہ ہوا پھر رعبہ میں اس شخص کی طرف چلا تو

۱۰ عمدۃ القاری ص ۳۳ ج ۲۰

۱۱ بخاری ص ۵۰ ج ۲



فہ اس وقت جا چکا تھا۔

(۴) انہیں سننے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) جمع ہو جاؤ میں ابھی تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا چنانچہ جنہیں اکٹھا ہونا تھا وہ اکٹھا ہو گئے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور قل هو اللہ احد پڑھا پھر اندر تشریف لے گئے۔ ہم میں بعض نے بعض سے کہا ہم سمجھتے ہیں یہ خبر حضور کے پاس آسمان سے آئی ہے اسی وجہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہیں پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف آؤں اور فرمایا میں نے تم لوگوں سے کہا تھا میں ابھی تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ ستویہ سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بار قل هو اللہ احد پڑھا اس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑھا اور جس نے اسے دو بار پڑھا اس نے گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے اسے تین بار پڑھا اس نے گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ ابن سبیر نے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کی ہے جس نے تین بار قل هو اللہ احد پڑھا یہ پورے قرآن کے برابر ہو گیا۔

(۶) حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو پوری سورہ قل هو اللہ احد دس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ (اس پر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تب تو ہم بہت سے امانت حاصل کر سگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قدرت اس سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی اور وسیع تر ہے۔

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۴۵۶ ج ۲ موطا امام مالک ص ۲۷ مطبوعہ  
مجتبائی دہلی و نسائی و حاکم۔  
۲۔ ایضاً مسلم ص ۲۷۱ ج ۱ و ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲ ۳۔ کنز العمال ص ۱۴۸ ج ۱  
۴۔ ایضاً ۵۔ الترغیب والترہیب ص ۴۷۶ ج ۲ امام احمد۔



دارحی کی روایت میں ہے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس بار قل ھو اللہ اٰحد پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو بیس بار پڑھے گا اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے جائیں گے اور جو اسے تیس بار پڑھے گا اس کے لئے جنت میں تین محل بنائے جائیں گے حضرت عمرؓ نے عرض کیا تب تو ہم یقیناً بہت سے محلات حاصل کر لیں گے تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قدرت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے یہ

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے جس میں حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا ہے تب تو ہم بہت سے محلات حاصل کر لیں گے حضورؐ نے دوبار ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قدرت اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے یہ

(۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک معرکہ پر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو ہر نماز میں اپنی قرات قل ھو اللہ اٰحد پر ختم کرتے جب وہ لوگ واپس ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا حضورؐ نے فرمایا تم اس سے پوچھو کس وجہ سے وہ ایسا کرتا تھا ان لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورہ رحمن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھتا محبوب رکھتا ہوں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خیر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمانا ہے یہ

بخاری کی روایت میں اتنی تفصیل اور ہے کہ جو صحابی یا سنی سے قل ھو اللہ اٰحد پر اپنی قرات ختم کرتے تھے ان سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا

۱۹۰ -	۱۹ -	مشکوٰۃ ص
۲۱۲ ج ۲	۲۱ -	درہ شوریٰ ص
۱۸۵ بخاری ص ۹۷ ج ۲	۲۰ -	مشکوٰۃ ص
۲۰۹ ج ۲	۲۰ -	عمدة القاری ص



اے فلاں کیوں نہیں وہی کرتے تھے جو تمہارے ساتھی تمہیں حکم دیتے تھے اور ہر رکعت میں اسی سورہ کو کئیوں پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا میں اسے محبوب رکھتا ہوں تب حضور نے فرمایا اس سے تمہاری یہ محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی یہ

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر فرض نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی خوشی اور مغفرت لازم فرما دے گا یہ

(۹) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بعد از بارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا گویا وہ چار بار (پورا) قرآن پڑھے گا اور وہ اس دن اہل زمین میں سب سے بہتر ہوگا جبکہ وہ تقویٰ کا پابند رہے یہ

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان غلام یا باندی کسی دن یا رات میں سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سچا س سال کے گناہ ضرور بخش دے گا یہ

(۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرفہ (نویں ذوالحجہ) کی شام کو ایک سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے گا وہ جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے مرحمت فرمائے گا یہ

(۱۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے جو سچا س بار قل ھو اللہ احد پڑھے گا اس کے سچا س سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۸۴ ج ۲ ترمذی -  
۲۔ کنز العمال ص ۸۴ ج ۱ تاریخ ابن سبار -  
۳۔ ایضاً ص ۱۴۹ شعب الایمان از بیہقی رحمہ ایضاً ابن سنی  
۴۔ کنز العمال ص ۱۵۹ ج ۱ ابوشیح ۵۔ درمنثور ص ۱۱۴ ج ۱ ابویعلیٰ و محمد بن نصر



(۱۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ دو سو مرتبہ قل ھو اللہ اُحد پڑھے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ پندرہ سو نیکیاں لکھے گا اور اس کے سچا س سال کے گناہ بخش دے گا لیکن اگر اس کے اوپر قرض ہو تو معاف نہ ہوگا یہ

(۱۴) حضرت جبریل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت قل ھو اللہ اُحد پڑھتا ہے تو یہ سورہ اس گھر والوں کے اور پڑوسیوں کی غربت و افلاس دور کر دیتی ہے

(۱۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات میں بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ اپنی داہنی کروٹ پر سونے پھر قل ھو اللہ اُحد سو بار پڑھے جب قیامت کا دن ہوگا اس سے رب تبارک تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی جانب جنت میں داخل ہو جاؤ یہ

(۱۶) حضرت انس ہی روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایک بار قل ھو اللہ اُحد پڑھے اس کے لئے برکت ہوتی ہے اور جو دو بار اسے پڑھتا ہے تو اس کے اور اس کے گھر والے دونوں کے لئے برکت ہوتی ہے اور اگر اسے تین بار پڑھے تو اس کے لئے اس کے گھر والوں اور اس کے پڑوسیوں کے لئے برکت ہوتی ہے اور اگر وہ اسے بارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بارہ محل تعمیر فرمائے گا اور جو اسے بیس مرتبہ پڑھے گا وہ ابلیس کے ساتھ اس طرح ہوگا اور حضور نے بیچ والی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر بتایا یعنی جیسے بیچ اور شہادت کی انگلی ملی ہوئی ہیں ایسے وہ ابلیس کے ساتھ ہوگا پچیس سال کے گناہ سوائے قرض و خونریزی کے سب بخش دے گا اور اگر وہ اسے دو سو بار پڑھے اس کے سچا س سال کے گناہ بخش دے گا اور اگر وہ اسے چار سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار سو

۱۵ ایضا ترمذی ص ۱۱۳ ج ۲ ابویعلیٰ محمد بن لقمان بن عدی و شعب الایمان  
۱۶ کنز العمال ص ۱۴۹ ج ۱ کبیر از طبرانی  
۱۷ درمنثور ص ۱۱۴ ج ۴



ایسے شہیدوں کا اجر لکھے گا جن کے گھوڑے مارے گئے اور جن کا خون بہا یا گیا یعنی میدان جنگ میں وہ شہید ہوئے اور اگر وہ ایک ہزار مرتبہ اسے پڑھے تو جب تک وہ بذات خود اپنا ٹکھ کا تا جنت میں نہ دیکھ لے یا کوئی اور نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ آئے گی لے

(۱۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کی پاکی کی طرح پاکی کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے جنت میں دس درجے بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لئے سو محل تعمیر فرمائے گا اور اس کے عمل کو اس دن تمام نبی آدم کے عمل کے برابر اٹھائے گا اور جیسے اس نے تینتیس بار قرآن پڑھا سو یہ شرک سے علیحدگی کا ذریعہ و رشتوں کے حافر ہونے کا سبب اور شیطان کے بھاگنے کا ذریعہ ہے اور عرش کے قریب اس کا ایک آواز ہوتی ہے وہ اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے کی طرف نظر فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظر فرمادے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا لے

(۱۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوسو بار قل ھو اللہ احد پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ بخشے جائیں گے جبکہ وہ ان چار گناہوں سے بچے سکے خونریزی، لوٹ، زنا اور شراب نوشی لے

(۱۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جو ایمان کے ساتھ انہیں کرے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہوگا اور جہاں کی عورتوں سے چاہے گا

۱۔ درمنثور ص ۱۱۴ ج ۶ حافظ ابو محمد حسن بن احمد سمرقندی

۲۔ کنز العمال ص ۵۳۰ کامل ابن عدی و شعب الایمان از بیہقی و درمنثور ص ۱۱۴ ج ۶

۳۔ درمنثور ص ۱۱۴ ج ۶ کامل ابن عدی و شعب الایمان از بیہقی



اس کی شادی ہوگی پہلا شخص وہ جو اپنے قاتل کو معاف کر دے اور خفیہ قرض ادا کرے اور ہر نماز فرض کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں سے اگر کوئی ایک کرے حضور نے فرمایا چاہے کوئی ایک ہی کرے یعنی مذکورہ تین چیزوں میں سے کوئی صرف ایک ہی کو انجام دے لے وہ بھی جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہوگا اور اسے بھی حوریں ملیں گی۔

(۲۰) حضرت عبداللہ بن شخبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنی موت کی بیماری میں قل ھو اللہ احد پڑھے گا وہ قبر کی آزمائش دیریشانی میں مبتلا نہ ہوگا اور عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور قیامت کے دن فرشتے اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھائیں گے اور اسے پل صراط سے گزار کر جنت تک پہنچائیں گے۔

(۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھے گا وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی سے بات کرنے سے پہلے مغرب بعد دو رکعت پڑھے گا پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکفارون اور دوسری میں الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھے گا وہ اپنی گناہوں سے اس طرح الگ ہو جائے گا جیسے سانپ اپنے کینچلی سے نکلتا ہے۔

(۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بعد نماز جمعہ سات بار قل ھو اللہ احد، قل اعوذ

۱۔ درمنثور ص ۱۱۴ ج ۶ ابوالعلیٰ

۲۔ درمنثور ص ۱۱۲ ج ۶ اوسط طبرانی و علیہ البغیم۔

۳۔ ایضا طبرانی

۴۔ ایضا ابن خبار

۵۔ ایضا ابن خبار



برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے گا اللہ اس کے عوض اسے دوسرے جمعہ تک برائی سے بچائے گا یہ

(۳۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایک ہزار مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے راستے میں لگام لگائے اور زمین کسے ہوئے ایک ہزار گھوڑوں سے محبوب تر ہے یہ

(۳۵) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو رات اور دن میں دس بار قل هو اللہ احد اور آیت الکرسی پڑھنے کی پابندی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت و خوشنودی اپنے لئے حاصل کرے گا اور وہ انبیاء کے ساتھ ہوگا اور شیطان سے محفوظ ہوگا یہ

(۳۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیس بار قل هو اللہ احد پڑھے گا اس کے لئے شرک سے برکت و نجات اور فرزند اکبر (سب سے زیادہ گہرا سٹ کا وقت) سے امان لکھ دی جائے گی یہ

(۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر پر پہنچتے وقت الحمد للہ اور قل هو اللہ احد پڑھتا ہے اللہ اس سے محتاجی دور فرما دیتا ہے اور اس گھر کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا فیض پڑوسیوں کو بھی پہنچتا ہے یہ

(۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب مورچہ زکا جائے گا رخن کا شدید غضب و حلال ہوگا فرشتے اتریں گے اور زمین کے کناروں کو بکریں لگے اور وہ مسلسل قل هو اللہ احد پڑھیں گے یہاں تک کہ وہ نشان غضب جاتا رہے گا یہ

ایضاً عمل الیوم واللیلۃ از ابن سنی

درمشورہ ص ۲۱۳ ج ۶ حافظ ابو محمد حسن بن احمد سمرقندی

ایضاً ایضاً کہ ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً طبرانی



(۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ اُحد پڑھا اس نے گویا اپنی جان اللہ تعالیٰ سے خرید لی ہے

(۳۰) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات یا دن میں تین بار قل ھو اللہ اُحد پڑھے گا یہ پورے قرآن کے برابر ہوگا یہ

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا ایک بھائی ہے قل ھو اللہ اُحد پڑھنا اسے بہت محبوب ہے، حضور نے فرمایا اپنے بھائی کو جنت کی بشارت دیدو

(۳۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا میرا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں تھا اس وقت ایک شخص آتا پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ  
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ  
الْوَحِدُ الْاَحَدُ الْقَمَدُ  
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ  
وَلَمْ یَکُنْ لَکَ کُفُوًا اَحَدٌ  
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں  
تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود  
نہیں تو ہی تنہا یکتا ہے نیاز ہے  
جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور جس  
کا کوئی ہمسر نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارا ہے جب بھی اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے وہ عطا فرماتا ہے اور جیسا اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے وہ قبول فرماتا ہے یہ

(۳۳) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جو قل

۱۔ ایضا فوائد البراہیم بن محمد خیار جی

۲۔ ایضا تاریخ ابن خمار

۳۔ ایضا ابن عبد الرزاق، ابن شمیم، ابن ماجہ ص ۲۸۲ وابن قریس۔



ہو اللہ احدا دو سو مرتبہ پڑھے گا اس کو پانچ سو سال کی عبادت کا ثواب ملے گا یہ

(۳۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز فرض کے بعد دس بار قل ہو اللہ احدا پڑھے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی اور مغفرت لازم کر دے گا یہ

(۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جو دو رکعت نماز پڑھے گا اور ان دونوں رکعتوں میں تیس بار قل ہو اللہ احدا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک نہر رسونے کے محل بنائے گا اور جو اسی تعداد میں اسے نماز سے باہر پڑھے گا اس کا یہ عمل پہلے سے افضل ہوگا اور جو اسی تعداد میں اپنے گھر والوں میں آئے وقت پڑھے گا تو اس کی وجہ سے اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کی بھلائی ہوگی یہ

(۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا ارادہ کیا راستے کی ایک منزل پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احدا پڑھی اور دوسری میں (فاتحہ کے بعد) قل اعوذ برب الفلق پڑھی جب آپ سلام سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کوئی شخص کسی نماز میں دو ایسی سورتیں نہ پڑھے گا جو ان دونوں سورتوں سے بلیغ تر اور افضل ہوں گی یہ

(۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گدہ ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو قل ہو اللہ احدا پڑھ رہا تھا حضور نے فرمایا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت لازم

۱۰ ایضاً ابن خریس - ۱۱ در منثور ص ۱۲ تاریخ ابن بخار  
۱۲ ایضاً شعب الایمان از بیہقی ۱۳ ایضاً سعید بن منصور وابن مردودہ  
۱۴ ایضاً امام احمد و طبرانی -



## فرمادی ہے

(۳۸) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز فجر پڑھے اور بات کرنے سے پہلے دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے اس دن اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا اور وہ شیطان سے بچا رہے گا یہ

(۳۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جو عشاء کے بعد دو رکعت پڑھے گا اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد مندرہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو ایسے محل تعمیر کرے گا جسے اہل جنت دیکھنے کی کوشش کریں گے یہ

(۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جو چار رکعتوں میں دو سو بار ہر رکعت میں سی اس بار قل ھو اللہ احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سو سال سکاس اگلے اور سی اس کھلے سال کے گناہ بخش دے گا یہ

(۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب (آرام فرمانے کے لئے) بستر پر تشریف لاتے ہر رات اپنی دونوں پھیلیوں کو جمع فرماتے پھر ان میں پھونکتے ان میں قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان دونوں کو جہاں تک پہنچاتا اپنے جسم پر گنارتے اپنے سر مبارک اور چہرہ اقدس اوسا گے سے شروع کرتے (اور ہاتھ جہاں تک پہنچ سکتا وہاں تک پہنچاتے) ایسا حضور میں بار کرتے یہ

(۴۲) حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم صبح و شام تین بار قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا کرو تمہیں یہ ہر چیز سے کفایت کریں گی یہ

۱۰ ایضاً امام احمد و طبرانی ۱۰ ایضاً ابن عساکر  
۱۱ درمنثور ص ۱۵۴ ۶ سعید بن منصور و ابن فرس ۱۰ ایضاً ایضاً۔

۱۲ بخاری ص ۵۰ ۲۲ ابوداؤد ص ۳۳۳ ۲۲ ترمذی ص ۱۷۶ ۲۲ نسائی۔  
ابن ماجہ و ابن ابوشیبہ ۱۰ ایضاً ابن سعد، عبداللہ بن حمید، ابوداؤد، ترمذی، نسائی  
عبداللہ بن احمد درمنثور و ابن عساکر و طبرانی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



(۴۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا میں تمہیں تورات، انجیل زبور اور قرآن عظیم میں نازل شدہ تین بہترین سورتیں نہ بتا دوں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ میں آپ پر نثار وہ کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے مجھے قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھائی پھر حضور نے فرمایا اے عقبہ انہیں بھولنا نہیں اور انہیں پڑھے بغیر تمہاری کوئی رات نہ گزرے گی

(۴۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سفر کا ارادہ کرے اور اپنے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار قل هو اللہ احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے والیس آنے تک محافظہ و نگہبان ہوگا

(۴۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے ایک دن سورج ایک (عجیب) روشنی کرن اور نور کے ساتھ طلوع ہوا اس طرح ہم نے گزشتہ دنوں میں نہ دیکھا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس روشنی و نور پر تعجب ہوا اسی وقت حضرت جبریل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے جبریل سے پوچھا کیا بات ہے کہ آفتاب اس طرح طلوع ہوا اس میں ایک عجیب نور، روشنی اور کرن ہے ہم نے اس طرح طلوع ہوتے گزشتہ دنوں میں نہ دیکھا تھا حضرت جبریل نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج معاویہ بن معاویہ لیشی کا مدینہ میں انتقال ہو گیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے پاؤں شریہ فرشتوں کو بھیجا ہے کہ اس کا نماز جنازہ پڑھیں حضور نے دریافت کیا یہ کس وجہ سے (اس کو عظیم اعزاز ملا) حضرت جبریل نے کہا وہ کھڑے بیٹھے چلتے رات و دن کے اوقات میں کثرت سے قل هو اللہ احد پڑھتا تھا آپ بھی اسے زیادہ پڑھیں کیونکہ یہ سورہ آپ کے پروردگار کی نسبت ہے اور جو پچاس بار اسے پڑھے گا

۱۔ ایضاً امام احمد — ۲۔ درمنثور ص ۱۲ ج ۶ تاریخ ابن بخار



اللہ اس کے پچاس ہزار درجے بلند کرے گا اور اس سے پچاس ہزار خطاؤں کو درگزر فرمائے گا اور اس کے لئے پچاس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور زیادہ کرے گا جبریل نے کہا حضور کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لئے زمین سمٹ دوں اور آپ بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں حضور نے فرمایا ہاں (چنانچہ زمین سمٹی گئی) اور حضور نے حضرت معاذ بن معاذیہ کی نماز جنازہ ادا فرمائی یہ

ابن سعد ابن فریس ابو لعلی دلائل بیہقی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابی مذکور کی نماز جنازہ فرشتوں کی دو صفوں نے پڑھی اور ہر صف میں چھ لاکھ فرشتے تھے یہ

## سورۃ ناس و فلق (۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب علالت میں مبتلا ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم فرماتے اور جب آپ کا درد بڑھ جاتا تو میں (ان سورتوں کو) حضور کے سامنے پڑھتی اور برکت کی امید سے حضور کے دست اقدس کو آپ کے جسم مبارک پر گزاری یہ اس حدیث میں معوذات کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد تینوں آخری سورتیں ہیں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس یہ

(۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے وہ آیتیں نہ دیکھیں جو رات نازل ہوئی ہیں ان کی مثال دیکھی نہ گئی یہ ہیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ابو داؤد کی روایت اس طرح ہے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک سفر میں سواری پر لئے ہوئے

۱۔ درخشور ص ۱۱۴ ج ۲ ابن سعد، ابن فریس، شعب الایمان و دلائل از بیہقی  
۲۔ ایضاً ص ۱۱۴ مجمع بخاری ص ۵۰ ج ۲۔ عمدة القاری ص ۳۴ ج ۲۰  
۳۔ الترغیب والترہیب ص ۵۰ ج ۲ مسلم ص ۲۴۲ ج ۲ ترمذی ص ۱۱۴ ج ۲ و نسائی



جاری رہا تھا حضور نے فرمایا اے عقبہ کیا میں تمہیں پڑھی جانے والی دو بہترین  
سورتیں نہ بتا دوں پھر حضور نے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ  
برب الناس پڑھایا۔

(۳) حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مقام  
جحفہ والو ار کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا  
کہ یکایک (سخت) ہوا اور سخت تاریکی ہم پر چھا گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم اعوذ برب الفلق، اعوذ برب الناس کے درجے پناہ لینے لگے اور  
فرماتے اے عقبہ تم ان دونوں سے پناہ لیا کرو کیونکہ ان دو سورتوں کی مثل  
کسی کو پناہ لینے کے لئے کوئی اور سورہ نہیں ہے۔

(۴) انہیں سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورہ  
یوسف کی کچھ آیتیں پڑھا دیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے عقبہ بن عامر تم کوئی سورہ جسے تم پڑھو گے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اقل  
اعوذ برب الفلق پڑھنے سے زیادہ محبوب نہ ہوگی اور نہ اس سے زیادہ  
فائدہ و اثر رکھنے والی ہوگی اگر تم یہ کر سکو کہ تم سے یہ کسی نماز میں نہ چھوٹے تو  
تم البیانی کرنا ہے۔

(۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جابر پڑھو میں نے عرض کیا میرے  
والدین آپ پر قداہوں کیا پڑھوں حضور نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق  
اور قل اعوذ برب الناس چنانچہ میں نے دونوں کو پڑھا اس کے بعد حضور  
نے فرمایا ان دونوں کو پڑھا کرو ان دونوں جیسی کوئی سورہ تم نہ پڑھو گے یعنی  
ان کی مثل تم کبھی نہ پاسکو گے یہ شیطانی وسوسوں اور فتنوں سے پناہ مانگنے کے

۱۔ الترغیب والترہیب ص ۵۰-۶۵ ج ۲ البوداؤد ص ۲۰۶ ج ۱

۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۸ البوداؤد ص ۲۰۶ ج ۱

۳۔ الترغیب والترہیب ص ۶۵۲ ج ۲ حاکم

۴۔ الترغیب والترہیب ص ۵۳۱-۵۳۲ ج ۲



سلسلے میں یہ دونوں سورتیں بے مثال ہیں۔

(۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دو سورتیں زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ذریعے تمہیں آخرت میں پہنچائے گا یہ ہیں معوذتیں یہ دونوں قبر کو منور کرتی ہیں اور شیطان کو دور بھگاتی ہیں اور نیکیوں اور درجوں میں اضافہ کرتی ہیں میزان کو بوجھل اور وزنی کرتی ہیں (ان کا وزن بہت زیادہ ہوتا ہے) یہ دونوں اپنی تلاوت کرنے والے اور اہتمام کرنے والے کو جنت تک پہنچائیں گی یہ

(۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو یہ

(۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دو محبوب ترین سورتیں ہیں یہ

(۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے صبح کی نماز ادا فرمائی اور نماز میں معوذتیں پڑھی پھر فرمایا اے معاذ تم نے سنا میں نے عرض کیا ہاں حضور نے فرمایا لوگوں نے ان جیسی آیتوں کو پڑھا نہیں ہے یہ بے مثال آیتیں ہیں۔

(۱۰) حضرت یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بیمار ہوئے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور معوذات پڑھ کر آپ پر دم کیا اور دعا فرمائی اے اللہ لوگوں کے پروردگار تو ثابت بن قیس بن شماس کی پریشانی دور فرما دے پھر حضور نے ان کی وادی بطنجان سے تھوڑی سی مٹی لی اور اس کو حقوڑے پانی میں ڈالا اور ان

۱۔ کنز العمال ص ۱۲۹ ج ۱ دلی۔

۲۔ درمشور ص ۴۱۶ ج ۶ ابن مردویہ

۳۔ ایضاً ایضاً۔ ۴۔ ایضاً ایضاً۔



کو پلا دیا ہے

(۱۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب فجر طلوع ہوئی آپ نے اذان و اقامت کہی پھر مجھے اپنی دائیں طرف سے اٹھایا اور معوذتین پڑھا جیسے فاتح ہو چکے تو فرمایا تم نے کیا دیکھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھ لیا اس وقت حضور نے فرمایا جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم اٹھو ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر دیکھ

(۱۲) حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر سے فرمایا تم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا کر واللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں محبوب ترین سورتیں ہیں

(۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی شہی شاہ حبشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید آنس بے سیاہی خرید یہ کیا یہ مشکل سے قالو میں آتا تھا حضور نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اس پر سوار ہو کر سداؤ حضرت زبیر ڈر رہے تھے حضور نے ان سے فرمایا سوار ہوؤ اور قرآن پڑھو انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں حضور نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق پڑھو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم نمازیں میں جیسی سورہ نہ پڑھو گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک شجر بے قابو ہو گیا تھا حضور نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اس کے اوپر قل اعوذ برب الفلق پڑھے۔ ان کا پڑھنا تھا کہ وہ ٹھیک ہو گیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا یہ

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب علیل ہوتے تو اپنے اوپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم فرمائیے

۱۵ درمشورص ۱/۴۸ ابن سعد ۱۵ درمشورص ۱/۴۸ ابن ابوشیبہ ۱/۴۸  
۱۶ ایضاً ابن ابی ہریرہ ۱۵ ایضاً ابن ابی ہریرہ ۱۵



# خاتمہ عملیات قرآن

احادیث کریمہ میں قرآن کریم کی بہت سی آیتوں اور سورتوں کو بہت سے امراض کا علاج بتایا گیا ہے ان کے دیگر فوائد بھی بیان کئے گئے ہیں اور اس میں کیا شبہ کہ قرآن حکیم جسمانی اور روحانی دونوں ہی طرح کے امراض کا علاج ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ  
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِّلْمُؤْمِنِينَ۔  
اور ہم وہ قرآن نازل فرماتے  
ہیں جو ایمان والوں کے لئے (مکمل)  
شفار اور رحمت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے سینے میں تکلیف ہے حضور نے فرمایا قرآن پڑھو اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ  
خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ  
ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔  
بہترین دوا تو قرآن ہے۔  
ابو عبیدہ نے حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں

۱۔ اتقان ص ۱۶۳ ج ۲ عملیات قرآن کی دیگر روایتیں بھی بالعموم اتقان ص ۱۶۳  
۲۔ ص ۱۶۶ ج ۲ سے لی گئی ہیں اور جو ان کے علاوہ ہیں ان کا الگ سے حوالہ پیش  
کر دیا گیا ہے۔

۳۔ ابن ماجہ ص ۲۵۹ مکتبائی دہلی۔



نے فرمایا کہ صحابہ میں یہ مشہور بات تھی کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جاتا تو اس سے اس کو سکون ملتا۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت واثق بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے دردِ حلق کی شکایت کی حضور نے فرمایا تم قرآن پڑھو یہ

اس طرح کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جن میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن اور اس کی بعض آیتوں کے عملیات اور خواص و فوائد بیان فرمائے ہیں عملیات قرآن کے موضوع پر امام غزالی، تمیمی، یافعی اور دیگر حضرات نے مستقل کتابیں لکھی ہیں یہ

روایتوں میں جس سورہ اور آیت کی جو خاصیت بیان کی گئی ہے وہ یقیناً اس کے اندر موجود ہے مگر اس کا اثر ظاہر ہونے کے لئے پڑھنے والے کا اخلاص اور اثر شرط ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر پورے ایمان و یقین رکھتے والا کوئی شخص اَفْخَسَبْتُمْ اَنَّا خَلَقْنَاكُمْ عَشَاً سے اخیر سورہ تک کسی پہاڑ پر پڑھتا تو وہ بھی (اپنی جگہ سے) ٹل جاتا ہے

گویا جس کے اندر ایسا ایمان و یقین نہیں وہ اگر پہاڑ پر ان کو پڑھے اور پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ٹلے تو یہ صرف اس پڑھنے والے کی بے اثری ہوگی۔  
اب ذیل میں اختصار کے ساتھ قرآن کے عملیات اور اس کے خواص و فوائد پیش کیے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت ابوسلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
**ہر مرض کا علاج** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کسی جنگ میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جو زمین پر بے حال پڑا تھا ایک صحابی نے اس کے کان میں سورہ فاتحہ

۱۔ اتقان ص ۱۶۳ ج ۲۵۰ ایضاً

۲۔ ایضاً ص ۱۶۵ ج ۲۵۰



کیا پڑھی کہ وہ ٹھیک ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ  
اصل قرآن اور ہر مرض کا علاج ہے۔

(۲) ضلعی نے اپنے فوائد میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے سورہ فاتحہ سوائے موت کے ہر چیز کا علاج ہے۔

(۳) سعید بن منصور اور بیہقی وغیرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کی ہے کہ سورہ فاتحہ زہر کا علاج ہے۔

(۴) طبرانی نے اوسط میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے  
کا عادی بنایا۔

(۵) بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے سورہ النعام جس مریض پر بھی پڑھی گئی اسے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔

(۶) بیہقی وابن سنی ابوعبید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے انہوں نے ایک مریض کے کان میں کچھ قرآن پڑھا وہ ٹھیک ہو گیا رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا  
انہوں نے کہا میں نے یہ آیتیں پڑھیں۔

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں  
بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پلٹ  
کر آنا نہیں ہے تو بہت بلندی والا  
ہے اللہ سچا بادشاہ اس کے سوا کوئی  
معبود نہیں وہ عزت والے عرش کا  
مالک ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور  
کی عبادت کرتا ہے جس کی اس کے پاس  
کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا  
وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ  
فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْكَبِيرِ ذَمُّ مَنْ يَدَّعِي مَعَ  
اللَّهِ الْهَيْئَةَ خَرًا لَا بُرْهَانَ  
لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ  
رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ

۱۔ درمثور ص ۵ ج ۱ ثعلبی ۲۔ اتفاق ص ۱۴۳ ج ۲



وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ  
وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ  
الْمُجِيبِينَ .

کے رب کے یہاں ہے بیشک کافر کامیاب  
نہیں ہو سکتے اور تم عرض کرو اے میرے رب  
بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر  
رحم کرنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا اگر ان آیتوں کو پورے ایمان و یقین رکھنے والا کوئی شخص  
کسی پہاڑ پر پڑھتا تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتا۔

(۷) عبد اللہ بن امام احمد نے "زوائد مسند" میں حضرت  
ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضرت  
کعب بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک  
اعرابی آیا اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے بھائی کو تکلیف ہے حضور نے پوچھا  
اے کیا تکلیف ہے اس نے کہا اس کے اندر ہلکی سی جنونی کیفیت ہو گئی ہے حضور  
نے فرمایا اسے لاف، وہ اس کو حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا حضور نے اس کی  
شفار و حفاظت کے لئے سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، آل عمران کی  
آیت شہدا اللہ انہ لا الہ الاہو، اعراف کی آیت ان ربکم اللہ  
سورۃ مؤمنون کا آخری حصہ تَعَالٰی اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ، سورۃ جن کی آیت وَاِنَّ  
تَعَالٰی جَدَّ رَبِّنَا، سورۃ صافات کی ابتدائی آیتیں، سورۃ حشر کی آخری تین  
آیتیں اور قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھی حضور کا پڑھنا تھا کہ وہ  
شخص اٹھ کھڑا ہوا جیسے اسے کبھی کوئی شکایت ہی نہ تھی۔

(۸) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک صحابی گاندھرا ایک دیوانہ  
کے پاس سے ہوا اس کے گھر والوں نے ان سے دریافت کیا آپ کے پاس اس کا  
کوئی علاج ہے یہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین دن تک صبح و شام (اس کے  
اوپر) دو دو بار سورۃ فاتحہ پڑھ دی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(۹) ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے



انہوں نے ایک دیوانہ کے اوپر سورہ لیس پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(۱۰) دارمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو سورہ بقرہ

کی ابتدائی چار آیتیں، آیت الکرسی اور آیت الکرسی کے بعد کی چار آیتیں سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا اس دن شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب بھی نہ آئے گا اور نہ اسے کسی ناپسندیدہ چیز سے دوچار ہونا پڑے گا اور جس دیوانہ پر مذکورہ آیتیں پڑھی جائیں گی وہ درست ہو جائے گا۔

(۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بخاری کی روایت گزر چکی کہ ایک جن صدقہ کا مال چور نے آیا تھا انہوں نے اسے گرفتار کر لیا، اس وقت اس جن نے یہ ترکیب بتائی کہ جب آپ سونے کا ارادہ کریں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کے لئے ایک محافظ ہوگا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ آئے گا۔ جب حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا اس نے بات تو سچ کہی ہے مگر وہ جھوٹا ہے۔

(۱۲) دینوری نے "محالہ" میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے بتایا کہ ایک حبشہ جن آپ کو پریشان کرنا چاہتا ہے آپ جب آرام فرمائیں گے ارادہ کریں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

(۱۳) دارمی نے حضرت مغیرہ بن سبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو سونے کے وقت سورہ

بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا وہ قرآن نہ بھولے گا چار شریعت کی، ایک آیت الکرسی دو آیت الکرسی کے بعد والی آیتیں اور تین آخری آیتیں۔

(۱۴) محامل نے اپنی کتاب "فوائد" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ایک



شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے حضور نے فرمایا تم آیت الکرسی پڑھا کر اس سے تم، تمہاری اولاد، تمہارا گھر بلکہ تمہارے گھر کے آس پاس والے بھی محفوظ رہو گے۔  
(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی اولاد کو اصحاب کہف کے نام سیکھاؤ کیونکہ ان کا نام اگر کسی گھر کے دروازہ پر لکھ دیا جائے تو وہ گھر نہ جلے گا، کسی سامان پر لکھ دیا جائے تو وہ چوری نہ ہوگا اور اگر کسی کشتی پر لکھ دیا جائے تو وہ ڈوبنے سے محفوظ ہوگی اصحاب کہف کے نام یہ ہیں۔

(۱) یملیخا (۲) مکشلیتا (۳) مثلیتا (۴) مرنوش (۵) دبرنوش (۶) شاذویش  
(۷) کفشطروش

(۱۶) طبرانی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
**ادائیگی قرض**  
ایک ایسی دھانہ بتا دوں جسے تم اللہ کی بارگاہ میں عرض کرو تو اگر تمہارے اوپر ایک پہاڑ برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی قرض کا انتظام فرمادے وہ دعا یہ ہے

اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے  
سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت  
چھین لے اور جسے چاہے عزت دے  
اور جسے چاہے ذلت دے بھلائی تیرے  
ہی ہاتھ ہے بیشک تو سب کچھ کر سکتا  
ہے۔ رات کا حصہ دن میں داخل کرتا  
اور دن کا حصہ رات میں داخل کرتا  
ہے اور مردہ سے زندہ کو نکالتا  
اور زندہ سے مردہ کو نکالتا  
ہے اور جسے چاہتا ہے۔

اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلُوكِ  
تُوْتِي الْمُلُوكَ مِنْ تَشَاءُ  
وَتَنْزِعُ الْمُلُوكَ مِنْ  
تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ  
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ  
الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ  
فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ  
فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ  
الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

۱ خزینۃ الاسرار از شیخ محمد تقی ص ۷۳ ۷۴ مطبوعہ خیرہ مصر ۱۳۰۶ھ



من الٰھی و ترزق من  
تشاء بغیر حساب  
بے حساب رزق عطا کرتا  
ہے۔

رحمن الدنیا والاخرۃ  
ورحمہما تعطی من تشاء  
منہما وتمنع من تشاء  
ارحمہنی رحمۃ تغنی بہا  
عن رحمۃ من سواک  
اے دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم تو  
جسے چاہتا ہے دنیا و آخرت کا کچھ حصہ عطا  
کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا مجھ پر  
ایسی مہربانی فرما کہ مجھے اس مہربانی کے  
ذریعہ اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کر دے۔

(۱۶) بیہقی نے "دعوات" میں حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب کسی کا جانور بگڑ جائے  
یا سرکش ہو جائے تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھنی چاہیے۔

افغیر دین اللہ یفجرون  
ولہ اسلم من فی السموات  
والارض طوعا و کرہا و  
الیہ رجعون  
کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ  
کوئی دین چاہتے ہیں جبکہ اسی کے لئے  
خواہی نہ خواہی آسمان و زمین میں جو  
بھی ہیں سب نے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور  
اسی کی طرف وہ لوٹیں گے کبھی۔  
(آل عمران ۸۳)

(۱۷) ابن سنی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کی ہے۔ ان کے یہاں جب ولادت کا وقت قریب  
آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ یہ دونوں آئیں اور حضرت فاطمہ کے پاس آیت الکرسی اور  
ان ربک اللہ پوری آیت پڑھیں ساتھ ہی قل اعوذ برب الفلق اور قل

سورۃ بقرہ ع ۱۱ پ ۳  
والا درمن فی سئۃ ایتام ثلثا مستوی علی العرش یفشی الیل النہار  
یطلبہ حیثا و الشمس والقمر والنجوم مسخرات لہ  
الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین (اعراف ۵۴)



اعوذ برب الناس کو بھی خیر و عافیت کے پڑھیں۔

(۱۸) بیہقی نے "دعوات" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جب عورت کو ولادت میں دشواری ہو ایک ٹکاغذ پر درجہ ذیل کلمات لکھے جائیں اور اس عورت کو پلا دیا جائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَاثَرُهُمْ  
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا  
عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا كَاثَرُهُمْ  
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا  
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلِغْ  
إِلَّا الْقَوْمَ الْفَاسِقُونَ

اللہ کے نام سے وہ جس کے علاوہ  
کوئی معبود نہیں علم والا کرم والا  
یاک ہے بلند ہے عظمت والے عرش  
کا مالک ہے تمام تعریف اللہ سارے  
عالم کے رب کے لئے گویا وہ جس دن  
قیامت دیکھیں گے انہیں خیال ہوگا کہ  
(دنیا کے اندر) صرف ایک صبح دن چڑھے  
تک یا ایک شام رہے ہوں جس دن  
وہ دیکھیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا  
جا رہا ہے انہیں خیال ہوگا کہ (دنیا کا اندر)  
وہ دن کی ایک گھڑی کے بقدر رہے ہوں  
یہ تبلیغ ہے صرف گنہگار ہی لوگ تباہ  
وہلاک ہوں گے

(۱۹) ابن سنی نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری

امت کے لئے ڈوبنے سے امان ہے جب سوار ہونے والے کشتی یا جہاز پر سوار ہوتے  
وقت یہ آیتیں پڑھ لیا کریں۔

بِسْمِ اللَّهِ فَجُودًا  
مُؤْتَمِنًا رَبِّ اغْفُورُ  
رَحِيمُ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ

اللہ کے نام سے کشتی کا چلنا بھی اور  
لنگر انداز ہونا بھی بیشک تیسرا پور کار  
ضرور بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔  
اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ



حَقَّ قَدْرِهِ لے قدر نہ کی۔

(۲۰) بیہقی، حارث بن ابواسامہ اور ابوعلیہ نے  
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی بھی فاقہ کا شکار  
نہ ہوگا۔

جادو کا علاج  
ابن ابی حاتم نے حضرت لیث سے روایت کی ہے انہوں  
نے فرمایا مجھے ایک روایت سے معلوم ہوا کہ یہ آیتیں جادو  
کا علاج ہیں یہ آیتیں پانی پر پڑھی جائیں پھر وہ پانی جادو زدہ شخص کے سر  
پر ڈالا جائے، سورۃ یونس کی یہ آیت۔

فَلَمَّا أَتَوْا قَالُوا  
مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا سِحْرٌ  
أَنْتَ اللَّهُ سَيِّئُ الْفِعْلِ  
إِنْ أَلَّاهُ لَا يُضِلُّ عَنْ  
الْمَفْسَدِينَ وَنُحِيقُ  
اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلِمَتِهِ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

اور  
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ  
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ  
فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا  
صَافِينَ وَالتَّحَى السَّجْدَةَ  
سُجَّدًا بَيْنَ قَالُوا  
أَمَّا رَبُّ الْعَالَمِينَ  
رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ

یہ آیت ماقدارہ اللہ قرآن مجید میں تین جگہوں پر ہے سورۃ النعام ۹۱، نجم ۱۰ اور زمر ۱۸  
۲ سورۃ یونس ۸۱، ۸۲ سورۃ اعراف ۱۱۸



اور  
اسْتَمْنَعُوا كَيْدَ  
مُنْعِدٍ وَلَا يُفْلِحُ الشَّاحِرُ  
حَيْثُ أَتَىٰ لَهُ

وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر  
کا فریب ہے اور جادوگر کامیاب نہیں  
ہو سکتا جہاں کہیں آئے۔

## کرب و پریشانی

(۲۲) حاکم وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جب  
بھی کوئی پریشانی لاحق ہوئی، جبریل میرے سامنے حاضر ہوئے اور انہوں نے مجھے آیت  
پڑھنے کی تلقین کی۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ  
لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ  
الدِّينِ وَكَبِيرًا

میں نے کھروسہ کیا اس زندہ ذات  
پر جس کے لئے موت نہیں، تمام تعریفیں  
اللہ کے لئے جس نے اپنی اولاد نہ بنالی اور  
بادشاہی میں اس کا کوئی شریک  
نہیں اور کمزوری سے اس کا کوئی  
حمایتی نہیں۔

## چوری سے حفاظت

(۲۳) صابونی نے "مائتین" میں حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یہ آیتیں چوری سے حفاظت کا سامان ہیں۔

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ  
ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا  
تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرُوا بِهِنَّ  
ذَلِكَ سَبِيلُ رَقْلِ الْحَمْدِ  
لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا  
رحمن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب  
اسی کے اچھے نام ہیں۔ اور اپنی نماز  
بہت آواز سے پڑھو اور نہ  
بالکل آہستہ اور سان دونوں کے  
بیچ راستہ چاہو اور یوں کہو سب  
خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اپنے لئے



وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
وَلِيُّ مِمَّنْ الذَّلِيلِ وَكِبَرُهُ  
تَكْبِيرًا ۝

بجہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں  
اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری سے  
اس کا کوئی حمایتی نہیں اور اس کی خوب  
بڑائی بولو۔

### مصیبت میں

(۲۴) ترمذی و حاکم و بیہقی نے حضرت سعد بن ابی وقاص  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضرت ذوالنون  
یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے چھلی کے شکم میں مانگی تھی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ  
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝  
تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو  
پاک ہے بیشک مجھ سے بجا ہوا۔  
جس شخص نے بھی یہ دعا کسی مصیبت میں مانگی اس کی دعا مقبول ہو کر رہی۔

ابن سنی کی روایت اس طرح ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
ایک ایسا کلمہ بتاتا ہوں کہ جو مصیبت زدہ بھی اسے پڑھے گا اس کی مصیبت چھٹ  
جائے گی، یہ میرے بھائی یونس کا کلمہ ہے۔

قَتَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ  
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝  
(ابن بادئ ۶۴)  
انہوں نے تاریکیوں میں پکارا  
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو  
پاک ہے بیشک مجھ سے بجا  
ہوا۔

(۲۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو مصیبت اور پریشانی  
میں اہمیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا۔

(۲۶) محاطی نے اپنی امانی میں حضرت عبداللہ بن  
نہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو اپنی حاجت  
برآری کے لئے سورۃ یونس پڑھے گا اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

### ضرورت پوری ہو



## سونے کے وقت

(۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر شب کا معمول تھا کہ جب بستر پر تشریف لاتے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرماتے اور ان میں پھونکتے اور قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچ سکتے انہیں وہاں تک پھونچاتے، اپنے سر، چہرہ اور سامنے سے شروع فرماتے ایسا حضور تین بار کرتے رہے۔

(۲۸) بترا نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب تم سونے کے وقت سورۃ فاتحہ اور قل هو اللہ احد پڑھ لو تو تم کو موت کے علاوہ ہر چیز سے امن مل جائے گا۔

(۲۹) مستدرک میں ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس کے اندر سخت دلی پیدا ہو جائے اسے چاہئے کہ ایک پیالے میں گلاب اور زعفران سے سورہ نیس لکھے پھر اسے پی لے۔

(۳۰) ابن ضریس نے حضرت یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جو صبح کے وقت سورہ نیس پڑھے گا وہ شام تک فرح و شادمانی میں رہے گا اور جو اسے شام کو پڑھے گا وہ صبح تک فرح و شادمانی میں رہے گا یہ ان کا خود آزمودہ ہے۔

(۳۱) طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچھونے ڈنک مار دیا۔ حضور نے پانی اور نمک منگایا اور قل یا ایتھکا الکفرون، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ڈنک مارے ہوئے چھ پر ہاتھ پھیرنے لگے۔



(۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث فضائل فاتحہ میں گزر چکی کہ صحابہ کی ایک جماعت قبیلہ میں پہونچی، قبیلہ کے سردار کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا وہ کسی طرح ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ قبیلہ والے صحابہ کے پاس آئے انہوں نے درخواست کی کہ سردار کو کوئی جھاڑ بھونک دے حضرت ابوسعید بیان فرماتے ہیں کہ میں نے کہا میں یہ کام کر سکتا ہوں مگر یونہی نہ کروں گا۔ بلکہ کچھ لوگ کا قبیلہ کے لوگوں نے کہا ہم آپ کو تیس بکریاں دیں گے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات بار سورہ فاتحہ پڑھ دی اور وہ سردار ٹھیک ہو گیا یہ

(۳۳) ترمذی و نسائی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

### نظر بد سے حفاظت

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے حفاظت و عافیت کے لئے بعض کلمات استعمال فرماتے لیکن جب معوذات (قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) نازل ہوئیں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظربد اور جن سے محفوظ رہنے کے لئے ان سورتوں کو اختیار کیا اور دوسری چیزوں کو ترک فرما دیا۔ بعض دیگر روایتوں میں بھی یہ ملتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ہر طرح کے مریض پر) دم کرنے کے لئے صرف انہیں سورتوں کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں معوذات (قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے پھر جب مرض اور سخت ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سورتوں کو پڑھ کر حضور پر دم کرتیں اور حضور کے دست مبارک کو برکت کے لئے جسم اطہر پر گذارتیں یہ

۱۔ ابوداؤد ص ۱۲۹ ج ۲، ترمذی ص ۲۷۲ ج ۲، ابواب الطب وابن ماجہ ص ۱۵۷۔

۲۔ بخاری ص ۸۵۲ ج ۲۔



**آیات شفاء** (۳۴) ابن سبکی نے بیان کیا کہ استاذ ابوالقاسم  
زین الاسلام عبدالکریم بن سوازن نسیا پوری کے ایک صاحب زادے  
ایسا سخت بیمار ہوئے کہ استاذ موصوف ان کی زندگی سے مایوس ہو گئے  
ان کے لئے یہ بڑا سخت مرحلہ تھا انہوں نے رب تعالیٰ کو خواب میں دیکھا  
اور بارگاہ الہی میں اس کی شکایت پیش کی حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ تم قرآن  
کی آیات شفاء جمع کرو اور ان کو اپنے پیٹ کے اوپر پڑھو یا ان آیتوں کو ایک  
برتن میں لکھو اور اس میں پانی ڈالو اور اپنے بچہ کو پلاؤ انہوں نے ایسا ہی  
کیا چنانچہ ان کے صاحب زادے شفا یاب ہو گئے۔

قرآن کے اندر آیات شفاء چھ ہیں۔ (۱) دِشِفَ مَرِيضًا وَرَقِوْمُ  
مُؤْمِنِينَ۔ (۲) شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ۔ (۳) قِيلَ شِفَاءٌ  
لِّلنَّاسِ۔ (۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ (۵) وَإِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ شِفَاؤُنِ۔ (۶) قُلْ  
هُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَرَقِوْمَ۔

ابن سبکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ کو دیکھا ہے  
کہ وہ یہ آیتیں لکھتے اور شفاء کے لئے مریض کو پلاتے، طاش کبریٰ زادہ  
نے لکھا ہے میں نے بھی اس کا بارہا تجربہ کیا اور مریض کو شفاء ملی ہے

**عقل و فہم اور حفظ کے لئے** (۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا  
میں تمہیں حفظ کے لئے ایک حیرتہ بتا دوں؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں  
کیوں نہیں یا رسول اللہ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ

لے مفتاح السعادة از طاش کبریٰ زادہ ص ۳۲۷، ۳۲۸ ج ۲  
مطبوعہ دارالکتب مصر ۱۲



فاتحہ، سورہ ملک، سورہ حشر اور سورہ واقعہ یہ سورتیں مکمل ایک طشت میں زعفران سے لکھو۔ پھر اس پر آب زمزم یا بارش یا سمندر کا پانی ڈالو اور اسے صبح سویرے تین مثقال دودھ، دس مثقال شہد اور دس مثقال شکر کے ساتھ ہمارے منہ پی لو اور پینے کے بعد دو رکعت نماز پڑھو پھر صبح کو روزے سے رہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا ابن عباس نے فرمایا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو چالیس دن بھی نہ گزریں گے کہ یاد کرنے لگو گے آپ نے فرمایا یہ ترکیب ساٹھ سال سے کم والوں کے لئے ہے۔

(۳۶) امام غزالی نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اسے چھوٹے بڑے سارے ہی علوم یاد ہو جائیں اسے کرنا یہ چاہیے کہ ایک صاف ستھرے برتن میں یہ آیتیں لکھے۔

رحمن نے اپنے محبوب کو  
قرآن سکھایا انسانیت کی جان  
کو پیدا کیا ان کو بیان سکھایا  
خورج اور چاند ایک حساب  
میں ہیں اور صبر اور درخت  
سمجھہ کرتے ہیں۔ قرآن کے ساتھ اپنی  
زبان کو حرکت نہ دو یاد کرنے کی  
جلدی میں، بیشک اس کا محفوظ کرنا  
اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم  
اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس

الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ  
الْقُرْآنَ . خَلَقَ الْإِنْسَانَ  
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ . الشَّمْسُ  
وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ . وَ  
النَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ  
لَا تُحْرَكُ بِهِ لِسَانُكَ  
لَتُعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا  
جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا  
قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ  
ثُمَّ ارْجِعْ عَلَيْنَا مِمَّا نُنَزِّلُ

۱۰ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔  
۱۱ خزینۃ الاسرار ص ۶۹۔



بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ  
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ  
پڑھے ہوئے کی اتباع کرو پھر اس کی  
تفسیر ہمارے ذمہ ہے، بلکہ وہ لوح محفوظ  
کا قرآن مجید ہے۔

یہ آیتیں لکھنے کے بعد اس پر آب زمزم ڈالے اور حروف کو پانی سے دھل  
کر پی لے اور بھیجے جائے اپنی اولاد وغیرہ کو پلا دے تو بھی پی لے گا وہ اپنی سستی اور  
دکھی ہوئی ہر چیز کو ان آیتوں کی برکت سے یاد کرے گا یہ  
(۳۷) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص زعفران سے اپنی داہنتی تحقیلی پر سات بار آیت الکرسی لکھ  
کر اپنی زبان سے چاٹ لے تو پھر وہ کبھی کوئی چیز بھولے گا نہیں اور فرشتے اس  
کے لئے استغفار کریں گے یہ



لے ایضاً ۷۲ ایضاً



# ماخذ

جن سے مصنف نے براہ راست یا بالواسطہ استفادہ کیا

قرآن کریم :- ابتداء نزول ۶۱۰ء انتہاء نزول ۹ ذوالحجہ ۱۱۰۰ء مطابق ۶۳۲ء

کتاب	مصنف	نسخہ اولی	نسخہ ثانی	مطبع
۲ تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر عینی راتھی	۵۴۴	۶-۶	بیمبہ مصریہ از ۱۲۵۲ھ
۳ تفسیر بیضاوی	علامہ قاضی ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی		۶۸۵	عامرہ مصر
۴ تفسیر مدارک	علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی		۷۱۰	عیسیٰ بابی حلبی مصر
۵ تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی خازن	۶۶۸	۷۲۵	عامرہ مصر
۶ روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین محمود بن عبداللہ آلوسی بغدادی	۱۲۱۷	۱۲۷۰	مصطفائیہ ہند
۷ روح البیان	علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ بروسی حنفی	(۶۲-۶۱)	۱۱۳۷	عثمانیہ ۱۳۳۱ھ
۸ تفسیر ابن کثیر	علامہ ابوالقادر عماد الدین اسماعیل بن کثیر	۷۰۰	۷۷۴	دار المعرفہ بیروت
۹ تفسیر کشاف	علامہ ابوالقاسم جبار اللہ محمود بن عمر نخعی	۴۶۷	۵۳۸	مصطفیٰ بابی حلبی مصر
۱۰ تفسیر ابوسعود	علامہ ابوسعود محمد بن محمد عمادی حنفی	۸۹۸	۹۸۲	عامرہ مصر ۱۳۰۸ھ
۱۱ رد منشور	علامہ علاء الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی	۸۴۹	۹۱۱	بیمبہ مصر ۱۳۱۳ھ
۱۲ الاتقان	"	"	"	مصطفیٰ بابی حلبی مصر
۱۳ تفسیر ابن جریر	مفسر ابوجعفر محمد بن جریر معروف باین جریری	۲۲۴	۳۱۰	بیمبہ مصر
۱۴ صحیح بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۱۹۴	۲۵۶	مجتبائی دہلی ۱۳۵۴ھ
۱۵ صحیح مسلم	امام ابوالحسن عساکر الدین مسلم بن حجاج قشیری	۲۰۴	۶۶۱	ایچ المطابع دہلی



کتاب	مہنت	نہ ملاوت	نہ فکات	مطبوعہ
جامع ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۰۹	۲۷۹	رشیدیہ دہلی
معین ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشوت سجستانی	۲۰۲	۲۷۵	مجیدی کاتبی
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	۲۰۹	۲۷۳	نظامی دہلی ۱۲۴۲ھ
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی	۲۱۵	۳۰۳	رحیمیہ دیوبند
مشکوۃ المصابیح	علامہ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی		۷۴۰	رشیدیہ دہلی
مسند امام احمد	امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل شیبانی	۱۶۳	۲۲۱	۱۲۳۳ھ
مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد ازدی طحاوی	۲۲۹	۳۲۱	معارف نظامیہ حیدرآباد
موطا امام مالک	امام ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی	۹۳	۱۷۹	مجتبائی دہلی ۱۳۲۰ھ
مستدرک	محدث ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم	۳۲۱	۴۰۵	مطبوعات اسلامیہ حلب
صحیح ابن حبان	محدث ابو حاتم محمد بن حبان تیمیستی		۳۵۴	
صحیح ابن خریجہ	محدث ابو بکر محمد بن اسحاق بن خریجہ	۲۲۳	۳۱۱	
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	۳۸۲	۴۵۸	عزیزیہ حیدرآباد ۱۳۹۵ھ
حلائل النبوۃ	"	"	"	۱۹۷۵ھ
سنن	"	"	"	
الاسماء والصفات	"	"	"	
البعث والنشور	"	"	"	
دعوات کبیر	"	"	"	
تاریخ البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۱۹۴	۲۵۶	
معجم کبیر	محدث ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی	۲۶۰	۳۶۰	
معجم اوسط	"	"	"	
معجم کصیر	"	"	"	انصار دہلی ۱۳۳۵ھ
سنن دارقطنی	محدث ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی	۳۰۵	۳۸۵	



کتاب	مصنف	نسخ و کتب	نسخ و کتب	مطبعہ
۳۸ سنن	محدث ابو الحسن علی بن عمر حافظ بغدادی	۸۸۵		
۳۹ سنن	محدث سعید بن مقصور خراسانی مکی	۲۲۷		
۴۰ مصنف عبدالرزاق	محدث عبدالرزاق ابو بکر بن ہمام بن نافع صغانی	۲۱۱	۱۲۶	
۴۱ مسند ابو یحییٰ	محدث احمد بن علی ابو یحییٰ موصلی	۳۰۷	۲۲۰	
۴۲ مسند بزار	محدث ابو بکر احمد بن عمر بزار	۲۹۲		
۴۳ مسند دارمی	محدث ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی	۲۵۵	۱۸۱	نظامی کانیپور ۱۲۹۳ھ
۴۴ مسند الفردوس	محدث شہر دار بن شیرویہ دیکھی سہرانی	۵۵۸	۴۸۳	
۴۵ مسند ابو داؤد	محدث ابو داؤد سلیمان بن جارد طرابلسی	۲۰۴	۱۲۴	دارۃ المعارف حیدرآباد ۱۲۲۱ھ
۴۶ مسند رویانی	محدث ابو بکر محمد بن ہارون رویانی	۳۰۷		
۴۷ مسند عبد بن حمید	محدث ابو محمد عبد بن حمید بن نصر کسی	۲۴۹		
۴۸ مسند حمیدی	محدث ابو بکر عبداللہ بن زبیر قریشی حمیدی	۲۱۹		مجلس علمی کراچی ۱۳۸۲ھ ۶۱۹۴۳
۴۹ مسند	محدث ابو محمد عمارت بن محمد بن الواسطہ بغدادی	۲۸۲	۱۸۶	
۵۰ زوائد مسند	محدث ابو عبدالرحمن عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	۲۹۰	۲۱۳	
۵۱ مسند	محدث عبدالرحمن بن محمد بن ابوجہم نمیمی ختلی رازی	۳۲۷	۲۴۰	
۵۲ کامل	محدث ابو احمد عبداللہ بن عدی معروف بابن عدی	۳۶۵	۲۷۷	
۵۳ مصنف ابن ابی شیبہ	محدث ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ عسبی	۲۳۵	۱۵۹	
۵۴ دلائل النبوة	محدث ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی	۴۳۰	۳۳۶	
۵۵ حلینۃ الاولیاء	"	"	"	
۵۶ معرقہ	"	"	"	
۵۷ شرح السنہ	محدث محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود فرار لغوی	۵۱۶	۴۳۶	کتب آلامی بیروت ۱۳۹۰ھ ۶۱۹۷۱



کتاب	مصنف	نسخہ اولیٰ	نسخہ ثانی	مطبعہ
معالم المسنون	امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی		۳۸۸	علمی حلیہ ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء
مجمع الزوائد	حافظ ابوالحسن نورالدین علی بن ابوبکر حیتمی	۷۳۵	۸۰۷	مکتبہ قدسی قاسم ۱۳۵۲ھ
عمل ایوم واللیلہ	حدث ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ابن سنی		۳۶۴	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۱۵ھ
اجار علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۲۵۰	۵۰۵	مصطفیٰ بابی حلیہ مصر
المفتی شرح احیاء	حافظ ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی	۷۲۵	۸۰۶	۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء
عمدة القاری	علامہ بدرالدین محمود ابو محمد بن احمد عینی	۷۶۲	۸۵۵	ادارہ طباعت مزیرہ مصر
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی		۱۰۱۴	صح المطابع بمبئی
اشعۃ اللمعات	علامہ شیخ عبدالحق بن سید الدین محدث دہلوی	۹۵۸	۱۰۵۲	نول کشور لکھنؤ
اللمعات	علامہ حسن بن محمد طیبی		"	معارف علمیہ لاہور
شرح مشکوٰۃ	حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی	۷۷۳	۸۵۲	
فتح الباری	معروف بابن حجر عسقلانی			
شرح مسلم	امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی	۶۳۱	۶۷۶	صح المطابع دہلی
الترغیب والترہیب	امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالمقوی منذری	۵۸۱	۶۵۶	مکتبہ جمہوریہ مصر
حاشیہ ترغیب	محمد خلیل سراس			
الترغیب والترہیب	حدث حمید بن محمد (زنجویہ) بن قتیبہ ازدی		۲۵۱	۱۳۱۲ھ
کنز العمال	شیخ علامہ علی متقی علامہ الدین ہندی		۹۷۵	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۶ء
فضائل قرآن	حدث ابو عبداللہ محمد بن ابوبکر بجلی رازی	۲۰۰	۲۹۴	
	معروف بابن خضر لیس			
	ابو عبید قاسم بن سلام ہروی ازدی	۱۵۷	۲۲۴	
	حدث ابوذر عبد بن احمد بن محمد الصاری ہروی		۴۳۴	



کتاب	مصنف	سنه ولادت	سنه وفات	مطبعہ
۷۷ فضائل قرآن	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی	۲۱۵	۳۰۳	
۷۸ " "	محدث ابو بکر عبد اللہ بن ابوداؤد سلیمان سجستانی	۲۳۰	۳۱۶	
۷۹ " "	علامہ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر قرطبی	۷۰۱	۷۷۴	منار مصر ۱۳۴۸ھ
۸۰ " "	ابوالقاسم غافقی			
۸۱ معالم التنزیل	محدث ابو محمد علی اسنہ حسین بن مسعود قرطبی	۴۳۵	۵۱۶	
۸۲ مصابیح	" "	"	"	
۸۳ توحید	محدث ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۲۲۳	۳۱۱	رؤستان علمی مصر ۱۳۲۹ھ
۸۴ فضائل	محدث ابو بکر عبد اللہ بن محمد معروفہ بن ابوالدینا قرطبی	۲۰۸	۲۸۱	
۸۵ مکائد الشیطان	" "	"	"	
۸۶ کتاب الجوع	" "	"	"	
۸۷ حواہی القرآن	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۴۵۰	۵۰۵	رؤستان علمی مصر
۸۸ تفسیر القرآن	مفسر ابو بکر احمد بن منسی ابن مردودہ اصبہانی	۳۲۳	۴۱۰	
۸۹ الکشف والایضاح	مفسر ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی		۴۲۷	
۹۰ تفسیر القرآن	مفسر ابوسفیان دکیع بن جراح راوی	۱۲۹	۱۹۷	
۹۱ تفسیر ابن منذر	مفسر ابو بکر محمد بن ابراہیم ابن منذر نیشاپوری	۲۴۲	۳۱۹	
۹۲ جامع	مؤرخ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی	۳۹۲	۴۶۳	
۹۳ تاریخ	" "	"	"	
۹۴ اربعین	محدث عبد القادر بن عبد اللہ شافعی حرانی رافضی	۵۳۶	۶۱۲	
۹۵ تاریخ اصبہان	محدث ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی	۳۳۶	۴۳۰	
۹۶ ذیل تاریخ بغداد	مؤرخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمود ابن خا	۵۷۸	۶۴۳	
۹۷ مراسیل	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۰۲	۲۷۵	



لوسيفيكو ۵۹۳۲۵



کتاب	مصنف	سنہ ولادت	سنہ وفات	مطبعہ
۱۱۷ سیرۃ ابن ہشام	مورخ ابو محمد عبد الملک بن ہشام حمیری		۲۱۳ ۲۱۸	مصطفیٰ بائی جلی مصر ۱۳۴۵ھ/۱۹۵۵ء
۱۱۸ وصاف الزجج فی	امام احمد رضا بن علامہ نقی علی قادری	۱۲۷۲	۱۳۴۰	دارالاشاعت مبارکپور
لبسۃ الترافیح				در قادی رضویہ
۱۱۹ الفیوضات الملکیہ	"	"	"	مطبعہ اہلسنت بریلی
۱۲۰ مفتاح السعاده	علامہ ابو الخیر احمد بن مصطفیٰ طاش کبریٰ زادہ	۹۰۱	۹۶۸	دارالکتب حدیقہ مصر
۱۲۱ کشف الظنون	حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبد اللہ ملاکات چلبی	۱۰۱۷	۱۰۶۷	
۱۲۲ حدائق المحنفیہ	فقیر محمد بن حافظ محمد سفارش جہلمی	۱۲۶۰	۱۳۲۲	نول کشور لکھنؤ
۱۲۳ انتصار الحق	علامہ رشاد حسین رامپوری قاروقی مجددی	۱۲۴۸	۱۳۱۱	دارالریاست رامپور
۱۲۴ ثواب القرآن	محدث ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابوشیخہ عیسیٰ	۱۵۹	۲۳۵	
۱۲۵ قوائد	محدث ابوعبد اللہ حسین بن اسماعیل محالی	۲۳۵	۳۳۰	
۱۲۶ امالی	"	"	"	
۱۲۷ قوائد	محدث ابوالحسن علی بن حسن خلعی شافعی	۴۰۵	۴۹۲	
۱۲۸ مجالسہ	محدث ابوبکر احمد بن مروان دینوری مالکی		۳۳۳	
۱۲۹ مائتین	محدث ابوعثمان اسماعیل بن عبد الرحمن صابونی		۴۴۹	
۱۳۰ (بحر الاساتید)	محدث ابو محمد حسن بن احمد سمرقندی حنفی	۴۰۹	۴۹۱	
۱۳۱ (دلائل النبوة)	محدث ابوبکر حقیق بن محمد فریابی	۲۰۰	۳۰۱	محمد احمد
۱۳۲ مصاحف	شیخ ابوبکر محمد بن عبد اللہ (ابن اشہ)		۳۶۰	
۱۳۳	محدث (ابوبکر محمد بن قاسم) ابن ابیاری	۲۷۱	۳۲۸	
۱۳۴ امالی	ابوالحسن محمد بن احمد			
۱۳۵ العظمیہ	ابوالشیخ			
۱۳۶ الثواب	"			
۱۳۷ الترغیب	اصنیحالی			
۱۳۸ قوائد	شیخ ابراہیم بن محمد خیارچی			



کتاب	مصنف	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مطبعہ
۱۳۹ طواریات	شیخ صدرالدین ابوطاہر احمد بن محمد سلفی	۲۷۸	۵۷۲	
۱۴۰ تبیین الحقائق	شیخ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی زکریا		۷۲۳	
۱۴۱ جامع	حدث ابوبکر عبدالرزاق بن یحییٰ صغانی	۱۲۶	۲۱۱	
۱۴۲ اذکار	امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف تودوسی	۶۳۱	۷۷۷	امویہ بیروت ۱۹۷۱ء
۱۴۳ خزینۃ الاسرار	علامہ محمد حقی بن علی بن ابراہیم نازکی		۱۳۰۱	خیرہ مہر ۱۳۰۶ھ
۱۴۴ تتمۃ معرفۃ الصفا	حدث ابو موسیٰ محمد بن عمر بن محمد اصبہانی مدنی	۵۰۱	۵۸۱	
۱۴۵ مسند	حدث ابو یعقوب اسحاق بن ابوالحسن ابراہیم خنظلی مروزی معروف بابن راہویہ	۱۶۱	۲۳۸	





Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>